

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا
مباحثات

بروز بدھ مورخہ 17 دسمبر 1997

(بمطابق 16 شعبان 1418، ہجری)

جلد 9

شمارہ



سرکاری رپورٹ

مندرجات

صفحہ نمبر

- | | |
|-----|---------------------------------------|
| 1 | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ |
| 2 | 2- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات |
| 54 | 3- اراکین اسمبلی کی رخصت |
| 56 | 4- مسئلہ استحقاق |
| 74 | 5- تحریک التوا |
| 88 | 6- توجہ دلاؤ نوٹس |
| 102 | 7- آرڈینینس کا ایوان میں پیش کیا جانا |

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس 'اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ' مورخہ 17 دسمبر 1997 بمطابق

16 شعبان 1418 ہجری صحیح دس بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ بیگمکی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
 يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَسِّنَ لَكُمْ وَيُهَيِّبَ لَكُمْ سُنْنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ؕ وَاللّٰهُ
 يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ؕ يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ
 يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ؕ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَاكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ
 تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا - وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
 عَدُوًّا وَظُلْمًا فَمُوفٍ نَّصَلِيهِ نَارًا ۖ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ؕ

(پارہ 5 سورۃ النساء آیات 30-26)

(ترجمہ) اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کر دے اور انہی طریقوں پر تمہیں چلائے جنکی
 پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے صلحاء کرتے تھے وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے
 کا ارادہ رکھتا ہے وہ علم والا اور دانا ہے۔ اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ
 خود اپنی خواہشات نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر دور نکل
 جاؤ؛ اللہ تم پر سے پابندیوں کو ہٹا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اسے ایمان والا
 آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے مت کھاؤ۔ ہاں آپس کی رضا مندی سے لین دین
 جائز ہے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو شخص علم و زیادتی کے ساتھ
 ایسا کرے گا اسکو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کیلئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، جناب سپیکر صاحب! ستاسو پہ اجازت باندے،
 نمونہ د خوب و رور، جان محمد خان صاحب اونے وفات شوے دے، نن نے
 مخلور بیجے جنازہ دہ، دھغوی دپارہ ددعا اجازت اوکری چہ دعا اوکرو۔

جناب سپیکر، قاری صاحب! لہ دعا اوکری۔ د جان محمد خان، ایم پی اے
 صاحب Brother in law وفات شوے دے، مخلور بیجے نے جنازہ دہ۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی گئی۔)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Honourable Pir Muhammad Khan, MPA, to please
 ask his Question No. 92. Pir Muhammad Khan, MPA.

* 92۔ جناب پیر محمد خان، کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد دور دراز کے دیہاتی علاقوں پر مشتمل ہے،
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کے دیہاتوں میں طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں نہیں
 ہیں،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیہاتوں میں بی ایچ یو تک جانے کیلئے تقریباً بیس، تیس
 ٹومیٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے،

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو آیا حکومت دیہاتوں میں ڈسپنسریاں
 اعم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

نائب مناء اللہ خان میاں خیل (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے کے اکثر دیہاتی علاقوں میں طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں موجود ہیں نیز ہر یونین
 کونسل کی سطح پر ایک بی ایچ یو بھی موجود ہے۔

(ج) عموماً درست نہیں ہے۔

(د) اس وقت حکومت کے محدود مالی وسائل کی وجہ سے مزید بی ایچ یو / آر ایچ سی یا ڈسپنسریاں تعمیر کرنا ممکن نہیں ہے تاہم حکومت کے زیر غور نئی صحت پالیسی میں متبادل تجویز پر غور ہو رہا ہے جس سے صوبے کے تمام عوام کو صحت کی سہولیات مل سکیں گی۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر! زہ خو بہ ہلہ اووایم کہ منظور حسین باچا نے جواب راکوی خکہ چہ د مسلم لیکٹ اکثر ممبران خوشہ نہ۔ جناب سپیکر صاحب! دا سوال ما پہ دیہاتو کنب دسپنسرو بارہ کنب کرے وو چہ پہ دیہاتو کنب دسپنسری نہ وی اکثر پہ بیس، تیس کلو میٹرو کنب، خو غضب دا دے دے حکومت د مشرانو چہ دوئی پاداننگک ہمیشہ دلته یو بند کمرہ کنب، پینور کنب کوی نو د دیہاتو نہ خبریری ہم نہ۔ نو ما دے سوال کنب دا تپوس کرے وو چہ "آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کے دیہاتوں میں طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں نہیں ہیں؟" نو دوئی وانی نہ، "صوبے کے اکثر دیہاتی علاقوں میں طبی امداد کیلئے ڈسپنسریاں موجود ہیں، نیز ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک بی ایچ یو بھی موجود ہے۔" زہ اول سوال خو پہ دے کنب دوزیر صاحب نہ دا کوم چہ ددوئی علاقہ دیہاتی دہ او کہ شری؟ او ددوئی پخپلہ حلقہ کنب غومرہ دسپنسرانے دی؟ اول دے ددے جواب راکری نو بیا بہ زہ نور سوالو نہ کومہ جی۔

جناب سپیکر، پیر محمد خان! اوس دغہ د حلقے دسپنسرانے بہ خننگہ یادداشت سرہ بہ ورتہ یادوی۔

جناب پیر محمد خان، دخپلے حلقے خو ماتہ پتہ دہ۔

وزیر صحت، ویسے میں بتا سکتا ہوں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے علاقے میں جناب سپیکر، جہاں تک ڈسپنسریوں کا تعلق ہے تو پرانے وقت میں جبکہ یہ بی ایچ یو نہیں تھا اور

بعد میں بی ایچ یو کی سکیم بنائی گئی تھی تو اس سے پہلے دیہی علاقوں میں ڈسپنسریوں کا قیام عمل میں لایا گیا تھا اور ان میں سے چند ڈسپنسریاں جو صرف Rented buildings میں چل رہی ہیں، اس وقت اوپن ہوئی تھیں اور کچھ جو ہیں، ایوب خان کا دور کہہ لیں کہ اس وقت یہ بلڈنگز بنی تھیں اور ان کا Pattern بھی کچھ اور تھا، تو اس وقت میرے علاقے میں چار ڈسپنسریاں تھیں، ہزارہ کچھ، ہزارہ پکا، بیر اور ایک ڈسپنسری جو ہے، وہ کلاچی والا میں چل رہی ہے لیکن ان کا نعم البدل ڈسپنسریوں کی بجائے بی ایچ یو بنے ہیں۔ واقعی یہ یونین کونسل کی سطح پر بنے ہیں اور میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ان کا علاقہ ہوگا یا میں اپنے علاقے کی بات کروں جہاں پر علاقے بہت دور دراز ہیں، وہ اس خطے سے مختلف ہیں جہاں پر آبادی کا تناسب زیادہ ہے۔ وہاں پر Scattered area ہے اور اس میں یقیناً ایک بی ایچ یو تک یونین کونسل کی رسائی کیلئے، جس طرح یہاں جواب میں بھی دیا گیا ہے، سوال میں کہا گیا ہے کہ بیس، تیس کلو میٹر فاصلہ بھی طے کرنا پڑتا ہے تو یقیناً ہماری یونین کونسل کے فاصلے اتنے ہیں اور نئی صحت پالیسی میں اس پر غور ہو رہا ہے۔ سابقہ حکومت کے دور میں بھی اس پر پالیسی بنائی جا رہی تھی جس میں Self Help Dispensaries کا قیام تھا یا اس قسم کی کوئی پالیسی تھی لیکن جو نئی ہیلتھ پالیسی آرہی ہے، اس پر ٹاسک فورس کام کر رہی ہے اور رورل ایریاز پر خاص طور کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انہی کی جو خواہشات ہیں، ان کو ضرور اس میں شامل کیا جائے گا۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! د وزیر صاحب نہ تپوس کوم پہ

دے کسبن۔ یو ضمنی سوال کوم۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری دے؟

حاجی عبدالرحمان خان: او جی۔

جناب سپیکر، جی اوکری۔

حاجی عبدالرحمان خان؛ چہ دا کومے بی ایچ یو د شپیزو، شپیزو کالو، د اووہ، اووہ کالو تیارے پرتے دی او خلق پکنیں اوس مال تری، آیا د ہغے د چلولو ارادہ ددوی شتہ؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! پوسٹوں کی Sanction کا مسئلہ ہے۔ ہماری طرف سے ایسا کوئی بی ایچ یو نہیں ہے جو مکمل ہو چکا ہو اور ایس این ای ہم نے نہ بھیجی ہو۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زہ ورتہ درے بناہم۔ متہرہ بی ایچ یو پہ 1991 کنیں جو رہ دہ۔ شگئی بی ایچ یو پہ 1991 کنیں او تیرانی بالا چہ ہغے باندے ما تاسو لہ توجہ دلاق نویتس ہم درکرے دے، تیرانی بالا 1991 کنیں جو رہ دہ۔ دا زما پہ حلقہ نیابت کنیں پہ 1991 کنیں جو رہے شوے دی او تا حال دغے پرتے دی او خلق پکنیں بھس اچوی او مال تری۔ زہ دا تپوس کوم د وزیر صاحب نہ چہ ستاسو پہ نویتس کنیں دا ولے نہ دے راوستلے شوے؟ د 1993 او 1994 دا حساب بہ نہ کوؤ۔ اوس راتہ او وایہ چہ تاسو غہ یقین دہانی د ہغے بارہ کنیں کوئی چہ آیا دے تہ بہ ڈاکٹران راوستوی او کہ غہ بہ کوئی؟

جناب سپیکر، اُرمہ د پکنیں یاد نہ کرو۔

حاجی عبدالرحمان خان، اُرمہ ہم دے پکنیں۔

ارباب سیف الرحمان، جناب سپیکر! دا بل یو بی ایچ یو دہ سفید دھیری کنیں او غو غو خلے ما دے بتولو تہ د ہغے وائنا کرے دہ، د ہغے شپیزو کالہ او شو چہ تیارہ دہ او ورتہ مے بیا ہم وئیلے دی چہ دے تہ غہ ستاف راولپنڈی۔ کار پکنیں شروع کوئی او کہ نہ؟ پکار دہ چہ دوی پہ دے کنیں ایکشن واخلی۔

حاجی بہادر خان (مردان)، دا خیرہ د دسپنسرو راغلہ نو زما پہ حلقہ کنیں پہ باچا

کلی کتب پہ 1988 یوہ ڈسپنسری جو رہ دہ او زما پہ خیال چہ صرف د بجلی د وجے د ہفے Building تباہ کیری۔ اوسہ پورے نے دیوالونہ او غورزیدل او ہیلٹہ والا ہیخ قسمہ پکنس خہ دغہ نہ دے کرے۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم د دے خپلو معزز ورونرو د دے خبرے تائید کومہ او دکچینر تہ دا گزارش کومہ چہ حالانکہ زمونر خپل حکومت دے او مونر بتول د Treasury benches سرہ تعلق ساتو، خو دے بارہ کتب یو واضحہ Policy decision پکار دے خکہ چہ ہم پہ ایجوکیشن کتب د 1995-96 نہ چہ کوم Sanctioned پوسیتونہ دی، تر دے وختہ پورے پہ ہفے پوسیتونو باندے لہ خلق تعینات شوی نہ دی۔ نو کہ تاسو مہربانی اوکری او زمونر متعلقہ محترم وزیر صاحب تہ دا ہدایات ورکری چہ پہ دوانرو دیپارٹمنٹس کتب یو Policy decision زمونر د حکومت د طرف نہ پکار دے۔ دا حقیقت دے چہ دیر لوئے تکالیف دی او دا داسے پوسیتونہ دی او داسے خایونہ دی، پہ ہفہ سکولونو او بلڈنگونو زمونر دیر زیات خرچ شوے دے او چہ خنگہ ورخے تیریری، د ہغوی ہفہ Deterioration ہم دغہ شانے کیری، ہفے باندے Manoeuvre ہم لگی نو کہ دا مہربانی اوشی نو دا بہ ددے بتولے صوبے د پارہ یو خیکرہ اوشی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر، بابک صاحب۔

جناب محمد کریم: پہ دے سلسلہ کتب زمونر پہ پی ایف۔ 63، بونیر چملہ کتب پادلو یو کلے دے چہ پہ ہفے کتب پہ 1988 کتب یو بی ایچ یو جو رہ شوے دہ خو د ہفے خانے د جگات استاد پکنس اوسیری او تر اوسہ پورے د ہفے خہ خبرہ نشے۔ دغہ شان زمونر یو بلہ بی ایچ یو دہ پہ امیلہ کتب، ورائہ پرتہ دہ او تر

اوسہ پرے ہیخ قسم لہ غور نے نہ دے شوے۔ ددے متعلق بہ سخہ کیری؟
جناب سپیکر، میاں صاحب۔

میاں افتخار حسین، سپیکر صاحب! زہ د دے موقعے نہ فائدہ اخستل غوارم، د خالی بی ایچ یوز خبرہ کیری۔ یوہ پالیسی زیر غور دہ او د وزیر صاحب پہ علم کنس بہ وی ہم۔ زمونر خواؤ شا دا خبرہ ہم شوے دہ چہ غتو ہسپتالونو تہ بہ د بی ایچ یوز نہ ڈاکتران راولو چہ کم دی او غتہ ہسپتالونہ بہ لہ پہ بنہ پوزیشن کنس کرو۔ چہ خالی دی نو خالی دی خو چہ کوم ڈک دی، ہغہ ہم د خال کیدو پروگرام روان دے۔ نوزہ د وزیر صاحب پہ علم کنس راولم او خبر بہ ہم وی چہ ہغے باندے ہم غور او کری چہ کم سے کم د دے شتہ بی ایچ یوز دا ڈاکتران نہ بوخی۔

جناب سید احمد خان، سر! کچھ ضلعوں میں ہیلتھ پراجیکٹ کے تحت بی ایچ یوز اور آر ایچ سی بنائے جا رہے تھے لیکن درمیان میں ان کو فنڈ نہیں ملا، یا کیا ہوا کہ وہ کام بند ہو گیا حالانکہ زمین بھی لی گئی تھی اور کام بھی شروع ہو چکا تھا۔ تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ آیا وہ جو جاری کام تھے، ان کو Complete یا مکمل کرنے کا ارادے رکھتے ہیں؟ اور دوسرا، چترال اور پساندہ علاقوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی ہوئی تھی، ہمیں منسٹر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ لوگ وہاں دو یا تین سال تک ضرور ڈیوٹی دیں گے لیکن چند مہینے پہلے کچھ ڈاکٹرز چترال بھیجے گئے تھے اور ان میں کچھ سپیشٹ بھی تھے لیکن اب پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ واپس آ رہے ہیں۔ تو اس سلسلے میں منسٹر صاحب نے کیا پالیسی بنائی ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر، جی، رضا خان صاحب۔

جناب رضا خان، مخنگہ چہ میاں صاحب او وٹیل، دغہ شان زمونرہ بی ایچ یوز ہم

دی۔ اکثر بی ایچ یوزر تہ ستاف راغلے دے خو ڈاکٹر پکین نشتہ او چہ کومو کین وو، زمونر پہ مردان کین چہ کوم کمپلیکس جورشو او د ہفے افتتاح اوشوہ نو دا سامانہ نے ہم د ہفے نہ راورل۔ زما د دوہ آر ایچ سی نہ نے ایمبولینسے راوستے دی، یو طورو آر ایچ سی دے او یو گمبت آر ایچ سی دے او دغہ شان ڈاکتران نے ہم ترے نہ راوستے دی۔ نومر بانی داوشی، دا کوم ستاف چہ دے بی ایچ یوزر تہ ورکے شوے وو، دا د واپس ہفے تہ لارشی او کمپلیکس لہ د ہم غہ انتظام اوکری۔

جناب نجم الدین، جناب سپیکر صاحب! د دے اسمبلی تولو ممبرانو، زما خیال دے ضمنی سوال نہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، صرف دومرہ خبرہ دہ چہ کہ نورغہ نہ کوئی نو شرعے تہ نے درست کوئی۔ دومرہ سپلیمنٹری کونسلچنز، دا خو تبول تاسو خپل ہفہ دغہ کوئی۔ د دے کونسلچن بارہ کین کہ ستاسو غہ سپلیمنٹری وی نو ہفہ سرہ لہر مہربانی کوئی۔

جناب نجم الدین، زما عرض دا دے چہ پہ دے باندے، مسئلہ داسے دہ چہ تاسو د تولو ممبرانو د ہسپتالونو اندازہ واغستہ۔ پہ ہفہ Basic health units کین، پہ دسترکت ہید کوارٹر ہسپتال، پہ تحصیل ہید کوارٹر ہسپتال کین، آر ایچ سی، دے تولو کین مسائل دی او ہفہ مسائل، مسنٹر صاحب دلته ناست دے، دا مسئلہ دہ لکہ مونر د غرنیزے علاقے سرہ تعلق لرو۔ دیر سرہ تعلق لرو، چترال سرہ لرو، سوات سرہ لرو۔ دلته سپیشلسٹ ڈاکتران دی، دوی نے مونر

له هلتہ اولگوي او هغوي د هغه خانے نه واپس راوتبنتي- هغوي له يو داسے
 طريقه کار کول غواړي چه ډيرو کسانو دلته Specialization کړے دے او هغه
 کسان د کم از کم په دغه Backward areas کښ نوکري کوي- نو د دے د پاره د
 پبلک سروس کمیشن هغوي له غه رعایت ورکړي، چه کوم سرے دا ليکل
 ورکولے شي چه زه به لس کاله يا پنځلس کاله په چترال کښ، په ډير کښ، په
 سوات کښ او يا بټگرام کښ نوکري کوم نو کم از کم منسټر صاحب د د دے
 خبرے وضاحت اوکړي، اکثر اتهاره گريد افسران که تاسو اوگوري، په ډير
 کښ يو تحصيل هيډکواريټر هسپتال دے، په اکیس ډاکټرانو کښ غلور حاضر
 دی- نو مونږ دغه عرض کوؤ چه په دے کښ د دوي دلچسپي واخلی او يو
 Meeting د راوغواړي- د ایم پی ایز په مخکښ سيکرټري او دا ټول د
 کښینوي نو هله به زمونږ دا مسئلے هواريزي- په دے خو ضمنی Questions
 تاسو واوريدل، دهر يو مسائل دی، نو دغه زما گزارش دے، سر-

جناب سپیکر، حاجي صاحب-

حاجي محمد يوسف خان، جناب سپیکر! ستاسو ډيره مهرباني ده چه زمونږ سره
 رعایت کوي- درولز خبره نه ده خوزه يو تجویز پیش کومه جی که تاسو او
 دا هاقس ما سره په دے خبره اتفاق اوکړي- حقیقت دا دے چه دا يوه ډيره لويه
 مسئله ده او د يوه حلقة يا د يو بی ايچ يو خبره نه ده، دا د دے ټولے صوبے
 مسئله ده- په دے کښ درے ډيپارټمنټس Involve دی، محکمه صحت،
 محکمه خزانه او سی اینډ ډبلیو- بعضے خانے کښ د سی اینډ ډبلیو قصور دے،
 بعضے خانے کښ د فنانس رکاوټ دے او بعضے خانے کښ د بل ډيپارټمنټ
 دے، پکښ واپدا هم ده خکه چه ډير بی ايچ يوز ته سی اینډ ډبلیو والا Payment

اوکری او باوجود د دے هغوی هغه ترانسفارمر او کنکشن نه ورکوی۔ نو زما دا تجویز دے که تاسو او دا هافس اتفاق کوئی نو دا سوالونه دستیندنک کمیٹی ته لارشی او هغوی د کبینی او په دے باندے د بحث اوشی چه دا گناه او دا کوتاهی د چا ده؟ خکه چه یو طرف ته په لکھونو او په کرورونو روپی خرج شوی دی د دے مقصد د پاره چه عوامو ته دا سهولت ملاو شوی او بل طرف ته د هغه نه عوام محرومه دی۔ هغه پیسه ضائع کیری او عوامو ته هغه سهولت هم نه ملاویری۔ نو زما به دا تجویز وی که تاسو او دا هافس دے باندے اتفاق اوکری چه دا ستیندنک کمیٹی ته لارشی او په دے باندے بنیادی بحث اوشی چه د دے رکاوٹ کوم خانے کین دے او ولے دے؟ خکه چه بلندنکونه جوړ دی او ضائع کیری۔ چه یو بلندنک کین سیٹاف نه وی او د هغه پوره Supervision نه وی نو هغه خرابیری جی او بل طرف ته خلقو ته ترے تکلیف هم دے۔

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! دا یوسف خان ترند صاحب چه کوم تجویز پیش کرو، زه دے سره اتفاق کومه خکه چه د محترم پیر محمد خان د سوال په جواب کین محترم منسٹر صاحب او وئیل چه د هیلتھ پالیسی کوم اعلان چه به کیری نو په هغه کین به په دے باندے غور کیری نو هیلتھ پالیسی چه جوړیری نو د هغه نه مخکین پکار دا ده چه د دے عوامی ایوان د غرو خه مشورے په هغه کین شامل شی۔ داسے نه وی چه پالیسی جوړه شی او بیا په هغه باندے Questions کیری۔ زه وایم که دا داخل شی او په دے باندے هلته مشوره اوشی او خه بڼه تهوس تجاویز ملاو شوی او په هغه پالیسی کین هغه شامل شی نو دیره به بڼه وی۔ شکریه جی۔

جناب عاشق رضا سواتی، سپیکر صاحب! یو ضمنی سوال دے جی۔ مهربانی چه

تاسو ما له ټاټم راکړو۔ څنگه چه سيد احمد خان صاحب اوونيل چه چترال ته ډاکټران تله وو او واپس پکښ راځي نو دغسه چونکه زمونږه علاقه هم غرنيزه ده جی او مخکښ خو ورته ډاکټر ځی نه او که لارشی نو هغه کلی ته، ښار ته د دے د پاره راځي چه هلته هغه خپل کلینک پرانیزی او په لویو ښارونو او لویو کلو کښ، لویو هسپتالونو کښ، په او پی دی کښ خو دوی هډوله کښینی هم نه۔ نه ډاکټر کښینی او نه څه سپیشلسټ کښینی۔ دغه کمپاونډران چټونه ورکوی او هغوی په هغه او پی دی کښ دا مریضان گوری۔ نو ستاسو په وساطت سره زه وزیر صاحب ته دا درخواست کومه چه په دے څیز باندے لږ کنټرول اوکړی۔ یو ډاکټر دے یا یو سپیشلسټ دے او د هغه ډیوتی ده نو هغه د په او پی دی کښ کم از کم هغه خپله ډیوتی اوکړی جی۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر صحت، جناب سپیکر! ضمنی کی بجائے میرے خیال میں علیحدہ نوعیت کے اتنے سوالات ہو چکے ہیں جو کہ ضمنی کے زمرے میں نہیں آتے ہیں اور ان کی انٹرمیشن کیلئے میں یہاں پر اگر رواں دواں جواب دینا شروع کر دوں بغیر Knowledge کے، تو بہر کیف اس میں مختلف قسم کی باتیں سامنے آئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! میں آپ کیلئے ذرا Simple کر دوں کہ صرف دو چیزیں ہیں۔ ایم پی ایز صاحبان تو کافی اٹھے ہیں لیکن دو چیزیں ہیں۔ ان میں ایک تو یہ کہ بی ایچ یوز یا ڈسپنسریز جو بھی ہیں، وہ بنے ہوئے ہیں اور ان میں کوئی بھی نہیں ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ ان میں بجلی یا اور Facilities نہیں ہیں اور تیسری بات یہ ہے کہ اب تک ان میں سٹاف نہیں ہے۔ تو یہ تین چیزیں ہیں میرے خیال میں اور کوئی بات انہوں نے پوائنٹ آؤٹ

نہیں کی ہے۔ آپ اس پر بات کریں۔ جیسا کہ افتخار مہمند صاحب نے بتایا کہ اتنی رقم خرچ ہوئی اور حاجی عبدالرحمان خان نے بتایا کہ لوگ اس میں مال مویشی باندھتے ہیں، تو یہ تو گورنمنٹ کے پیسوں کا ضیاع ہو رہا ہے۔ اس پر آپ روشنی ڈالیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! آپ کی اس بات سے تو ضرور اتفاق کرتا ہوں کہ Public money جس منصوبہ بندی کے تحت اور جس غلط منصوبہ بندی کے تحت لگی ہے تو ان کا واقعی ضیاع ہوا ہے اور ضیاع ہو چکا ہے لیکن بہر کیف ان کو اب چلانے کیلئے، یہاں پر ایک ایک بات میں تین تین باتیں سامنے آتی ہیں اور ایک تو یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ان کی پوسٹیں ہیں لیکن وہ لوگ جا نہیں رہے ہیں، یا تو یہ ہے کہ وہ بنے ہوئے ہیں اور ان کیلئے پوسٹیں ابھی تک Sanction نہیں ہوئی ہیں۔ بجلی کا مسئلہ یہ ہے کہ یا تو اس گاؤں میں بجلی ہے ہی نہیں اور اگر ہے تو وہاں پر سی اینڈ ڈبلیو نے ان کو جو Payment کی ہے تو اس کے Against واپڈا نے وہاں پر بجلی لگائی ہی نہیں۔ تو یہ مختلف قسم کی جو باتیں سامنے آئی ہیں، تو میں آپ کی وساطت سے اتنی جسارت کروں گا جناب سپیکر، کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ ابھی تک ان کو بتایا نہیں گیا ہے تو وہ آج ہی بتا رہے ہیں انشاء اللہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے، یہ ساری باتیں میں نے نوٹ کی ہیں اور یہ ایسی باتیں ہیں جو کہ قابل غور بھی ہیں اور ان پر عمل کرنا بھی میری سمجھ میں ضروری ہے۔ تو میں ان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کی باتوں کی Light میں انشاء اللہ انکو حل کرنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب محمد افتخار خان مہمند، آپ اسے Third quarter review میں کر دیں۔

وزیر صحت، جناب افتخار مہمند صاحب، سپیکر کی وساطت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ وزیر خزانہ بھی رہ چکے ہیں اور وزیر تعلیم بھی رہے ہیں اور ان ساری Technicalities کو بھی جانتے ہیں اور مسائل کو بھی جانتے ہیں۔ ہم ضرور اس کو Third quarter review میں

رکھیں گے اور اگر اس میں کوئی Technical hitch نہ ہوئی تو انشاء اللہ ممکن حد تک جلد سے جلد پوئیں Sanction کرانے کی کوشش کریں گے کیونکہ ہم کرتے نہیں، کراتے ہیں۔

جناب سپیکر، پیر محمد خان کا جو مسئلہ ہے کہ آیا حکومت کا یہ ارادہ ہے کہ تیس، تیس میل دور لوگ جاتے ہیں، بی ایچ یوز کو چھوڑیں، ڈسپنسرز لگانے کا ارادہ ہے کہ نہیں؟ وزیر صحت، اصل میں سپیکر صاحب، جس جگہ پر کھڑے ہو کر میں جواب دے رہا ہوں، اگر اس کے علاوہ جواب دیتے تو، یہاں پر یہ مسائل تو ہمارے اپنے ساتھ بھی ہیں، میں نے کہا ہے کہ میرا اپنا Scattered علاقہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں تک میں خود ذاتی رانے رکھتا ہوں کہ جن بی ایچ یوز کی بات آج ہم کر رہے ہیں، آج کا تجربہ جاتا ہے کہ یہ رقم ضائع ہوئی ہے۔ اس کی بجائے اگر چھوٹی چھوٹی ڈسپنریاں جن میں ایک ڈسپنر یا میڈیکل ٹیکنیشن کام کر رہے تھے رورل کیلئے تو یہی پیسے اور یہی فورس جہاں جہاں پر کام کر رہی ہے، ان کو یکجا کر کے بہترین قسم کے ہسپتال فاصلوں پر بنائے جاتے تحصیل ہیڈ کوارٹر میں اور بڑے بڑے قصبوں میں جہاں پر لوگ آسانی سے آتے اور وہاں پر اگر یہ فورس استعمال کی جاتی تو میں سمجھتا ہوں کہ علاج معالجے کی جو تکالیف ہیں، وہ کم ہوتیں۔ یہ تکالیف وہاں ہیں لیکن میں Commit کرتا ہوں کہ وہاں پر وہ سہولیات میسر نہیں ہیں۔ ایک تو فنڈ کے لحاظ سے جو ان کو Allocated ہیں اور دوسرا وہاں پر جو ڈاکٹر تعینات ہوتے ہیں اور جو عملہ تعینات ہوتا ہے، ان کی وہاں پر حاضری کو یقینی بنانا یا ان کا جو کام ہے، وہ حقیقت میں نہ ہونے کے برابر چل رہا ہے۔ یہ تو صرف خواہش ہے کہ وہاں پر وہ جو دو یا چار کلاس فور لگ رہے ہیں، ان کا روزگار ہے اور باقی ہم نے کھلوا دیا ہے ورنہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ 90% یہ بی ایچ یوز جو رورل ایریا میں بنے ہیں، وہ Function نہیں کر رہے ہیں اور نہ ان کا مفہوم پورا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب اور منظور باپا صاحب کی جو Suggestion ہے کہ یہ Standing Committee on Health کے حوالے کیا جائے تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

وزیر صحت: میرے خیال میں سپیکر صاحب، ٹاٹک فورس نے ----

جناب سپیکر: نہ جی، ہفے کین درے غلور دیپارٹمنٹس راخی، حاجی صاحب پخپلہ اوونیل چہ ہفے کین فنانس دے، سی اینڈ دہلیو ہم دے پکین او بل غت مصیبت پکین دوایا دے۔

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب! زما خیال پہ دے لپ کین دا دے کہ ستاسو اجازت وی، دے کین بہ جی د گورنمنٹ او د Cabinet policy decision ضرورت وی۔ د ہفے نہ پس کہ دوی Third quarter review کین غہ اقدامات وانہ غستل نو بیا بہ خامخا پہ دے معزز ایوان کین ستاسو پہ اجازت باندے بہ دے د پارہ یو کمیٹی جو رہ کرے شی چہ ہفے کین بہ فنانس و پلاننگ دیپارٹمنٹس او د ہیلٹھ دیپارٹمنٹ آفیشلز بہ ہم تاسو ورسرہ منسلک کریں نو بیا بہ ہغوی یو نتیجے تہ اورسیری۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! د ڈسپنسرو متعلق دا واضحہ خبرہ منسٹر صاحب ہم اونکرہ چہ د دوی پہ دیہاتو کین ارادہ شتہ او کہ نہ؟ بل پہ دے بجٹ سپیج کین، دا بجٹ چہ دغہ وو نو پہ دے کین د ڈسپنسیانو غہ ذکر شوے وو او کہ نہ وو شوے او ہفے تہ دوی غہ عملی جامہ اغوستولے دہ تر اوسہ پورے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر! ڈسپنسیوں کے بارہ میں بجٹ سپیج کی یہ بات کر رہے ہیں۔ شیرپاؤ خان کی بجٹ سپیج میں انہوں نے اعلان کیا تھا، ہماری بجٹ سپیج میں میرے

خیال میں واضح اعلان نہیں ہوا تھا البتہ میں یہ کہوں گا کہ انہوں نے بات کی ہے ٹامک فورس کی، تو اس میں ہمارے ہاؤس سے عوامی نمائندے بھی شامل ہیں اور وہ اس پر کام کر رہے ہیں اور وہ میرے خیال میں ہمارے اس ہاؤس کی ترجمانی کر رہے ہیں اور وہ جانتے ہیں چونکہ وہ ہمارے ممبرز صاحبان ہیں اور وہ اپنے علاقوں کے مسائل بھی جانتے ہیں۔ تو جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان ڈسپنسریوں یا رورل ہیلتھ پالیسی یا اس کیلئے جو کام ہو رہا ہے تو اس میں نمائندے شامل ہیں، وہ کام کر رہے ہیں۔ تو یہ کمیٹی یا وہ کمیٹی، بات تو ایک ہی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر، اس طرح کریں کہ You take up this matter with the Cabinet اور جتنا جلدی ہو سکے اور جو جہاں جہاں بھنسنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، ہیٹھ جواب او نہ شو۔ دہ خو غہ جواب او نہ کرو جناب سپیکر صاحب۔ دسپنسریانو بارہ کین دہ غہ واضعہ پالیسی، غہ ہم نے او نہ وئیل۔ دا د او وائی چہ زہ بہ کینت کین خبرہ او کرمہ یا غہ بل غہ۔ تاسو ورتہ دیر دغہ ورکوی خو ہغہ پینتو کین وائی "نقل را عقل باید"، تاسو دیرے اشارے ورکوی خو غہ او وایم دوی پہ ہغہ باندے ہم نہ پوہیری۔ دسپنسرے اہم غیز دے خو پہ دیہاتو کین نن نشتہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، زما خیال دے دا خو دوی او وئیل چہ کینت کین بہ پرے خبرہ او کرو او مختلف کوم دیپارٹمنٹس چہ پکین Involve دی، د ہغوی سرہ بہ ہم خبرہ او کری جی۔

جناب پیر محمد خان، زما پہ حلقہ کین پہ تیس کلومیٹر، بیس کلومیٹر کین دسپنسریانے نشتہ دے سپیکر صاحب۔ ما تہ خیلہ حلقہ معلومہ دہ او د گوٹ گوٹ نے راتہ پتہ دہ۔ دوی خو اول پہ ہغہ جواب کین انکار ہم کرے دے چہ

نہ، پہ بیس او تیس کلومیٹر فاصلہ کنین داسے نشتہ۔ دا خو زما حلقے تہ تاسو راشی، وزیر صاحب لہ بہ زہ، چہ غومرہ جرم پہ ما ایردی، ورکرم۔ سپیکر صاحب! کہ وزیر صاحب زما حلقے تہ راشی نوزہ بہ ورتہ دا علاقے اوینایمہ او دے دِ خان سرہ داسی اینہ دہلیو والا ہم راولی، فاصلے دِ ورلہ ناپ کری کہ پہ بیس، تیس کلومیٹر کنین ما ثابتہ نہ کرہ چہ ہسپنری نشتہ، بی ایچ یو نشتہ نو بیا دِ دوتی زما حلقہ کنین ورکری او کہ وی نو بیا ددہ خبرہ بہ تسلیم کرہ، بالکل جرم مے دِ کری۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! گزارش یہ ہے کہ کافی Questions آج ایجنڈے پر ہیں اور اگر ایک سوال پر اتنا اتنا ٹائم لگے تو پھر ہمارے Questions بالکل ہی رہ جائیں گے۔ تو مہربانی ہوگی کہ یہ Overtime تو ہو نہیں سکتا، تو ایسا کوئی طریقہ کار ہو کہ ہم Relevant بات کریں تاکہ سب کے Questions کا نمبر آ جائے۔ اب تو وہ قصہ بھی ختم ہو گیا ہے کہ نہ سرسبز ہو سکتے ہیں اور نہ دوبارہ آ سکتے ہیں۔ تین چار مہینے یا چھ مہینے کے بعد ایک Question آتا ہے اور وہ بھی رہ جاتا ہے۔ مہربانی۔

جناب پیر محمد خان، نہ تھیک دہ، سپیکر صاحب، دے تولو ممبرانو پہ دے یو Question خبرے اوکرے۔ د سوال اہمیت دومرہ زیات وو چہ پہ ہغے دے تولو خبرے اوکرے۔ ددہ سوال د تولو آخر کنین دے۔ د ہغے نمبر کہ راغے نو خیر دے، دوتی دِ پہ ہغے بیا بحث اوکری۔

جناب سپیکر، وزیر صاحب! تاسو کیسینت کنین خبرہ اوکری او چہ کوم کوم خانے کنین کوم کوم تکلیف وی نو کوشش اوکری چہ ہغہ ختم شی۔ تھیک شوہ جی؟

وزیر صحت، انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Honourable Mr. Hamidullah Khan, MPA to please ask his Question No. 179.

* 179 - جناب حمید اللہ: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(الف) رورل ہیلتھ سٹر راول میں کل کتنے ڈاکٹروں کی آسامیوں کی منظوری دی جا چکی ہے نیز وہاں پر کل کتنے ڈاکٹر اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں؛
وزیر صحت، (الف) رورل ہیلتھ سٹر راول میں ڈاکٹروں کی منظور شدہ آسامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

- (1) میڈیکل آفیسر مردانہ (گریڈ 18) - 1
- (2) میڈیکل آفیسر مردانہ (گریڈ 17) - 1
- (3) میڈیکل آفیسر زنانہ (گریڈ 18) - 1
- (4) میڈیکل آفیسر زنانہ (گریڈ 17) - 1

گریڈ 17 کی دونوں آسامیوں پر ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جبکہ گریڈ 18 کی دونوں آسامیاں خالی ہیں جو کہ عنقریب پُر کر دی جائیں گی۔

جناب حمید اللہ: مہربانی۔ زما عرض دا دے چہ د سوال پہ جواب کنیں د ہسپتال متعلق دوی وانی چہ غلور ڈاکتران دی او دوه پوستونہ پکنیں خالی دی۔ سر! دا دوه پوستونہ د دریو کالو نہ خالی دی۔ دا بہ کلہ دک کری او د دے لیپی ڈاکترانو پہ پوستونو باندے بہ دا مردانہ ڈاکتر اولگوی او کہ او بہ تے نہ لکوی؟

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! پہ دے کنیں ضمنی سوال کوم۔ دا آر ایچ سی چہ دہ یا بی ایچ یو چہ دہ، دے کنیں دوی دا تیوس کرے دے خود دے

جواب نے نہ دے ورکریے او ہفہ تپوس دا دے چہ "کل کلتے ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں؟" آر ایچ سی او بی ایچ یو ددوہ بجو نہ پس بند وی او کہ د دے د پارہ ڈاکٹران وی؟ زہ چہ غومرہ پورے گر خیدلے یم سپیکر صاحب، نو دیوتی ڈاکٹران د دوو بجو نہ پس نہ پہ آر ایچ سی کنس خوک کوی او نہ پہ بی ایچ یو کنس کوی۔ آیا دوی تہ دا یقین وی چہ ددوہ بجو نہ پس بہ بیمار دوی لہ نہ راخی؟ ددے د پارہ دوی غہ بند و بست بہ کوی او کہ نہ؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرونگا کہ -----

ایک آواز، مائیک آن کریں۔

وزیر صحت، ویسے میری آواز بھی مائیک سے کم تو نہیں ہے، یہاں پر ہم سب سنتے ہیں۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر، ریکارڈنگ کیلئے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! دو میل ڈاکٹر گریڈ اٹھارہ اور گریڈ سترہ کے وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ ممبر صاحب جانتے ہیں کہ یہاں ہماری جو معاشرتی حالت ہے، اس میں فیملی ڈاکٹر رورل میں جانے کیلئے تیار نہیں ہوتیں کیونکہ وہاں پر ان کو بہت ہی مشکلات ہوتی ہیں اور ظاہر ہے کہ کوشش کر کے انہوں نے کہیں ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل میں یا ایسی جگہ پر قناتیں لی ہوئی ہیں یا اکثر میرے خیال میں ڈاکٹروں کے جوڑے ہی ہوتے ہیں تو ان کی قانونی طور پر بھی پوسٹنگ ہمیں اکھی کرنی پڑتی ہے۔ ابھی ایڈہاک ڈاکٹروں کی جو آسامیاں خالی ہوئی ہیں، ان کی ایک سری آئی ہے اور ان میں فیملی میڈیکل آفسیرز کی جو آسامیاں ہیں، اس کیلئے جو طریقہ کار وضع کر رہے ہیں، اس میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ پوسٹوں کو Post by post advertise کیا جائے تاکہ جو ڈاکٹر وہاں پر تعیناتی حاصل کریں تو پھر وہ Post transferable نہ ہو۔ اسی پر ہم سوچ رہے ہیں اور اسی پر کام ہو رہا ہے

تاکہ ان ہسپتالوں میں ہم مستقل طور پر ڈاکٹر فراہم کر سکیں۔ جہاں تک -----

جناب نجم الدین، یہ دے کہیں جناب سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چہ دوی غلور ڈاکٹر ان ہلتہ مقرر کری دی۔ ذحمید اللہ خان ضمنی سوال دا ووچہ پہ دے کہیں دوہ زمانہ ڈاکٹر انے دی، یو پہ گریڈ 18 او یو پہ گریڈ 17 کہیں وہ۔ دوہ پکین نارینہ دی، نو دے د منسٹر صاحب نہ دا تیوس کوی، دا خو دوی پخپلہ ایڈمٹ کوی چہ زمانہ ڈاکٹر ہلتہ نہ شی تلے، نو زمونرہ سوال دا دے چہ دے زمانہ ڈاکٹر انو پہ خانے باندے د دوی د نارینہ ڈاکٹر انو د لگولو شخہ پروگرام شتہ دے او کہ نہ او دا بہ د کلہ پورے اولگی؟ Time Limit د راتہ اونبانی، پوست شتہ دے۔ دوی دا خبرہ کوی چہ د ڈاکٹر انو مسئلہ دہ، ایڈھاک ڈاکٹر ان دوی لگولی دی، دیر شتے دی، 1200 دی۔ د تیر حکومت سرہ د خدانے بنہ اوکری، ہغوی دولس سوہ ڈاکٹر ان لگولی دی، نو د ہغوی نہ د دوی کار واخلی کنہ جی۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! یہ میل ڈاکٹر کی تعیناتی چاہتے ہیں اور میرے خیال میں وہاں پر ضرورت فیمیل ڈاکٹر کی ہے اور ان کو میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اسی پر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہم ان کو مستقل بنیادوں پر نیڈی ڈاکٹر فراہم کریں گے۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زما د ضمنی سوال، جواب او نہ شو چہ د دوہ بجو نہ پس، آیا دا ڈاکٹر ان د ورخے د پارہ وی کنہ، د اتو کھنتو د پارہ وی؟

جناب سپیکر، د دے جواب دوی تہ ورکری کنہ جی۔ پوزیشن شخہ دے چہ دوہ بجو پورے وی او کہ نہ؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! جہاں سرکاری نوکر کیلئے Timing ہے، اس تک تو وہ ڈیوٹی کا

پابند ہے اور وہ کرے گا لیکن اس کے بعد، یقیناً ہسپتالوں یا آر ایچ سی میں جہاں ایمرجنسی کے لوگ آتے ہیں کیونکہ General patients اور Emergency patients میں فرق ہے، تو جہاں پر Doctors on call ہوتے ہیں تو وہ Available ہوتے ہیں اور ان کو بلایا جاتا ہے لیکن یہ ہے کہ وہ چوبیس گھنٹے میرے خیال میں، تھانیدار جو وردی پہنتا ہے تو وہ بھی بیٹھتا نہیں ہے، اس کو بھی On call رکھا جاتا ہے۔

حاجی عبدالرحمان خان، چہ د دوہ بچو نہ بعد پہ کلی کنیں بیمار پیدا شی نو د دے بی ایچ یو مقصد غہ دے یا د آر ایچ سی مقصد غہ دے؟ دوئی د پکنیں ڈاکتران اولکوی، اتہ گھنتے دیوتی د ورتہ اولکوی خو بی ایچ یو یا آر ایچ سی، دا خو وی کنہ، پہ کلو کنیں بہ مونرہ غہ چل کوو؟

حاجی بہادر خان، زما یو ضمنی سوال دے۔ عبدالرحمان خان خو پہ چوبیس گھنتو کنیں د آتہ گھنتو دیوتی او فرمائیل او زما پہ حلقہ کنیں دوہ بی ایچ یوز دی چہ ہغہ چوبیس گھنتے خالی پرتے وی۔ پہ ہغے کنیں یو پہ دامتل کنیں دہ، پہ ہغے کنیں یو ڈسپنسر وو، ہغہ نے ترے نہ Detail کرے دے۔ ما د سیکرٹری صاحب سرہ ہم پرے خبرہ کرے وہ۔ دوہ میاشتے اوشولے چہ نہ پکنیں ڈسپنسر شتہ او نہ پکنیں ٹیکنیشن شتہ دے، ہغہ دیوتی نہ کوی او نہ پکنیں ڈاکٹر شتہ دے۔ دوہ بی ایچ یوز دی، یو مسکینی دلہار کلے ورتہ وائی، یوہ ہغہ بی ایچ یو دہ او بلہ پہ دامتل کنیں دہ۔ نو چہ چوبیس گھنتے نہ کوی او خالی پرتے وی نو د دے متعلق ستاسو غہ ارادہ دہ؟

جناب عبدالسبحان خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ سپیکر صاحب! یو تجویز دے زما کہہ چرے د ہغے سرہ ہیلتھ منسٹر صاحب اتفاق اوکری نو د عبدالرحمان دا مسئلہ بہ پہ ڊیرہ آسانی سرہ حل شی بلکہ زمونرہ د بتولو مسئلہ بہ حل شی۔ اکثر و بی

ایچ یوز سرہ د ہاکٹرانو بنگلے ہم جوڑے شوے دی، کلہ چہ مونڑہ د دسترکت کونسل ممبران یا چیئرمینان وو، پہ ہغہ وخت کسب د دے بی ایچ یوز سرہ بنگلے جوڑے شوے دی، نو فرض کرہ کہ دوی دغہ ہاکٹران Bound کری چہ ستاسو د پارہ پہ دغہ خانے کسب Accommodation شتہ دے نو پہ دغہ خانے کسب اوسیرئی۔ نو دغہ شان کہ پہ ایمرجنسی کسب مریض راخی یا دہغہ د Call کیدو ضرورت وی، نو پہ خانے د دے چہ بیا ورپسے پہ کلو کسب متبے وھلے شی نو کہ چرے دوی دا تجویز Implement کری نو د دوی د پارہ بہ بیا دا مسئلہ بلکہ زمونڑہ د تہولو دا مسئلہ بہ حل شی۔

جناب سید احمد خان، ضمنی سوال ہے، سر۔ وزیر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ دروش سول ہسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی کیلئے میں نے ان سے Request کی تھی اور سیکرٹری ہیلتھ نے بھی پتہ چلایا تھا، وہ بھی اس علاقے میں گئے تھے اور لوگوں کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہاں لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی ہوگی لیکن اس کے بعد تین چار ماہ گزر گئے ہیں، تو کیا ابھی وزیر صاحب کوئی ڈاکٹر وہاں بھیجنا چاہتے ہیں یا نہیں؟
جناب سیکریٹری: جی، ہاشم خان آف دیر۔

جناب محمد ہاشم خان (دیر): د دے متعلق عرض دے چہ زمونڑہ ہم داسے ہسپتال دے چہ ہغہ د ہاکٹر صاحب دلاسہ وراں ویجاہ پروت دے۔ خہ مشینری چہ پکسب دی، ہغہ ہم تباہ و بربادے شوی دی او بلہ دا دہ چہ ما دہغہ ہاکٹر د ترانسفر د پارہ ونیلی وو، نو ترانسفر نے شوے دے خو دا یوہ نیمہ میاشت اوشوہ چہ ہغہ خپلہ دیوتی نہ پریردی۔ تاسو تہ دا زہ یقین درکوم چہ تاسو خہ وختے ہم ہغہ ہسپتال تہ خوک اولیریٹی نو دا ہاکٹر بہ نہ وی۔ زما یو مارکیٹ دے پہ اوچ کلی کسب، پہ ہغے کسب ہغہ خان لہ کلینک کھلاؤ کرے

دے او پہ ہفہ کلینک کنیں زہ ہفہ چوبیس گھنٹے پہ دیوتنی وینم لیکن پہ ہسپتال کنیں ہفہ ما لس منہ او نہ لیدو۔ زہ دا عرض کوم چہ خنگہ د ہفہ ترانسفر شوے دے نو مہربانی د اوکری منسٹر صاحب او د دے د ہفہ نہ تپوس اوکری چہ دا ہاکٹر تر اوسہ پورے ولے لا نہ رو او بل ہاکٹر فقیر محمد چہ رایتانسفر شوے دے، ہفہ ولے را نہ غلو؟ د ہسپتال د تباہی ہم دا ہاکٹر ذمہ وار دے، ددے د معلومات اوکری جی۔

جناب عبدالسبحان خان، پہ دے کنیں خو جی بیا د ہاشم خان لاس راغے، دوی د پرے دادکان بند کری کنہ۔

حاجی بہادر خان، دغہ خبرہ دہ، نو مونہ بہ ہم د موقعے نہ فائدہ واخلو۔ لوند خور کنیں پہ 'ابنی مد آپ' یو ہسپتال زمونہ مشرانو جو رکھے دے دیر مخکنیں او د ہفہ خانے آبادی بہ کم از کم مخلوبیت، پنخوس زرہ افراد باندے مشتمل وی۔ پہ ہفے کنیں تر اوسہ پورے لیدی ہاکٹرہ نشتہ او ہفہ Building ہم دیر ناقصہ شوے دے، نو د دے د ہم تپوس اوکری چہ د لوند خور د دے ہسپتال د پارہ د لیدی ہاکٹرے بندوبست اوشی نو دیرہ مہربانی بہ وی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، سر! دا مسئلے زمونہ د بتولو دیرے زیاتے دی۔ زما پہ دے کنیں یو تجویز دے۔ خنگہ چہ زمونہ ایجوکیشن منسٹر، ہاشم خان صاحب داسے اوکرہ چہ دیرے مسئلے وے د ایجوکیشن نو ہفہ پہ ڈویژنل سطح باندے میتنگونہ راوغوبنٹل، پہ ہفے کنیں ایم پی ایز ہم وو او ڈویژنل ایجوکیشن آفیسران ہم پکنیں وو، نو زما ہم دا تجویز دے چہ ثناء اللہ خان صاحب د ہم داسے اوکری چہ د ہر ڈویژن پہ سطح د یو Meeting راوغواری او پہ ہفے کنیں د ڈویژنل ہیلتھ ڈائریکٹر ہم راوغواری، ایم پی ایز بہ کینی،

پہ ہفتے کئیں زمونہ ہفتہ مسئلے د ایجوکیشن توالے تقریباً حل شوی دی، نو داسے کہ یو یو کس مونہ پاغو نو خہ ہم ترے نہ جو ریری۔ دا مسئلے دیرے زیاتے دی۔

جناب سیکر، زما خیال دے چہ دا خو دیر اعلیٰ تجویز دے۔ تاسو پہ دے سوچ اوکری جی۔

جناب نجم الدین، یواننت آف آرہر۔ سر! زما درخواست دا دے او پارلیمانی اصول ہم دا دی چہ اپوزیشن والا تحریک التواء پیش کوی خکہ چہ د ہفوی بل فورم نشہ دے۔ Assembly Questions پیش کوی، توجہ دلاؤ نوپس پیش کوی، مونہ خو دلته خبرہ اوکرو، د ہفتے نہ زیات تقریرونہ دا اقتدار پارٹی والا اوکری۔ نو زہ عرض دا کوم چہ دوئی خو ہلتہ پہ خپل پارلیمانی گروپ کئیں ناست وی، منسٹران د دوئی خپل دی، نو دے مطلب خو Clear cut دا دے او دے پتہ دا لگی چہ د دوئی پہ دے حکومت باندے اعتماد نشہ دے خکہ چہ زیات سوالونہ، زیات تحریک التواء او زیات نوپسونہ خو د دوئی پہ فلور باندے راخی جی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! ہمیں حکومت پر اعتماد ہے۔ ہم بھی ایم پی اے ہیں اور ایم پی اے کا کام فلور پر ہوتا ہے اور اس کے Questions آتے ہیں، وہ پوچھتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ صرف پارلیمانی پارٹی میں، کچھ باتیں جو ہیں، وہ اسمبلی میں بھی Discuss ہوتی ہیں۔ ہمیں حکومت پر اعتماد بھی ہے اور نجم الدین صاحب کی مجھے سمجھ نہیں آرہی، یہ ایسے ہی بات سے بات نکالتے رہتے ہیں۔ ہمارا حق ہے اور ہر ایک ایم پی اے اسمبلی کے فلور پر بات کر سکتا ہے۔ (شور)

جناب نجم الدین، ما جی اخلاقی خبرہ کرے دہ، د حق خبرہ ما نہ دہ کرے۔

مونرہ اخلاقی خبرہ دا کرے دہ چہ د دوی حق دا دے چہ ہلتہ خپل مسائل،
دوی خو بہ د حکومت مرستہ کوی او وانی بہ چہ ہر غہ تہیک تہاک دی او
مونرہ بہ دا وایو چہ غلط دی۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی، سر! میں نجم الدین خان کو آپ کی اجازت سے بتانا
چاہتا ہوں، خدا کے فضل و کرم سے ----- (قطع کلامیاں)
جناب نجم الدین، بالکل، دا عدم اعتماد دے پہ دے حکومت باندے۔ (شور)

Mr. Speaker: Please one at a time, one at a time.

تاسو ترے د حجرے گپ مہ جو روئی۔ پہ خپل نمبر باندے پاغٹی، یو
کس پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے پاغیدلے دے، پکار دہ چہ ہغہ خپلہ خبرہ
ختمہ کری نو بیا کہ تاسو پہ ہغے باندے Personal explanation یا خہ خبرہ
کوئی نو بیا اوکری۔ یو اریخ تہ خو چغے وھی چہ دا سوالونہ بہ پاتے شی او بل
اریخ تہ بیا تاسو پہ خپلو کنہ پہ Cross talking اونخلی۔ بعضے وخت
معمولی خبرہ وی نو ہغے لہ دومرہ اہمیت مہ ورکوی جی۔
جناب نجم الدین، بس تہیک شوہ، سر، چہ د دوی خوبنہ دہ او عدم اعتماد تے
دے، خوبنہ دے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! جیسا کہ آئریبل ممبر نے تجویز دی ہے تو یقیناً ڈویژن کی سطح
پر اگر بیٹھ کر مسائل کو ہم دیکھیں اور جناب نے بھی کہا ہے، تو اس سے بہت سی باتیں
سامنے آتی ہیں اور بہت سی باتوں کا اسی وقت ازالہ بھی ہو سکتا ہے، تو مجھے اس پر کوئی
اعتراض نہیں ہے اور اگر ڈویژن کی سطح پر چاہیں تو ہم انشاء اللہ میٹنگ بلا لیں گے اور ان
کے ساتھ بیٹھ کر جو جو بھی ان کے مسائل ہیں، ان کو ہم اسی وقت ان کے سامنے -----

جناب سپیکر، زما خیال دے چہ دا بہ ڍیر بنہ کوشش وی۔ تجویز ہم ڍیر بنہ

دے بس دویژن پہ سطح باندے Meeting راوغواری جی۔

وزیر صحت، یقیناً ابھی تجویز ہے۔

جناب پیر محمد خان، تجویز خوبہ دے جناب سپیکر صاحب، خواہش خان

صاحب چہ دویژنل Meeting راغوبنتلے وو نو پہ ہغے کنیں نے اپوزیشن نہ

وو راغوبنتلے۔ نو دے پکنیں اپوزیشن غواری او کہ نہ بہ غواری؟

جناب سپیکر، لفظ دا دے چہ 'ایم پی ایز'۔ لفظ 'ایم پی اے' دے، کہ ہغہ د

اپوزیشن وی او کہ ہغہ د گورنمنٹ وی۔ پہ ہغہ دویژن کنیں چہ غومرہ ایم

پی ایز وی، نو منسٹر صاحب بہ ہغوی پکنیں راغواری۔

وزیر صحت: یہ چونکہ مسائل کی بات ہے اور مسائل تو سب کے مشترک ہیں، اس میں

اپوزیشن اور اقدار والی پارٹی کا سوال نہیں ہے۔ یہ کوئی مراعات نہیں بائی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر، چہ غوک نہ وی نو دہغہ د پارہ بیا دغہ مہ کوئی جی۔

Hon. able Akram Khan Durrani, MPA, to please ask his Question

No. 181. Not present, it lapses. Honourable Iftikhar-ud-Din Khan

Khattak, MPA, to please ask his Question No. 196.

* 196 - جناب افتخار الدین، کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بی ایچ یو علی کچھ، ضلع کوہاٹ میں ڈسپنسر کی آسامی موجود ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامی پر ڈسپنسر تعینات کیا گیا ہے جو کہ ابھی تک

ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوا،

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ڈسپنسر کے خلاف

قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جناب نازک محمود، ڈپنسر کو میڈیکل ٹیکنیشن کی پوسٹ پر تعینات کیا گیا تھا جو بمطابق ڈی ایچ او کوہاٹ آرڈر نمبر 6069-72, dated 16-10-96 'رورل ہیلتھ سٹرگٹ کو تبدیل کیا گیا تھا اور دوبارہ بمطابق ڈی ایچ او کوہاٹ آرڈر نمبر 5667-69, dated 17.6.97 بی ایچ یو علی کچھ میں دوبارہ تعینات کر دیا گیا اور وہاں پر ڈیوٹی انجام دے رہا ہے لہذا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر صاحب! دے معزز ممبرانو اول او فرمائیل چہ مطمئن دے، نو مطمئن نہ یم ولے چہ دیر معصوم غوندے سوال مے استولے وو او دیر تکرے تکرے جواب نے راستولے دے خو چونکہ منسٹر صاحب دیر بنہ انسان دے او پہ دے کنبں غہ شک نشتہ، زہ بہ ورتہ دا او وایم چہ منسٹر صاحب لہ دا محکمے والا پوہہ کرہ چہ غلط جوابونہ دنہ راکوی، نور چہ ہر غہ وی، گزارہ بہ کوف۔ کہ تاسو جواب اوگوری نو پہ جز (ج) کنبں، دا ما تہ پتہ دہ چہ پہ Detailment باندے منظور نظر خلق، اکثر محکمو والا خپل منظور نظر خلق پہ Datailment باندے خانے خانے تہ استوی۔ دوی بہ تے پہ Datail باندے استولے وو خو چہ کلہ دا سوال راغلو، دے سوال ہم کافی وخت اوشو، نو دہنے نہ بعد بہ نے بیا شاید راستولے وی۔ خو زما پہ علم کنبں شتہ نہ او کیدے شی چہ ہلتہ کنبں بہ موجود وی۔ دوی چہ دا جواب پہ کومہ نمونہ راکرے دے نو منسٹر صاحب دیر بنہ سرے دے، ددے وجے نہ زہ پہ دے باندے مزید بحث نہ کوم۔

وزیر صحت: میں مشکور ہوں جی۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! خیتک صاحب خبرہ نیمگرے پریسودلہ۔
 خیتک صاحب وانی چہ منسٹر صاحب دیر شریف سرے دے نومونہ ہم وایو
 چہ دے دیر شریف سرے دے خو پہ دے نورو منسٹرانو پے کوم پولیس
 لگیدلی دی چہ تالاشیانے نے اخلی؟ چہ دے شریف دے نو هغه ہم شریفان دی۔
 جناب عبدالسبحان خان، سپیکر صاحب! توفیق خان خو او فرمائیل چہ زلزلہ ده۔
 پیر محمد خان خو بشام کین پاتے شوے دے نو د درنو درنو زلزلو سره عادت
 دے، پوهه پرے نه شو۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Subhan Khan, MPA, to please ask his
 Question No. 200.

* 200 - جناب عبدالسبحان خان، کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، مردان میں انتہائی نگہداشت کا وارڈ
 (ICU) نہیں ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی چھت بارش میں ٹپکتی ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نکاسی آب کا نظام ناقص ہے،

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ آپریشن تھیٹر کیلئے Equipments نہ ہونے کے برابر ہیں اور
 قابل استعمال نہیں،

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں آئی سی یو
 بنانے، چھت کی مرمت کیلئے ایم اینڈ آر فنڈ سے رقم مختص کرنے، نکاسی آب کا نظام
 درست کرنے اور آپریشن تھیٹر کیلئے آلات جراحی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت، (الف) جی ہاں، فی الحال آئی سی یو وارڈ نہیں ہے۔

- (ب) جزوی طور پر درست ہے، ہسپتال کے چند برآمدے بارش میں ٹپکتے ہیں۔
 (ج) جی نہیں، نکاسی آب کیلئے دو عدد بڑے پمپ لگائے گئے ہیں جو بارش کا پانی ہسپتال سے باہر پھینکتے ہیں اور نکاسی کا کام ٹھیک ہے۔
 (د) جی نہیں، آپریشن تھیٹر میں آپریشن سالن موجود ہے جس کے ذریعے آپریشن ہو رہے ہیں۔

(ہ) موجودہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال مردان کی Improvement کیلئے آخری نظر ثانی شدہ سکیم 7728000 روپے کی لاگت سے 5 نومبر 1996 کو منظور ہوئی تھی، جس میں مندرجہ ذیل آئٹم شامل تھے،

۱-	اوپنی ڈی بلاک (6 یونٹ)	26,00,000 روپے
۲-	واٹر سپلائی و سیٹری	01,10,000 روپے
۳-	اندرونی الیکٹریفیکیشن -	01,90,000 روپے
۴-	سونی گیس (تمام یونٹ)	03,04,000 روپے
۵-	واٹر سپلائی سیوریج (بیرونی)	01,00,000 روپے
۶-	ڈریج اسوریج (بذریعہ پی ایم یو)	44,23,000 روپے

اس سکیم پر اب تک 77 لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور مندرجہ بالا کاموں میں سے بیشتر مکمل ہو چکے ہیں۔ اس سکیم پر مزید نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ اسے ڈی پی 1997-98 میں سکیم کیلئے اب بھی ایک لاکھ روپے موجود ہیں۔

جناب عبدالسبحان خان، قابل احترام سپیکر صاحب! ثناء اللہ خان میاں خیل صاحب دومرہ خوب انسان دے چہ مونرہ تہ پہ خوبو سترگو اوگوری نو ہم مطمئن شو۔ خو پہ دے دیپارٹمنٹ کسب شخہ داسے خلق شتہ دے چہ دھغوی متعلق خبرہ کول ضروری وی۔ سر! دا یوہ انسانی مسئلہ دہ۔ مردان ہسپتال

کئیں ما د آنی سی یو متعلق خبرہ کرے ده او بیا په هغه کئیں د چتونو متعلق، زمونږ د مردان زور هسپتال چه ده، هغه د مرزا غالب کورده، که بهر یوه گهنټه باران اوشی نو زمونږه هسپتال دوه گهنټه شاخی۔ بیا دوتی دا ونیلی دی چه په ده کئیں مونږه دوه لونه پمپونه لگولی دی۔ سر! زه دده موقعه نه فاندہ اخلم۔ Recently هلتہ جی تیوب ویل پمپ سوزیدله وو، دره هفتہ نه وو۔ بیا زما د ورور آپریشن وو او مونږ لارو، نو بڼه ده ما دوره دباقر شروع کرو کمشنر صاحب ته یو خانے او بل خانے نو هغه پمپ اولگیدو۔ ثناء الله خان صاحب ته زه دومره غوندے گزارش کوم چه چونکه انسانی مسئله ده نو که تاسو مهربانی اوکړی چه د تیوب ویل موټر دا پمپ مونږ ته نوی شی، نو دا به مونږ سره ډیره مهربانی اوشی خکه چه والله جی، په آپریشن تهیتر کئیں د ډاکټر د لاس وینخلو د پاره د اوبو درک نه وو۔ دویم گزارش مے دا ده چه دوتی لیکلی دی چه په آپریشن تهیتر کئیں سامان شته۔ سر، زه دا منم چه سامان شته خو یو یو جوړه۔ چه یو مریض له په هغه باندے آپریشن اوشی نو هم په هغه سامان باندے بیا بل مریض ته آپریشن کیری نو Hygenically دده صفائی اوشی او بل دا ده چه دا هم اوزار دی چه استعمالیری نو پسیری خکه چه د کومے زمانے سامان ده نو که مهربانی اوشی او مونږ سره د نوی Instruments وعدہ اوکړی نو په وعدو باندے خو به نه اعتبار کوو جی خکه چه ثناء الله خان سم سره ده۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر صحت، جناب سپیکر! جہاں تک نکاسی آب کا تعلق ہے تو انہوں نے جس واٹر پمپ

کا یا جلی ہوئی موٹر کا ذکر کیا ہے، تو میرے خیال میں وہاں پر دو De-watering

pumps موجود ہیں جو کہ نئے خریدے گئے ہیں اور پھر بھی اگر کوئی پمپ خراب ہو چکا ہے یا خراب ہے، تو اس کی مرمت کا انشاء اللہ فوراً بندوبست کر دیں گے اور جہانتک Instruments کا تعلق ہے، جناب سیکر، آپریشن تھیٹر میں بغیر Steralized ' یہ تو خیر کہیں کہا بھی نہیں جا سکتا ہے کہ Instruments کو دوبارہ استعمال کیا جائے بلکہ اب تو Steralization کی بجائے کیمیکلز کے ذریعے بھی کچھ ایسی تحقیقات ہوئی ہیں کہ بیماریوں کے جراثیم کو ان کیمیکلز کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے، تو وہ طریقے تھیٹرز میں ہو رہے ہیں، جہانتک نئے Equipments کا تعلق ہے تو اس کیلئے انہوں نے تجویز دی ہے، اس کو ہم دیکھیں گے اور انشاء اللہ ان کے مسائل حل کر سکیں گے۔

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! یو ضمنی سوال دے۔ پہ مردان کینیڈا میڈیکل کمپلیکس ہسپتال جو رشوے دے او کرورونو روپی پرے لگیدلی دی خو تیوب ویل پکین نہ دے جوہ۔ نو ہغوی د شیخ ملتون بتاؤن نہ قرض او بہ اخلی او بیا ہغوی لہ بل نہ ورکوی خکہ چہ دوئی سرہ ہم پیسے نہ وی او ہغوی او بہ نہ شی ورکولے خکہ چہ ہغوی ہغہ بل بیا نہ شی ادا کولے نو ہلتہ پہ مردان میڈیکل کمپلیکس کین یوہ میاشت او شوہ، او بہ نشتہ او دیرہ لویہ پریشانی دہ۔ کہ د دے بارہ کین ہم منسٹر صاحب خہ اقدام او کری نو بتہ بہ وی۔

وزیر صحت، منسٹر صاحب کو ہم کہیں کہ شیخ ملتون ٹاؤن کے لوگوں کو سزا دیں کہ وہ پانی خراہم نہیں کر رہے ہیں۔ (قہقہے)

جناب سیکر، نہ جی، ورومبے خو دا دیرہ بدہ خبرہ دہ چہ دومرہ لوئے کمپلیکس دے او پہ ہفے کین خپل Arrangement نشتہ او تاسو د بتاؤن نہ او بہ غواہی۔ دا عجیبہ غوندے خبرہ دہ۔ پہ دے باندے سوچ پکار دے۔

وزیر صحت: سر! یہ چونکہ نئی قسم کی بات سامنے آئی ہے تو اس کو میں خود چیک کرونگا اور ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہم ضرور ہسپتال کیلئے پانی کے بندوبست کیلئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالسبحان خان، سر! ماڈرن ٹیوب ویل متعلق گزارش کرے دے نو دا تیوب ویل دسی اینڈ دہلیو دیپارٹمنٹ پراپرتی دہ نو کہ منسٹر صاحب دیوسف ایوب خان سرہ مشورے تہ کینی او دوئی کورنی کتین صلاح اوکری جی نو، خکہ چہ دا دسی اینڈ دہلیو سرہ دے۔

جناب سپیکر، دیرہ بنہ دہ۔ جی توفیق خان۔

جناب توفیق محمد خان، محترم سپیکر صاحب! دا دیرہ اہمہ خبرہ دہ او ستاسو پہ وساطت زہ ہیلتھ منسٹر صاحب تہ او سی اینڈ دہلیو منسٹر صاحب تہ خواست کوم خکہ چہ عبدالسبحان خان کوم سوال کرے وو د چہتونو د خٹخیدو متعلق نو مخکین چہ کوم بارانونہ شوی وو، نو پہ ہنے کتین زہ پخپلہ بیمار شوے ووم او د شپے تقریباً یولس نیے بجے چہ ہسپتال تہ اورسیدم نو تاسو یقین پہ خدانے اوکری چہ دومرہ او بہ پہ دے برنیو کتین روانے وے، بہر پہ آتی سی یو کتین، نو زہ دا وایم چہ حکومت خود دیر فریاد کوی چہ مونرہ سرہ پیسے نشتہ خوزہ منسٹر صاحب تہ دا سوال کوم چہ نور ہر خہ خو بہ وروستو کیری خو مہربانی اوکری، ژے راروان دے او د باران ورخے دی بیا د مریضانو خانے نہ وی چہ کوم طرف تہ کت یوسی۔ نو دومرہ بندوبست اوکری چہ د چہتونو انتظام اوشی چہ کم از کم دا او بہ خو نہ راحی او د او بو نہ خودا مریضان خلاص وی۔ دیرہ مہربانی او دا مے پورہ یقین دے چہ منسٹر صاحب بہ پہ دے باندے غور اوکری او د دے د پارہ بہ خہ داسے طریقہ اوکری، ہنگامی فنڈ، چہ کم از کم دے ہسپتال لہ خو اوشی چہ

ہفتہ چھتو نہ خونے نہ راغاخی۔

جناب سپیکر: جی نیک عمل خان۔

جناب نیک عمل خان: پوانٹ آف آرڈر، سر۔ پہ درگئی تحصیل کنیں تحصیل

ہید کو اریتر ہسپتال دے چہ ہفتے تہ ہسپتال ونیل ہم زما پہ خیال گناہ دہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسنج اوکڑہ کنہ۔ دہسپتالونو خبرہ روانہ دہ۔

جناب نیک عمل خان: کونسنج مے صاحبہ کرے دے او زما پہ خیال چہ دا مے

دریم مخلورم خل دے او یو کونسنج پکنیں نہ راخی۔ ما ورتہ ونیلی ہم دی۔

جناب سپیکر: نہ، نہ، اوس سپلیمنٹری کونسنج اوکڑہ۔ راغلے دے، وایہ۔

جناب نیک عمل خان: صاحبہ، زما سپلیمنٹری کونسنج دے۔ زمونہ د درگئی

ہید کو اریتر ہسپتال دے خو ہفتے تہ ہید کو اریتر ہسپتال وینا ہم گناہ دہ۔ زما

پہ خیال اوس ہم پکنیں دوہ بلاکونہ بند دی او غومرہ پرائیویٹ کمرے چہ

دی، ہفتہ تولے بندے دی۔ د ہفتے لیٹریٹونہ ہم تباہ و برباد دی۔ زما پہ خیال

ہسپتال ونیل ورتہ نہ دی پکار چہ سرے ورتہ ہسپتال اوواتی۔ د خدانے پہ

خاطر لہہ مہربانی دا اوکڑے شی او دغے ہسپتال تہ د لہہ فکر اوکڑے شی او کہ

نہ کیری نو چہ مونہ نے پخپلہ وراں کرو۔

جناب سپیکر: جی آئریبل منسٹر، پلیز۔ Divisional meeting تا راغوبنتے دے کہ نہ

راغوارے نے؟

وزیر صحت: سپیکر صاحب! یقیناً میں یہی کہہ رہا تھا کہ جب Divisional meetings ہو

رہی ہیں تو ان میں یہ اپنی مشکلات وہاں پر بتائیں تو ان کا انشاء اللہ نوٹس لیں گے۔

جناب نیک عمل خان: ہفتہ خو بہ جی دوی کلہ راغواری۔ خدانے خبر چہ

کلہ بہ نے راغواری خو پہ دے غمیزونو خو د فوری عمل اوکڑی۔

جناب سپیکر، نہ جی، دا بالکل د توقے خبرہ نہ دہ۔ دے تہ بہ Seriously، د دہ

And I give direction to their Secretaries، سیکرٹریٹ ہم بقول ناست دے،
that immediately, within no time, as soon as possible, they should
summon the divisional meetings and the MPAs should associate in

And that meeting او ہغوی بہ پکین خیلے بقولے خبرے اوکری۔
they should act upon that, failing which I will take action against the Secretaries
concerned persons. This is a directive.

(تالیاں)

جناب سید رحیم ایڈوکیٹ، زما دا ریکوسٹ دے۔ سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Aganist all the concerned, he may be any body, he
may be a DHO, he may be a Deputy Secretary, he may be Secretary,
he may be any body.

جناب سید رحیم ایڈوکیٹ، جناب سپیکر صاحب! زما دا تجویز دے پہ پوائنٹ
آف آرڈر باندے چہ دا میتنگونہ د سیشن پہ دوران کنس راوغبتے شی لکہ
خنکہ چہ مخکنس ایجوکیشن منسٹر صاحب د سیشن پہ دوران کنس
راوغبتے وونو دا بہ دیرہ زیاتہ بنہ وی جی او مونہ تہ بہ دیرہ آسانہ وی۔

جناب سپیکر، دا تاسو بیا غحہ وخت کینی او یو ہانم ورلہ مقرر کریں۔ غومرہ
ایم پی ایز چہ دی، زما خیال دے بقولو تہ دا پرابلم دے۔ یو غو کسان بیا تاسو
منسٹر صاحب سرہ ملاؤ شی او ہانم ورسرہ د خیل خیل ڈویژن پہ سطح
باندے کیدی نو ہغہ بہ لہ بہترہ وی۔

Honourable Ashiq Raza Swati, MPA, to please ask his

Question No. 283.

* 283 - جناب عاتق رضا سواتی، کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے واحد ٹی بی سینٹی ٹوریم میں پچاس بستروں پر مشتمل جنرل ہسپتال کی عمارت تیار ہو چکی ہے،

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عمارت کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال ہونے کے باعث فرش، دروازے، چھت، سیڑھیاں اور پلستر وغیرہ اکھڑ چکے ہیں،
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو،

(i) کیا حکومت متعلقہ محکمے اور ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،
(ii) حکومت مذکورہ ہسپتال کو عملہ کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب ثناء اللہ خان میاں خیل (وزیر صحت): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(i) اس ضمن میں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سے رجوع کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ ان کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

(ii) ہسپتال ہذا کیلئے سٹاف کی منظوری کیلئے ایس این ای حکومت کو بھیجی گئی تھی لیکن اس پر کچھ اعتراضات ہونے، اسلئے اسے واپس میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹی بی سینٹوریم بھیج دی ہے۔ جیسے ہی یہ ایس این ای موصول ہو جائے گی تو حکومت سٹاف کی منظور کیلئے پوری کوشش کرے گی۔

جناب عاتق رضا سواتی، مہربانی، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! د پیر محمد

خان صاحب پہ سوال باندے دیر زیات ضمنی سوالونہ او شو او مونہ پرے ہم

خبرہ اوکریہ نو زما خیال دے چہ زمونہ وزیر صاحب خو بنہ سرے دے او
 هغوی چہ مونہ سرہ کومے خبرے اوکریے جی، نو زہ نہ غوارم چہ پہ دے
 سوال د نورے دیرے زیاتے خبرے اوکریہ او د هافس پانم د ضائع کرہ۔ کہ
 ستاسو اجازت وی نو پہ دے خپل سوال باندے بہ یو ضمنی سوال اوکریہ۔ هغه
 دا دے چہ زمونہ RHCs او BHUs د دسترکت ہسپتال نہ دیر لرے غرنیزے
 علاقے کنب دی او زمونہ پہ علاقہ کنب زیات ترد مار چیچلی اولیونی سپی د
 خورلو واقعات دیر زیات کیری او دوی دا ویکسین صرف پہ دسترکت ہیہ
 کوارتر ہسپتال کنب اینے وی نو زہ ستاسو پہ وساطت سرہ دوی تہ دا
 خواست کومہ چہ ہر BHU او RHC کنب د ویکسینو انتظام اوکریے شی۔
 چہ کوم خانے کنب فریج نشته نو د فریج انتظام د اوکری خکہ چہ زمونہ خلقو
 تہ دیر تکلیف وی۔ چہ مار تے اوچیچی او سمدستی نے علاج اونشی نو هغه
 سرے مری جی۔ دا دانسانی ہمدردی خبرہ دہ۔

جناب سیکر، آنریبل منسٹر، پلیز۔ دا Suggestion دوی ورکریے دے، دیر
 مزیدار او بنہ دے۔

وزیر صحت، جناب سیکر! میں جناب ممبر صاحب کے ضمنی سوال کے بارے میں یہ عرض
 کرونگا کہ یہ جو ویکسین ہوتی ہے، یہ بڑی Sensitive ہے اور Rural areas میں لوڈ
 شیڈنگ کی وجہ سے بجلی بہت کم عرصے کیلئے ہوتی ہے اور وہاں پھر فریج کیساتھ جنریٹرز
 کا بندوبست کرنا پڑیگا، تو میرے خیال میں اس کا جو Time space ہوتا ہے اور ڈی اتچ او
 آفس سے یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے وہاں تک پہنچانے میں کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا کہ
 اس کی Immediate ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں اتنا Time space ہے کہ اس کو وہاں
 تک لے جایا جائے کیونکہ اگر وہاں پر اس کو سٹور کیا جائے تو میرے خیال میں کیونکہ یہ

بڑی Sensitive ویکسین ہے تو پھر اس کا کوئی اثر نہیں رہے گا۔ تو بجائے اس کے کہ اس کا کوئی فائدہ ہو، اس کے نقصانات زیادہ ہونگے۔

جناب عاتق رضا سواتی، پہ ہر یو BHU کسین او RHC کسین بجلی شتہ دے او ستاسو پہ وساطت سرہ دوی تہ دا ونیل غوارمہ چہ د دو بجو نہ پس د ہی ایچ او آفس بند وی او د شپے مونر تہ ویکسین بالکل دستیاب نہ وی۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال پہ دے سلسلہ کسین دا دے چہ پہ دیہاتو کسین چہ کوم BHUs دی او چہ پہ کومو خایونو کسین بجلی نشتہ نو د ہغے د پارہ دوی سرہ یو قسم فریجونہ دی چہ ہغے تہ دیوہ بلوی او ہغہ اوورہ جو روی او ہغہ یخ وی، خو دوی تہ بہ صحیح پتہ نہ وی۔ شتہ، زمونر پہ دیہاتو کسین ہم شتہ۔ دوی د داسے اوکری چہ پہ کومو خایونو کسین د بجلی د لوڈ شیڈنگ خطرہ وی ہلتہ د ہغہ فریجونہ ورکری۔ د دوی خبرہ صحیح خکہ دہ د لیونی سپی، دا خو تھیک دہ، دا خو کہ لس آتہ ورخے لیت ویکسین اوکری نو ہم خیر دے، خو د مار چیچلے، ہغے کسین بیا دومرہ وخت نہ وی او ہغے تہ Anti Vanum vaccine وائی غالباً، ہغہ ورتہ پہ موقع باندے زر تر زرہ کول پکار وی، نو د ہغے انتظام د ورسرہ اوکری او ورسرہ د ہغہ فریجونہ ورکری چہ کوم پہ دیوہ باندے چلیری۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! پہ دے ضمن کسین زہ یو داسے خبرہ ستاسو پہ نوٹس کسین راولم چہ د سرہ پہ ہسپتال کسین ویکسین نشتہ۔ کوم ویکسین چہ دی، یو مریض مونر اوپے وو او ما ورتہ ونیل چہ دا لیونی سپی چیچلے دے او راوستے مو دے۔ ہغے باکتر زہ بیل کرم او ما تہ تے او ونیل چہ دا ہسپتال کسین چہ کوم ویکسین دی دا خو ایکسپائر دی۔ تہ بہ

میڈیکوزنہ، ہلتہ ستن کیری او پہ سارھے سات ہزار روپی دہ کہ پہ خوزرہ روپی دہ یو ستن، جناب سپیکر صاحب، د لیونی سپی یو ستن نے راتہ او بنودلہ او بل نے راتہ دا ہم او وئیل چہ دا سپی تاسو اوتری کہ جور وو۔ ہسے خبرے کوم نو آیا دا وزیر صاحب بہ دا یقینی کری چہ ہسپتال کنس کوم ویکسین دی، دا بہ ایکسپانر نہ وی؟ او کہ ایکسپانر وی نو ولے ہسپتال کنس ایکسپانر د شے پروت وی؟

حاجی بہادر خان، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر باندے دا خبرہ کوم۔ عبدالرحمان خان چہ کومہ خبرہ اوکرہ نو ددے زہ ہم گواہ یمہ چہ زما پہ خیال پنخلسمہ، شلمہ ورخ دہ چہ مردان ہی ایچ او آفس تہ ما ٹیلیفون اوکرو چہ تاسو سرہ ویکسین شتہ؟ یو ماشومہ سپی خورلے وہ، نو ہغوی او وئیل چہ او مونر سرہ شتہ۔ چہ لارو نو مونر تہ نے ہم دغہ خبرہ اوکرہ او بیا مونر د اکرام د دکان نہ پہ سارھے چار ہزار روپی انجکشن واغستو او ورثہ مو اوکرو۔ ہفہ بتول ویکسین، کوم چہ اوس ہم راحی نو ہفہ ایکسپانر دی۔

جناب توفیق محمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر صاحب! لکہ ٹخنکہ چہ عبدالرحمان خان او بہادر خان خبرہ اوکرہ، دا دیرہ اہمہ خبرہ دہ او بیا خاصکر پہ دیہاتو کنس۔ منسٹر صاحب لہ پکار دی چہ اول خو دا معلومات اوکری لکہ ٹخنکہ چہ دوی او وئیل پہ ہسپتالونو کنس، پہ لویو ہسپتالونو کنس دا ویکسین شتہ او کہ نشتہ؟ دا دیرہ اہمہ خبرہ دہ۔ کہ نہ وی نو ہغے لہ پکار دی چہ انتظام اوشی۔ بیا د ہغے لونے ہسپتالونو نہ زمونر د ورو، پہ کلو کنس چہ کوم ہسپتالونہ دی، ہغے تہ د ویکسین اولیری خکہ چہ پہ دیہاتو کنس پہ دیرش، خلوینت میلہ کنس، ہغے خلقو تہ دا دیرہ لویہ مسئلہ دہ چہ

اول خو هغوی ته دا پتہ نہ وی چہ دا لیونے سپے دے او کہ نہ دے؟ باقی دوی د بجلی خبرہ اوکرہ نو دوی سرہ فریجونہ شتہ او پہ ہغے کنہ دومرہ واورہ وی او چہ پہ واورہ کنہ نے کیردی نو شب و روزدوہ ہغہ ویکسین نہ خبرابیری او کہ پہ کولر کنہ نے کیردی نو ہم نہ خرابیری۔ د ہغے انتظام کیدے شی، دا غہ دومرہ — دا دیرہ اہمہ خبرہ دہ چہ زمونہ ماشومان بجی اکثر د دے نہ ضائع کیری، نو چہ خمورہ زرکیدے شی، گورنمنٹ د د دے انتظام اوکری۔ دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر، جی آریبل منسٹر، پیڑ۔

وزیر صحت، جہاتک Expired ادویات کا تعلق ہے کہ ہسپتال میں Expired دوائیاں موجود ہیں اور ان کو لگائی جا رہی ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس قسم کا کوئی واقعہ رونما ہوا ہے یا موجود ہو تو اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی اور ان کی پرچیز یا اس سلسلے میں جو بھی ملوث پایا گیا تو اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہسپتال میں Expired دوائیاں اسکرین پر رکھی ہوں اور مریض جائیں اور ان کو لگائیں۔

حاجی عبدالرحمان خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! عجیبہ خبرہ دا دہ چہ مونہ دوہ ایم پی اے کان، زہ او بہادر خان وایو، بہادر خان د موقعے گواہ دے۔ زما خبرہ خو خیر دے، د ہغے پنخلس ورخے اوشوے، زما دیر وخت اوشو، د پنخلسو ورخو دغہ شتہ، خو وزیر صاحب لہ پکار دی چہ مونہ تہ دا نہ وائی، دوی د دا تپوس اوکری چہ مونہ کومہ خبرہ کرے دہ، دا تھیک دہ او کہ غلطہ دہ؟ کہ تھیک وہ، ہغہ کوم دارو چہ پراتہ دی، اوگوری نے کہ Expired وو نو سزا ورکری او کہ Expired نہ وو نو ہیخ خبرہ نشتہ۔ ولے

مونڙ ته د دروغو څه حاجت دے چه مونږ دروغ او وایو او غلطه خبره
 مونږه ولے کوفو؟ سپیکر صاحب! زه خو په دے خفه شومه چه یو غریب
 سرے به سارھے سات هزار روپئ یا سارھے چار هزار روپئ د ویکسینو، او
 بل ظلم دا دے چه غریب سړی له ئے وهی نو هغه به په دے مطمئن وی چه زما
 بچی یا زما ورور به بچ شی، ما ورته ویکسین اوکړو او ویکسین به
 درحقیقت Expired وی۔

جناب سپیکر، دا یو عرض تاسو د ایم پی اے صاحبانو په خدمت کښ زه اوکړم
 چه تاسو خپل پریویلیج ایکٹ اوگورئ، هلته داسے شے پروت دے که هغه زهر
 دی او که فلانے او دینگرے، دا ستاسو دیوتی ده As MPA چه تاسو لارشی او
 پخپله هسپتالونو کښ، په تهانرو کښ، په جیلونو کښ او په هر خانے
 اوگورئ۔ دا ستاسو دیوتی ده۔ دا ستاسو پریویلیج دے او تاسو څوک هم نه شی
 Stop کولے۔ چه تاسو هغه زهر اووینئ، هغه اونیسئ او دغه ئے کړئ۔ تاسو
 تپوس اوکړئ چه ولے مو دا Expired دوائی ایخښی ده؟ نو چه چا پرے ایکشن
 وانه غستو نو بیا به کتے شی۔ بی بی!

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! عبدالرحمان خان یوه ډیره افسوس
 ناکه شان خبره اوکړه چه دوی د تحقیق اوکړی که دا تهپیک وی اوکه دا غلط
 وی۔ زما خیال دا دے چه ایم پی اے په فلور آف دی هاقس کومه خبره کوی،
 هغه به ټول عمر تهپیک وی او هغه به چرته غلط خبره او غلط سوال نه
 راوړی۔ خو ستاسو په وساطت وزیر صاحب ته وایم چه د دے خپلو ممبرانو
 سره کینی او دوی ته د دا اووائی بلکه دا دیوتی د ورته حواله کړی چه هر
 خانے کښ چه کوم هسپتال دے، تاسو ورشی او د هغه هسپتال Inspection

اوکری۔ پاکٹر خو خپله غلا پخپله نه بنانی چه اوواتی ما سره Expired دارو دی یا د دا خبره اوکری چه د داروگانو سلسله ختمه ده۔ خلق به راخی او په خپله طریقه به دارو اخلی او هغه به اوپری او هغه به ستن وهی۔ دا هم یوه طریقه ده خو که دا تاسو ورکړی چه په هسپتال کښ دارو شته او دارو Expired وی نو هغه د فاندے په خانے به نقصان کوی او بل داسے مرضونه کوم چه لکه مارخورلے وی خو مړ به شی په هغه ساعت۔ هغه پیر محمد خان چه کوم وائی، دا خبره ما پیر محمد خان ته په اشاره کښ هم اوکړه۔ هغه چه د لیونی سپی خبره کوی چه په هغه کښ به اته، لس ورخے پکار وی، اته، لس ورخے پکښ نشته۔ په اته غلویښت گهنټے کښ به دننه دننه د لیونی سپی چیچلی له ستن وهی۔ دے کښ دا یو عجیبه شان کار دے چه که لیونی سپی چیچلے سرے دے نو دے خو روغ رمت وی خو د دے دا Incubation Period ډیر زیات اوږد دے او چه څه موده تیره شی نو په هغه سړی کښ د لیونتوب اثرات پیدا شی۔ د دے وجه نه خصوصاً د بچو د پاره دا خبره یقینی کول پکار دی چه په هسپتالونو کښ د ویکسین موجود وی او که ویکسین موجود وی نو دا یقینی کول پکار دی چه هغه Expired نه وی۔ ستاسو په وساطت دا زه دوی ته او تاسو ته هم وایم چه تاسو دے خپل ایم پی اے گانو ته او وایئ چه لکه څنگه تاسو پخپله اووے چه د هسپتالونو د دوی دورے مقرر کړی او په هسپتالونو د یو چیک ساتی ځکه چه چیک مونږ نه ساتو نو څوک به نه کوی؟ مونږ د دے د پاره یو چه چیک د اوساتو۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! بی بی خبره اوکړه۔ په دے Expiry کښ هم لږ فرق دے۔ یو Expiry هغه ده چه Date نه Expire شوی وی او د

ہفتے پہ وجہ Expire وی او کارنہ کوی خو دویمہ Expiry د دے ہفتہ پیدا شی
 چہ دوی د ہفتے د واورے احتیاط او نہ کری او د ہفتے پہ وجہ ہفتہ Expire
 شی یا خراب شی او بیا کارنہ کوی۔ عبدالرحمان خان خبرہ اوکرہ نو د دے نہ
 غت ثبوت بل نشتہ خو زہ بہ نے غت ثبوت بل پیش کرم۔ جناب سپیکر
 صاحب! زما خپل د خوریے خونے ہم سپی چیچلے وو او ہفتہ لہ نے د سیدو
 ہسپتال نہ ویکسین اورپی وو۔ ہفتہ باقاعدہ ویکسین کری وو خو د ہفتے نہ
 پس ہفتہ ماشوم تہ دغہ او شو او ہفتہ چہ غومرہ پہ درد او پہ تکلیف باندے مہ
 دے، غومرہ چہ ہفتہ فریاد کور، ہفتہ د لیدو قابل نہ وو۔ ہفتہ بہ نور و خلتو
 تہ و نیل چہ زما نہ خان ساتی، دیر او بنیار وروکے وو۔ و نیل بہ نے چہ زما
 خوا لہ را نہ شی چہ تاسو لیونی نہ شی۔ داسے درد ناکے درد ناکے خبرے، د
 دے نہ غت ثبوت بل غہ کیدے شی۔ زما د خوریے خونے د دے د لاسہ مہ دے،
 جناب سپیکر صاحب، د Expired دوائی د لاسہ۔

جناب قیوموس خان، جناب سپیکر! د عبدالرحمان خان خبرہ بالکل حقیقت دے۔
 زما پہ حلقہ کسین، زما پہ خیال باندے پہ دے دوہ کالہ کسین تقریباً پنخلس کسان
 پہ دے طریقہ باندے مہ دی، سرہ د دے نہ چہ ہغوی باقاعدہ دا کورس پورا
 کرے وو او د کورس د پورا کیدو باوجود ہفتہ کسان مہ شوی دی۔
 جناب سپیکر، غفور خان جدون۔

جناب غفور خان جدون، جناب سپیکر صاحب! د دے خبرے سرہ متفق یم او زما
 دا رونرہ تھیک واتی خو زہ یو بل عرض کومہ۔ کال یو نیم یا دوہ کالہ او شو
 چہ پہ دے صوبہ سرحد کسین، بلکہ پہ دے ورخو کسین خاصکر خاربش دیر زیات
 شروع شوے دے او دا د افغان مہاجرین پہ کیمپونو کسین راغلے دے۔ دا

Sandfly يو ماشے دے چہ کوم انسان په پوزه يا په مخ اوچيچي نو په هغه باندے يو کال او دوه مياشتے لږي۔ د دے چہ کومے دوايانے دی، هغه په پاکستان کښ نه ملاويزي، د بهر نه راځي۔ Anti mony compound ورته وائي او هغه په درے روپي باندے Totally انجکشن دے او په پاکستان کښ هغه په دو سو، ډيره سو او يا په ايک سو ساټه روپي باندے خرڅيږي۔ په پاکستان کښ نشته دے۔ دا د ايران وغيره نه په سمگلنگه راځي۔ عرض دا دے چہ دے مريض ته دا انجکشن اولگي نو تقريباً په دوه مياشتو کښ روغ شي۔ خاص کر په دے پيټور کښ او په کوهات کښ، په دے ښار کښ دننه، په صوابي کښ يا چہ په کوم خانے د افغان مهاجرين کيمپونه دی، نو دا بيماري هلته لگيدلے ده او دا ډيره زياته ده۔ د دے د پاره خصوصي دا ريكوسټ دے چہ فوري طور باندے په يتوله صوبه کښ چہ کوم خانے افغان مهاجرين دی او دهغوی سره چار چاپيره چہ کوم ديهات دی، هلته د سپرے اوشي او که سپرے او نه شوه نو دا يتوله صوبه به په دے بيماري کښ مبتلا شي بلکه مبتلا شوی دی۔ هسپتالونو ته مريضان ډير زيات راروان دی او د هغه Medicens available په دے ملک کښ نه دی۔ نو عرض دا دے چہ سيکرټري هيلته، ډي جي او منسټر صاحب د کيني او فوري طور باندے د دے حل را اوباسي۔ دا د غريب سړي د وس نه بهر خبره ده۔ دوي ورته سال دانه وائي او په پاکستان کښ ورته لاهور سور وائي۔ څوک ورته Daily boil وائي او څوک ورته قندهار سور وائي۔ دا د هغه بيماري نومونه دی۔ نوزه دا عرض کومه چہ د ويکسينو باره کښ چہ کومه خبره ده، دا هم ټيک ده، Expired دوايانے خو په ټول، مونږه ټول هسپتالونه چيک کړي دی، مونږ سره ميډيسن، هغه باندے کال کال، دوه دوه

کالہ Expire date لیک وی او د ہنے باوجود نے خلقو لہ ورکوی او خلق د جو ریڈو نہ علاوہ خرابییری بلکہ ورخ پہ ورخ بیمارییری۔ دا سے ہم یو ریکوسٹ اوکرو چہ پہ دے د منسٹر صاحب فوری طور باندے یو میتنگ را او غواری او د دے بیماری دا مچہر چہ کوم راغلی دے Sandfly د دے تدارک د اوشی۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر صحت، سب سے پہلے تو یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے خدا نخواستہ ایسی کوئی بات نہیں کی کہ عبدالرحمان خان صاحب نے جو بات کی ہے، اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہے۔ میں نے جو عرض کیا ہے، وہ یہ کہ اگر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے یا اس قسم کی کوئی بات ہے تو اس کیلئے سخت سے سخت ایکشن لیا جائیگا اور اس قسم کی بات جو ہے، خاصکر سرکاری ہسپتالوں میں بلکہ یہ میڈیسن کے سلسلے میں، چاہے وہ پرائیویٹ دکان پر بھی ہو، اس کو بھی سزا ملتی ہے۔ تو اس کیلئے جناب نے جیسا کہا ہے کہ وہ خود اس حیثیت میں ہیں کہ اگر کہیں پر اس قسم کا واقعہ ہے تو اس کو خود رپورٹ کریں اور اس پر Immediate action لیا جائے گا۔ جہاں تک عفو خان صاحب نے جو بات کی ہے وہ میرے خیال میں کوئی بڑا تحقیقاتی ادارہ 'Sandfly' کوئی پمچر جس کی بات وہ کر رہے ہیں تو اس کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈاکٹری باتیں جو ہیں مجھے تو سمجھ نہیں آتی۔ (قہقہے)

انہوں نے شاید ڈاکٹری کر لی ہو۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو اس کیلئے Immediate Servey کرواتے ہیں اور یقیناً اس کا دوا کریں گے۔

Mr. Speaker: Honourable Malik Sarang Zeb Khan, MPA, to please

ask his Question No. 303.

* 303 _ جناب سرنگزب خان، کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہو تو کیا حکومت کوہستان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر
ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،

(ج) آیا یہ بھی درست ہے ضلع کوہستان میں لیڈی ڈاکٹرز کی خالی آسامیاں موجود ہیں،

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہستان کے کسی بھی ہسپتال میں ٹیسٹ لیبارٹری
موجود نہیں ہے؛

(ہ) اگر (ج) و (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ آسامیاں پُر کرنے اور
ٹیسٹ لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب منشاء اللہ خان میاں خلیل (وزیر صحت)، (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی تعمیر کیلئے داسو کے مقام پر زمین خریدی
گئی ہے۔ منظوری کے تمام مراحل مکمل ہو گئے ہیں۔ زمین کی ہمواری پر کافی حد تک کام
ہو چکا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) محکمہ صحت نے حتیٰ الوسع کوشش کر کے آسامیاں پُر کرنے کے احکامات جاری کئے مگر
اکثر عملے نے اپنے اثر و رسوخ استعمال کر کے آرڈر تبدیل کرا دیئے ہیں۔ تاہم محکمہ صحت
اپنی کوشش میں مستحکم رہے گا۔

جناب سرنگزب خان، جناب سپیکر صاحب! د 1985 نہ د 1998 پورے دا تقریباً

آتہ نہہ لس کالہ اوشو، 1985 کنیں د دے د پارہ زمکہ اغستے شوے ده او د هفے

نہ وروستو، ہغہ وخت کنیں لہر غوندے کار د زمکے د ہوارنی د پارہ نے کرے دے۔ دا تقریباً دولس کالہ اوشو، دا داسے ہسپتال دے چہ د کلکت نہ داسو تہ تقریباً 250 کلومیٹر فاصلہ دہ، د ایبٹ آباد نہ 150 کلومیٹر فاصلہ دہ۔ دا یوہ اہمہ علاقہ دہ او دے باندے دوہ دسترکتس دی۔ د داسو پہ مقام باندے نے د منظور کرے وو۔ دا کار اوسہ پورے ولے نہ دے شوے؟ دولس کالو کنیں دنیا د یو حد نہ تر بلہ حدہ پورے خی او دا ولے نہ کیری؟

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر صحت: جناب سپیکر! یقیناً اس وقت کوہستان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود نہیں ہے لیکن میں آنریبل ممبر صاحب کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت اس کو جلد از جلد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کیلئے جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ زمین بھی حاصل کر لی گئی ہے اور اس کو ہموار بھی کر لیا گیا ہے، اس کی منظوری کے تمام مراحل مکمل ہو چکے ہیں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر انشاء اللہ جلد سے جلد کام شروع کر دیا جائیگا۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we will re-assemble after half an hour. Thank you.

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔)

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی)، پواننت آف آرڈر۔ مسٹر سپیکر سر! ما دا عرض کولو چہ مونہہ پرون فیصلہ اوکرہ چہ اتہارہ، انیس باندے بہ مونہہ چھتی کوف۔ او پہ آرتیکل 54 کنیں دا دی چہ مونہہ د دوو ورخو نہ زیاتہ چھتی نہ شو کولے، نو پہ دے لہر کنیں زہ تاسو تہ دا خواست کومہ چہ پہ

ايتهاره تاريخ باندے د مسلم ليگ د ورونرو Meeting دے۔ نن تقريباً زيات خلق تلى دى۔ انيس باندے زمونڙه فنڪشن دے او هغه هم ڊير ضرورى دے نو زما به دا Request وى چه مونڙه به په دے Saturday باندے سيشن راوغوارو نو زمونڙه دا خلور وانڙه ورخے به هم Complete شى او دا ديرش چه كوم دى، هغه به هم Complete شى۔ دا زما خواست دے چه دے Saturday باندے اسمبلى راوغوارى جى۔

جناب سپيڪر: سيڪريٽريٽ والا جى، بيا د بيس تاريخ ايجنڊه تاسو مه Issu ڪوى۔ Thank you.

جناب افتخار الدين: سپيڪر صاحب! ڊيره مهربانى۔ زه ستاسو توجهه يو عام مسئلے طرف ته راگرخول غوارم خو سپيڪر صاحب، زه په دے نه پوهيڙم چه جواب به ئے غوڪ راڪوى؟

جناب سپيڪر: د سرڪار د طرف نه هر يو منسٽر پابند دے چه جواب ورڪرى۔ جواب به درڪوى جى۔

جناب افتخار الدين: سپيڪر صاحب! زمونڙه په لاچى ڪنڀن يوه ڊيره اهم مسئله را اوچته شوه ده۔ مخڪنې مارشل لاء دور ڪنڀن چه غومره تجاوزات شوى وو په لاچى بازار ڪنڀن، نو هغه تجاوزات نيشنل هانى وے والا ختم ڪرى وو۔ په خپل خپل حد باندے ئے دڪاندارانو ته وئيل چه دا ستاسو خپل حد دے بيا په 1993 ڪنڀن په هغه سلسله ڪنڀن چه غه وخت دانڊس هانى وے روڊ راتلو نو مونڙه دا ڊيمانڊ اوڪرو چه لاچى نه د باني پاس جوڙشى۔ مونڙه ته هغه وخت ڪنڀن دا يقين دهانى راڪرے شوه چه تاسو ته به باني پاس خا مخا جوڙيڙى۔ د هغه نه پس تقريباً دوه درے مياشتے مخڪنې په ڪوھات ڪنڀن د دے متعلق

بريفنگ ۽ وو نو بيا هم مونڙ ته دا تسلي ملاو شو ۽ ڇه ستاسو دڪانداران به نه
Disturb ڪوڦ او باني پاس به ڀه ڇه بله ذريعه جو روو، ول ڇه دا ڀير اهم دے
او ضروري هم دے۔ خو جناب سپيڪر صاحب۔۔۔۔

جناب سپيڪر، ڀه هغه باندے تاسو ڇه Adjournment motion داخل ڪرے دے؟

جناب افتخار الدين، جي، ما يو توجه دلاق نوٽس راوستے دے۔

جناب سپيڪر، ستاسو توجه دلاق نوٽس دے؟

جناب افتخار الدين، جي ٻاں۔

جناب سپيڪر، داسے ڪار به اوڪرو ڇه د هفتے ڀه ورخ باندے به نے انشاء الله
واخلو۔

جناب افتخار الدين، يو منت جي عرض ڪوم۔ چونڪه ڀه دے ڪنن دڪاندارونو ته
اوس پينڻخه ورڻے نوٽس ملاو شوے دے، ستاسو ڀيره مهرباني ڇه د سٽيچر
ڀه ورخ هغه شتے تاسو راوئي خود هغه د ڀاره زه جناب منسٽر صاحب ته دا
خواست ڪومه ڇه هغه وخت پورے ڇه هغه دڪانداران او دا انٽيس هاني وے
والا ناست نه وي نو ڇه قسم ته مشينري د نه آستوي، ول ڇه دے نه امن و
امان خطرہ ده جي۔

وزير آبپاشي و آبپوشي، ممبر صاحب ته دا عرض ڪوم ڇه دا سيشن ختم شي نو
ما سره د راشي ڇه ڪوم ڀييار ٽمنٽ نوٽس ورڪرے وي نو هغوي ته به او وايو
ڇه 'Till the decision of that Call Attention Notice' and د هغه پس به
ريفر ڪوڦ انشاء الله۔

جناب پير محمد خان، پوائنٽ آف آرڊر۔ جناب سپيڪر صاحب!

جناب سپيڪر، دا يوے خبرے ته لن پام اوڪري، د جان محمد خان کلي ته به د

جنازے د پارہ ہم تیک وی او ستاسو نور سوالونہ ہم پاتی دی۔ اوس ہم ستاسو
د دیرو ممبرانو سوالونہ پاتے شو او بیا ما تہ ہلتہ راغلل یعنی خفگان نے
ظاہرولو نو لہ غوندے۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! مختصر غوندے خبرہ کومہ۔ دا
چھتی ما تہ ملاؤ شوے دہ، 'Most immediately' نے پرے برہ لیکلی دی۔
چھتی سرکاری دہ

"To all the Administrative Secretaries to the Government of NWFP
Maintenance and Repair Works through PC 1 & 10 C" دا دے دے۔ یہ دے کتب
جناب سپیکر صاحب، دوی لیکلی دی، شارٹ کومہ، پورہ تفصیل لوستل
غواہی، دوی وائی چہ د یو لاکھ روپو یا د یو لاکھ روپو نہ زیات
Maintenance کار وی نو دا پی ایند ہی تہ بہ راخی او د پی ایند ہی نہ بہ
منظوری اخلی، نو ہلہ بہ دغہ کار کیری حالانکہ قانون دا دے، افتخار مہمند
خونشتہ، ہغہ د فنانس منسٹر پاتے شوے دے، چہ د ہر Building چہ کوم
سرکاری تعمیر او یا سخہ بل کار چہ کیری نو دس پرسنت د ہغہ د ہغہ Repair د
پارہ پہ ہغے کتب ہر کال ایند دے کیری خکہ چہ دا بیا خراب نہ شی۔ دا
Building کہ خراب شی نو بیا نے محکمہ ذمہ وارہ دہ۔ اوس کہ د یو لاکھ روپو
اختیار ہم پی ایند ہی واخلی د محکمونو نہ، د ہیلٹہ نہ واخلی، د
ایجوکیشن نہ واخلی، د سی ایند دہلیو نہ واخلی، ایریگیشن نہ واخلی، دا
تول نے ذکر کری دی، پبلک ہیلٹہ دا بتول بہ وی، چہ دا بتول بہ پی سی ون
جو روی او ہغہ بہ پی ایند ہی تہ خی او بیا بہ منظوری ورکوی نو ہلہ بہ
مونرہ Repair لہ پیسے ورکوو۔ اوس دا ولے کوی جناب سپیکر صاحب؟ پہ

دے کئیں بنیادی حال تاسو ته او وایمه۔ حال دا دے جناب سپیکر صاحب، چه دویٰ په دے باندے کمیشن اخلی۔ د پی ایند پی نه چه غومره د Fund releases دا مستلے دی، په دے ټولو کئیں د پیرو کالونو راسے کمیشن راروان دے۔ اوس د یو لاکھ روپو اختیار هم که دویٰ واخستونو دلته کئیں مقامی طور په هسپتالونو کئیں، په سکولونو کئیں چه څه مسائل دی، هغه خو به په ځانے پاتے شی۔ د ټهیکیدارانو، دے کئیں یو ځانے کئیں پکئیں وائی چه Liabilities به هم مونږ نه ورکوو۔ دلته کئیں سحر مونږ پسه ټهیکیداران راغلی وو، روزانه راپسے راخی، د هغوی هغه Liabilities هم پاتے دی د سی ایند ډبلیو په ذمه باندے، خلقو د لکھونو روپو، چه مونږ پسه روزانه راخی او د څلورو ورخونه خو دلته دیره دی، هر ټال ئه هم کرے دے، د هغوی هغه پیسه هم نه ورکوی۔ د فنانس او پی ایند پی دا دغه دے، اوس د یو لکھ روپو د Repair هغه اختیار هم اخلی۔ دلته پکئیں یوه خبره بله هم ده جناب سپیکر صاحب، ستاسو او د دویٰ په نوټس کئیں نه راولم چه مثلاً په ټرانسفر باندے خو کیبنټ Ban اولکوو، اوس دا Ban به څوک ماتوی؟ چیف منسټر به نه ماتوی۔ داسے په دے یو لکھ روپو به چیف منسټر له تلل غواری، په کلاس فور باندے Relaxation چیف منسټر کوی، مطلب دا دے چه دا شنه ټول Centralization طرف ته روان دے۔ زما مطلب دا دے چه د یو لاکھ روپو هغه، پکار خو دا ده چه مونږ وایو چه دا Power تاسو Localize کړئ او دویٰ نه Centralization کوی۔ نو چه غومره فنډ د کومے محکمے دی، هغه د ورکوی۔ هغه که د Repair دی او که د سی ایند ډبلیو د ټهیکیدارانو څه بقایاجات وی، XEN ته د اولپری چه هغه د خلقو پیسه ورکړی۔ مونږ ته

روزانہ تھیکیداران ناست وی۔

جناب سپیکر، جی، جی۔

وزیر آبپاشی و آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! دا پیر محمد خان خوزما خیال

دے، دیر زیات پوہہ سرے دے او ہرہ خبرہ باندے دیر بنہ پوہہ دے۔ M & R Funds چہ دی، ہمیشہ د خور و غبنکو فنڈ دے، دے تہ عامہ ژبہ کئیں خلق واتی۔ دا پیسے ہمیشہ لگی او ختمے شی او پتہ ئے ہم نہ لگی۔ نو پہ دے وجہ د دے حکومت دا کوشش دے چہ دے کرپشن باندے کنٹرول اوکری۔ دوی دا خبرہ اوکریہ چہ پی ایند دی کئیں غوک رشوت اخلی؟ زہ دوی تہ پہ دے فلور آف دی ہاؤس باندے دا Commitment کوم چہ پی ایند دی کئیں ہیخ داسے دغہ نشہ چہ پہ رشوت باندے بہ غوک د دوی بل پاس کوی۔ صرف د حکومت کوشش دا دے چہ مونر دوی لہ Tight کرو۔ دا خبرہ چہ دا زمونر کنسٹرکشن والا محکے دی، د ہغوی دومرہ زیاتہ بدنامی او شوہ چہ ہر غوک واتی چہ دا رشوت خوارہ دی۔ مونر کمیٹی ہم جو رہ کرے دہ، ہغہ کمیٹی کئیں دا شنہ بہ ہم واخلو چہ مونرہ ٹنگہ دا حل کولے شو چہ د دوی دا خبرہ ختمہ شی؟ بلہ خبرہ دوی دا اوکریہ چہ دا تاسو تول Centralize کرل او کلاس فور بہ ہم Relaxation لہ خی۔ Relaxation لہ کلاس فور نہ خی۔ د کلاس فور پہ بارہ کئیں د منسٹر سرہ Relaxation power دے او بل دا چہ مونر د Relaxation ہغہ Cases چہ کوم کئیں د یو سری پہ قابلیت باندے شک وی او ہغہ کار نہ شی کولے۔ کہ ہغہ لوئے افسر وی نو ہغہ مونر چیف منسٹر تہ لیرو Relaxation د پارہ، Otherwise ہیخ شہ ہم د Relaxation د پارہ نہ دی استولے شوے۔ دا Ban دے او Ban چہ دے، ہغہ مارچ پورے دے۔ د Ban نہ پس ہر یو

دیپارٹمنٹ او ہر یو منسٹر ته اجازت دے چه هغه خپل دیپارٹمنٹ کښ پخپله کار اوکړی۔

جناب پیر محمد خان؛ جناب سپیکر صاحب! بیا د دے د پاره آسان حل دا دے چه د Repair پیسے دی، دوی د دغه نه ختمے کړی خکه چه د Repair پیسے پرته دی۔ دے وائی چه په دے کښ کمیشن نه خورلے کیرې نوزه به نه ثابت کوم جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر؛ پیر محمد خان! داسے کار اوکړه چه هغه وخت تاسو بشیر خان له ورشی او Concerned خلق چه کوم وی هغوی سره هم ملاو شی۔

جناب پیر محمد خان؛ نه، دا هغیز غیر قانونی دے۔ جناب سپیکر! دا غیر قانونی دے۔

جناب سپیکر؛ بالکل تهیک ده۔ اتفاق مے دے درسره۔

جناب پیر محمد خان؛ د پی ایند دی د Repair د پیسو سره کوم حق دے؟ او هغوی صرف د بخت د جوړولو سره او د اے دی پی سره کار دے۔
جناب سپیکر؛ اتفاق مو دے ورسره۔ تاسو لارشی او دوی ته پوائنٹ آوټ کړی او Convince نه کړی۔ نو دے به بیا Re-open کړی چه هغه Possible کیدے شی نو دغه به پکښ اوکړی۔

جناب پیر محمد خان؛ دا کار خو صحیح نه دے۔ سپیکر صاحب! دا خو د یو لاکه روپو خبره ده۔ دا خو Localize اختیار اتو کښ دے۔

جناب نجم الدین؛ پوائنٹ آف آرډر۔ سر! زما یو درخواست دے۔ منسٹر صاحب هم دلته کښ ناست دے۔ دا دریمه یا غلورمه ورخ ده او تقریباً شیر، اته سوه کسان تهیکیداران راوتی دی، زمونږ کمرے نه نیولی دی او په کمروں

کنس ناست دی۔ د هغوی غریبانو یوه مسئله ده او په دے وجه هغوی دے
 بتولوايم پی ایز له تلی دی۔ دوی به تاسو سره په دے باندے خبرے کوی۔ د
 هغوی مسئله دا ده چه په تیر کال کنس هغوی سکولونه جوړ کړی دی، په
 روډونو کنس نے کار کړے دے او د هغه پیسے تر اوسه پورے، Liabilities نے
 پاتے دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، نجم الدین خان! په دے باندے خبرے هم شوی دی او پیر محمد
 خان چیکونه دلته په هافس کنس بنودلی وو او په دے بڼه کافی ډسکشن شوے
 دے۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین، هغه نه وایو، سر، دا مسئله جدا ده۔ کار نے کړے دے، ایم بی
 ته ختلے دی او پیسے نے قرض دی۔ یو نیم کال اوشو چه هغوی پیسے
 مزدوران گرخي۔ هغوی راغلی دی او دلته کنس په ایم پی اے گانو پورے
 نخښتی دی۔ دلته کنس به دا ایم پی اے گان خبرے اوکړی۔ هر یو ایم پی اے ته
 لس لس تهیکیداران د خپلے حلقے ناست دی چه مونږ ته پیسے نه ملاؤ پیری۔ د
 هغوی Liabilities دی سر۔ منسټر صاحب او دوی د کم از کم هغه قرض خو
 ورکړی چه هغه مزدورانو ته خو اورسی کنه۔ پاسی، خبرے پرے اوکړی
 کنه۔

وزیر آبپاشی و آبنوش، سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، یوه خبره درته کومه، تاسو پرے بالکل پاسی او خبره پرے
 اوکړی خو ستاسو ایجنډا چه پاتے کیری نو ما نه به صبا نه غواړی۔ صفا خبره
 درته کومه۔ بس یوه خبره وه، اوشوه او دا دے جواب نے درته درکوی۔ تاسو
 یو بل ته وایی چه ته پاسه او ته پاسه۔ هم هغه خبره ده، Repetition نے بیا بیا

خہ د پارہ کوئی؟ دا جواب نے واورئی چہ منسٹر صاحب خہ وائی؟

وزیر آبپاشی و آبپاشی، سپیکر صاحب! دا زمونر نجم الدین خان، چہ خوک د Treasury benches خلق خبرے اوکری نو وائی چہ دا پارلیمانی پارٹی کتب پکار دی او چہ او نہ کری نو وائی چہ تاسو پاسی نہ او تاسو د Amendment نہ ویرینئی۔ ما خو مخکن ہم پہ دے فلور آف دی ہاؤس وئیلی وو چہ د First سہ ماہی پیسے چہ دی، ہغہ مونر Release کری دی او د بل سہ ماہی پیسے پہ دے وجہ نہ دی Release شوی چہ مونر تہ لہ فنڈز نہ دی راغلی د برہ نہ۔ چہ ہغہ راشی نو مونر بہ نے Release کرو۔ زما دا Commitment دے چہ خومرہ چیکونہ Issue شوی دی، زر تر زرہ بہ د ہغے Payment اوشی۔

حاجی محمد یوسف خان، جناب سپیکر صاحب! ستاسو پہ وساطت سرہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش کوم چہ پیسے دلہ نہ دی Release شوی او ہلتہ پرے Ban لکیدلے دے۔ ہغہ متعلقہ افسرانو تہ چھٹی Issue دی، فنانس والو پہ ہغے باندے پابندی لکولے دے۔ دیرو تہیکیدارانو تہ چیکونہ ورکری شوی وو خو ہغہ نہ Cash کیری۔ خبرہ دادہ جی۔

جناب نجم الدین، سر! دا ہغہ مسئلہ نہ دے، منسٹر صاحب چہ وائی۔۔۔۔

وزیر آبپاشی و آبپاشی، زہ ہم دا عرض کوم۔ پہ فلور آف دی ہاؤس دا وایم۔۔

جناب نجم الدین، زما عرض واورئی۔ منسٹر صاحب د پہ دے خبرہ خان پوہہ کری، بیا چہ خنکہ جواب ورکوی۔ تیرکال کتب لکہ خلقو لہ ہائر سیکنڈری سکول جور شوے دے او خنکال دوی ہغے لہ پیسے نہ دی ورکری، د تہیکیدار Liability پہ ہغے کتب پاتے دے۔ روڈونہ نے جور کری دی او ہغہ روڈونہ ایم بی تہ ختلی دی جی۔ دوی خو د ہغہ پیسو خبرہ کوی چہ

کومے دسترکت اکاؤنٹنٹ افسر بندے کرے وے او اوس آزادے شوی دی۔
 ہفہ خو جدا مسئلہ دہ۔ سر! دا مسئلہ د تھیکیدارانو چہ کومہ دہ، دا دوئی تیر
 کال چہ کوم کارونہ کری وو، سکولونہ تے جور کری وو، روپونہ تے جور
 کری وو، د ہفے Liabilities پاتے دی۔ نو نہ خو د اکاؤنٹنٹ جنرل دفتر نہ د
 ہغوی ہفہ چیکونہ Release کیری او نہ د بل نہ Release کیری او پہ ہغوی
 پیسے ہفہ مزدوران گرخی۔ ایمانی خبرہ کوم، بقول دلتہ کنن ناست دی ورتہ۔

جناب احمد حسن خاں، یو منٹ، سبا بہ مونر سرہ دے پہ دفتر کنن ناست وی
 سرہ دے تھیکیدارانو۔ دے د Arbitrator شی مسٹر سپیکر سر، خکک چہ ہفہ
 سی اینڈ ڈبلیو والا، فنانس والا او پی اینڈ ہی خو زمونر پہ لاس کنن کنٹرول
 نہ شو، زمونرہ تے بنیاد اویستو۔ منسٹر سپیکر سر! دا معزز خلق مونر تہ
 ناست دی، خدانے گو کہ خبرہ ورسرہ کولے شو۔ وائی، تاسو زمونر حق
 مونر تہ نہ شی راکولے۔ کار ہم راباندے کرے دے، مزدوری مو کرے دہ، د
 دکاندارانو راباندے پیسے دی، د سیمنٹ والا دی، د سریے والا دی۔ سبا د دوئی
 دفتر تہ متعلقہ ممبران او دا تھیکیداران خو، او دے د فیصلہ او کری چہ دہ تہ
 خنک، مناسب بنکاری۔ بس لتا خبرہ دہ۔

وزیر آبپاشی و آبپاشی، جناب سپیکر صاحب! زہ دا عرض کوم چہ دوئی د زما
 دفتر تہ راشی، پہ سر سترگو د راشی۔ کنٹریکٹرز د ہم راشی۔ زہ بہ فنانس
 سیکرٹری ہم راوغوارم او مونر بہ یو Time fix کرو۔ کینو او پہ دے باندے
 بہ خبرہ او کرو۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

جناب سپیکر، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواست ارسال کی ہیں،

جناب والٹر سراج صاحب نے 17-12-1997 تا 18-12-1997 کیلئے 'اکرم خان درانی صاحب نے 17-12-1997' جناب ظاہر شاہ خان صاحب نے 17-12-1997 سے تا اختتام اجلاس 'ارباب محمد ایوب جان صاحب نے 17-12-1997' جناب ہدایت اللہ خان آفریدی صاحب نے 17-12-1997 تا 18-12-1997 'نوابزادہ محسن علی خان صاحب 11-12-1997 تا 20-12-1997' جناب ہمایون سیف اللہ خان نے 17-12-1997 اور سلیم سیف اللہ خان نے 17-12-1997 کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں۔۔۔۔۔

جناب ہدایت اللہ خان آفریدی، زہ راغلے ایم۔ داماد وجیع الزمان صاحب د پارہ درخواست ورکرے دے۔

جناب سپیکر، نو دلتہ خوستاسو درخواست دے۔

جناب ہدایت اللہ خان آفریدی، وجیع الزمان۔

جناب سپیکر، ستاسو اوگوری، نہ درخواست د چا د پارہ دے او لیکی نے غوک؟ دا Correction بہ پکنس اوکرو۔ د ہدایت اللہ خان پہ خانے وجیع الزمان خان، ایم پی اے، نو

Is it the desire of the House that leave may be granted to the Honourable Members?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: Leave is granted. Arbab Saif-ur-Rehman Khan, MPA, and Haji Abdul-ur-Rehman, MPA, to please move their identical Privilege Motions Nos. 35 and 38 respectively in the House.

مسئلہ استحقاق

Arbab Saif-ur-Rehman: Thank you, Sir. Mr. Speaker Sir! with your permission, I move a Privilege Motion against the Peshawar Development Authority regarding the payment of compensation for land acquired in Regi Lalma Housing Scheme. The PDA had to pay rupees forty four thousand per Jareeb to Regiwalls as recommended by the Special Committee in its report adopted by this August House on 14th March, 1995. The total amount to be paid is rupees thirty crore, eighty six lacs and sixty thousand. The PDA paid only rupees eight crore and refused to pay full amount. This refusal cost breach of privilege of this august House. Hence this privilege motion, Statement of facts. The matter regarding compensation of land acquired for Housing Scheme in Regi Lalma was referred to the Special Committee by this Assembly. All the Members of the Special Committee agreed and unanimously recommended that rupees forty four thousand per Jareeb be paid to Regiwalls. The Report was adopted by this august House on 14th March, 1995. Total amount to be paid is rupees thirty Crore, eighty six lacs and sixty thousand. PDA has paid only eight Crore and has refused to pay the balance. This refusal amounts to breach of privilege of the Assembly. In these circumstances this motion may be sent to the Privilege Committee.

(a): To recover the balance of money for distribution among owner occupants; and,

(b): To take action against the offenders.

Sir! I will refer to the relevant portion of the Committee, this is on page 6 of that Report. For that purpose, it is recommended that rupees forty four thousand per Jareeb be paid to Regiwalls as well like phases V and VI, Hayat Abad. Sir! in this respect I will read the relevant portion from the Privileges Act. Sir! this is Privileges Act, 1988. I will read Section 25. Sir! the Section 25. Breach of Privilege to be an offence. A breach of privilege shall be an offence punishable in accordance with the provisions of this Act as provided in column No. 3 of the Schedule. Sir! now in Schedule, Serial No. 23, Wilful failure or refusal to obey any order of the Assembly under this Act or any order of the Presiding Officer or any Member or Officer of the Assembly, which is duly made under this Act. Now column 3, Imprisonment of either description for three months or fine of five hundred rupees or both. So Sir, in these circumstances, it must be sent to the Privilege Committee.

جناب سپیکر، دا لڑ پښتو کښن هم اووايه کښه - خپل د غرض خبره په دوه ټکو
کښن اووايه - تاسو خو خپل Privilege Motion read out کړو - اودريري
چه عبدالرحمان خان هم Move کړي کښه -

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 38۔

"صوبائی اسمبلی نے پی ڈی اے کو لکھا تھا کہ ریگی لٹہ کی زمین کے عوض تیس کروڑ، چھبیس لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی رقم ریگی کے لوگوں کو دی جائے۔ پی ڈی اے نے رقم گھٹا کر آٹھ کروڑ کر دی، جس سے صوبائی اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اس پر بحث کی جائے۔"

جناب! دے صوبائی اسمبلی یوہ فیصلہ اوکریہ او ہغے د پارہ یوہ کمیٹی جو رہ شوہ او ہغہ کمیٹی تہ ئے دا اختیار ورکرو چہ تاسو لارشی او د دوی دا فیصلہ اوکری۔ ہغے کمیٹی فیصلہ اوکریہ چہ د ریگی خلقو لہ پینخہ خلویبت زرہ روپی جریب، چوالیس ہزار روپی جریب د زمکے د ورکری شی۔ جناب! د ہغے نہ دا روپی جو رہ دے، دا چہ شہ ما او ویتلے۔ کمیٹی متفقہ فیصلہ اوکریہ او ہغہ روپی د ہغوی پہ حق کنن منظورے شوے۔ تاسو دے طرف تہ اوگوری چہ پہ چوالیس ہزار روپی زمونر نہ زمکہ اخستے کیری او ہغہ زمکہ پی دی اے پہ خلور لکھہ روپی کنال، پہ شپارس لکھہ روپی جریب خلقو لہ ورکوی۔ بل طرف تہ دے ظلم تہ اوگوری چہ ہغہ خلق پہ خپلو روپو دومرہ کیری، دومرہ پرے پہ عذابیری چہ کلو پرے جھگریہ او فسادونہ شروع کری دی۔ صاحبہ! مونرہ پخوا ہم وئیل او اوس ہم وایو چہ زمونرہ د تولو زمکے پہ تاوان کنن تلی دی۔ تاسو پہ تافون کنن زمکے واخستے، پہ حیات آباد کنن مو زمکے واخستے، پہ خلویبت زرہ روپی جریب او بیا خلقو لہ ہم ہغہ زمکے ورکوی، لکہ چہ ہغہ بلہ ورخ پہ اسمبلی کنن پرے خبرہ اوشوہ، پہ بیس لاکھ روپی کنال او پہ چالیس، تیس لاکھ روپی کنال، ہغہ زمکے خرخییری او د ہغے ہغہ مالکانو تہ

ہم ہفتہ زرے چالیس ہزار روپیہ ورکرے کیری۔ نو جناب، اوس د ریگی للے والو سرہ دا ظلم شروع دے چہ پہ ہفتے کنس رقم، زہ د دوی نہ تیوس کوم چہ تاسو دا اتہ کرورہ روپیہ پہ کوم حساب باندے ورکرے؟ چہ اسمبلی فیصلہ کرے دہ نو دا اتہ کرورہ روپیہ ٹنگہ نے ورکرے؟ اسمبلی یوہ فیصلہ کرے دہ، کمیٹی لہ نے اختیارات ورکرے وو، کمیٹی اولیکل چہ پینتالیس ہزار روپیہ جریب ورکرے، تاسو پہ دے کنس دا فیصلہ د کومہ ورکرہ چہ اتہ کرورہ ورکرے۔ نو دا استحقاق مجروح شوے نہ دے، نورغہ دی؟ جناب دا اخبارونہ اوگوری کہ زہ تاسو تہ اخباری بیان واوروم، "رگی لہ کی زمین کے مالکان میں رقم کی تقسیم میں گھپلوں کا الزام، رگی لہ کی زمین میں آٹھ کروڑ روپے کی غلط تقسیم" دا مسلسل پہ اخباراتو کنس، ہفتے خوارانو سرہ نورغہ وو د اخباراتو نہ سوا؟ پہ اخباراتو کنس دا لیکلی شوی دی۔ جناب! دا یو دیر لونے زیاتے دے او دیر لونے، دا کمیٹی تہ خوالہ کرنی او دوی لہ سزا ورکول پکار دی، دوی قیدول پکار دی۔ دوی دومرہ ظلم کرے دے چہ شہ انتہا نے نشتہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب محمد ہاشم خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ارباب سیف الرحمان خان او عبدالرحمان زنونزہ معزز اراکین اسمبلی دی۔ حقیقت کنس کہ اوگوری نو دا ریگی لہ شوہ، دا حیات آباد شو، دا ہم دوی پہ دے حلقہ کنس راخی۔ وقتاً پہ وقتاً چہ کلہ دا مشکلات راخی نو دوی پہ اسمبلی کنس دا خبرہ پیش کوی۔ زہ تاسو تہ دے سلسلہ کنس صرف دا خبرہ کول غوارمہ چہ ما سرہ ددے لاء دیپارٹمنٹ یو نوٹیفکیشن ہم دے او دہغوی خپل Suggestions ہم دی۔ تھیک دہ چہ دوی وانی چہ د ریگی لہ خبرہ

راغله نو د هغه د پاره یو Standing Committee جوړه شوه او چه کله
اسمبلۍ ته دا خبره پیش شوه نو اسمبلۍ Unanimously دا خبره منظور نه
کړه، Even هغه وخت کښ Government Benches -----

جناب سپیکر: منظور نه نه کړه؟

وزیر تعلیم: نه جی، مطلب دا دے چه منظور شوه خو Unanimously نه شوه
جی، Unanimously نه شوه۔

Mr. Speaker: Not unanimous, you means that it is not binding
upon the government.

وزیر تعلیم: بله دا وه چه هغه وخت کښ رولنگ پارټی والا چه وو، د پیلپز
پارټی حکومت وو، بیس کسان د هغوی راغلل، مونږه په هغه وخت کښ په
اپوزیشن کښ وو، ستانیس کسان راغلی وو او خبره په دغه باندے اوشوه۔
بل لږ شان بیک کراوند که درته د دے ریگی للمے اوبنایم، دا ریگی للمه زمکه چه
ده نو دا د ریگی والو Ownership کښ نه وه، دا د اورکزو زمکه وه او
اورکزو سره د دے قبضه وه۔ پخوا چرته د انگیزانو وخت کښ د دوی په
مینخ کښ جهگړه شوے وه۔ اورکزی ترے اوتبتیدل او دوی سره نه۔۔۔۔

حاجی عبدالرحمان خان: پوائنټ آف آرډر۔ سر! وزیر صاحب په دے خان نه دے
خبر کړے، دے د محکمے خبرے کوی۔

جناب سپیکر: تاسو کینی عبدالرحمان خان، چه دوی دا خپله خبره
Explain کړی۔

حاجی عبدالرحمان خان: نه نه، خبره وړانه وړانه ده کنه۔ مونږه ته خو دا اجازت
شته سپیکر صاحب، چه یوه خبره دے وړانه وړانه کړی نو د هغه د پاره دا

مونڙ ته اجازت شته ڇه ستاسو په نوٽس ڪنن نه راولو او بيا به نه دوي صحيح ڪري۔

جناب سپيڪر: زما مطلب دا و و ڪنه، ماصرف دومره او وٺيل۔۔۔۔

حاجي عبدالرحمان خان: دا خبره غلطه ده جي۔

جناب سپيڪر: يو منت، زما دومره مطلب دے ڇه دا تاسو خان سره نوٽ ڪري۔

حاجي عبدالرحمان خان: دا خو به زه خان سره ليڪمه۔

جناب سپيڪر: د خان سره نه نوٽ ڪري۔ ڪه يو بله غلطه نه اوڪره، يو بله نه

هم اوڪره نوٽول به په يو مخ او وائي ڪنه۔ ٽول به په يو مخ او وائي ڪنه جي۔

حاجي عبدالرحمان خان: د پوائنٽ آف آرڊر مطلب دا وي ڇه دے غلط روان وي

نو تاسو به دے نيغوي۔

جناب سپيڪر: خبره نه، دا پوائنٽ آف آرڊر په خانے پاتے شو۔ ورسره ڪه بله

غحه غلطه خبره نه اوڪره نو هغه به هم ورسره يو بخانه ڪري نو په يو مخ به،

ٻيتم به نه Waste ڪيري۔

وزير تعليم، عبدالرحمان خان جي زما معزز ورور دے۔ د دے نه مخڪنن په دے

Tea break ڪنن مے دوي ته او وٺيل ڇه راخي ڊيپارٽمنٽ سره به ڪنڀينو ڇه

دا مسئله تهر حل ڪرو۔ چونڪه مونڙه ٽول ايم پي ايز يو نو ڇه په غحه طريقے

سره حل شي نو ٻنه به وي۔ دا دوي سره قبضه وه او د قبضے مطلب دے ڇه

Land Record, Revenue Record خو چرته نه شي تبتيدے۔ هغه به جي

ڪينو او به نه گورو او بيا به نه هم ورته اوتايو۔ مونڙه سره جي Already

papers شته پرا ته دي۔ دوي سره د اورڪزو پراپرتي وه، د ريگي والو

پراپرتي نه وه او هر عدالت ڪنن، د آخريني عدالت پورے ريگي والو دا ڪيس

په اورکزو باندے باينلو - چونڪه قبضه دوى سره وه او چه ڪله پيرے زمونڙه
 ٽاؤن شپ راڻے نو پي پي ايند ايچ والو خو اورکزو له خپلے پيسے ورڪرے
 او Ownership پاتے شو ريگي والو سره خڪه چه د دوى قبضه وه - د قبضے د
 پارھ دوى Negotiation ورسره اوڪرل او ورته نے دا خبره اوڪرھ چه چونڪه
 تاسو سره قبضه ده او د قبضے د پربنودو د پارھ به تاسو له پي پي ايند ايچ ايڪ
 سو ستر پلاٽونه د يو ڪنال درڪري - ڪمشنر پشاور ڊويزن، گلزار خان نے
 چيئرمين شو او ورسره نور ممبرز هم دي - دا دے Agreement
 already شته - Agreement signed دے، د ٽولو مشرانو د جرگے او د ڪلى
 والو په دغه ڪنن - بيا فيصله په دے اوشوله چه ايڪ سو ستر پلاٽه به په دوى
 باندے خنڪه تقسيم ڪيري؟ ڊير ڪنر ڪسان وو او هغه پيسے هغوى واخسته،
 Convert نے ڪرے روپو ته، د هغه نه جى جوڙيڙي تقريباً درے ڪروڙه
 روپے - په هغه باندے هم مشران نه وو راضى نو د درے ڪروڙه نه ڪمشنر بيا
 پخپله، هغه جرگه چونڪه هغه مشر ڪرے وو نو حڪومت اوونيل چه اته
 ڪروڙه روپي تاسو دوى له ورڪري - اوس هم ڪه زه وايم جى چونڪه دا اته
 ڪروڙه روپي مونڙ پخپل، زه چه په دے محڪمه ڪنن راڻم جى نو مونڙه د
 خپل دغه لاندے ورڪرے - ڪمشنر له مو ورڪرے او ڪمشنر ته مو اووے چه
 بهنى تاسو دوى له حصه مساوى، چه ڇا سره غومره غومره قبضه ده او
 غومره مشران دي، غومره ڪلى دي، په هغوى حصه مساوى تقسيم ڪري - د
 هغه تقسيم هم دا دے مونڙه سره په اقرارنامه ڪنن شته - Agreement هم شته - د
 خلقو دستخطے هم شته - هر ڇه شته - دغه خبره وه چه ما نے تاسو ته لڙ شان
 Back ground اووے - بل Privilege Motion ڪه تاسو اوگوري او ڪه

Rules and Privilege Rules اوگورئی نو هغه کښن هم دا نه دغه کيږي۔ هغه regulations اوگورئی۔ د هغه خپل دغه اوگورئی۔ د دوی دا Privilege نه جوړيږي۔ زه بيا دوی ته وایم که څه داسه خبره وی نوزه او دوی به کینو۔ خبره به پرے اوکړو چه د مسئلے څه حل راوځي، ورسره به نه راباوسو۔ حکومت به جی چونتیس کرورہ روپي دوی له د کوم خانے نه ورکوي او کوم خانے کښن دی چه Actual owners دوی دی؟ اورکزي له نه اته کرورہ ورکړل۔ زه وایم چه دا زیاتی حکومت ورکړے دی صرف د قبضے۔ که په قبضے داسه پیسے شوه نو سپیکر صاحب، هر څوک به سبا په یو خانے ناست وی او قبضه به نیسی او لکه مونږه ورته پښتو کښن دے خپل اړخ ته کسانے وایو۔۔۔

جناب سپیکر، جی عبدالرحمان خان، اوس تاسو په پواننت آف آرډر باندے خبره اوکړئ۔ په پواننت آف آرډر باندے هغه مخکښ پاسیدلے وو۔

حاجی عبدالرحمان خان، جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو په وساطت باندے وزیر صاحب ته دا یوه خبره کوم چه ملکیت زمونږه وو۔ فیصلے، هغه یو ډیر لونه داستان دے، Time barred باندے شوه ده۔ کومه فیصله چه وانی په هغه وخت تیر وو او د دعوی په بنیاد باندے یو فیصله شوه ده یکطرفه۔ د وزیر صاحب نه زه یو تپوس کومه چه زمونږه د سنگو، دے ته وزیر صاحب توجه ورکړی۔ په کاغذات مال کښن د سنگو زمکه زمونږه وه، ته آفریدوله د هغه روپي په څه ورکړے؟ دا د اووانی چه آفریدوله د سنگو، د سربند، د دے علاقے، اچینے، په کاغذات مال کښن زمکه زمونږه وه او روپي نے آفریدو له ورکړے۔ دویمه دا د اووانی چه زمونږه اته کرورہ روپي ورکړے، زما

زمکه د دوئی نه تپوس اوکړی چه کنال په غو ورکوی؟ ما نه نه په پینتالیس هزار جریب اخسته ده، کنال په غو ورکوی؟ یو، دویمه دا، ستاسو پام دے، تاسو دا کوشش اوکړی چه هغه زمونږه تسلسل هم داسے خراب دے او دغه کوئی۔ صاحبہ! زمونږه حق دے۔ مونږ سره منلے شوے ده۔ دے اسمبلی، کمیٹی مقرر کرے وه او هغه دا فیصله کرے ده او بیا په دے اسمبلی کښ زه خومبر نه وومه خو هغه فیصله سیف الرحمان ته پته ده، چه ستانیس کسانو په دے کښ د هغه کمیٹی د رپورٹ سره اتفاق اوکړو۔ لہذا مونږ د هغه فیصلے په رنرا کښ، دوئی چه وائی چه په پینتالیس هزار روپی جریب، ما نه د ورپے ایک لاکھ روپی جریب، زه د خپل قوم د طرفه، زه د خپلو خلقو د طرفه، پی دی اے له ایک لاکھ روپی جریب ورکوم او دوئی د ما له دا خپله زمکه راکری او مونږ به پکښ هغه خرغوؤ۔

جناب سپیکر، پیر محمد خان۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! زه د دوئی د دے استحقاق حمایت کومه۔ دے کښ دا ما ته چه کوم رپوٹ چا راکړے دے، پوره یو فائل دے۔ په دے کښ د اخبار یو تراشه هم ده۔ دوئی لیکي چه داسے خلقو ته پیسے ملاؤ شوی دی چه هغه مفروران دی او د هغوی نه دستخطے هم اخسته شوے دی۔ مفروران دی، چه مفرور دی نو هغوی ته د پیسو Payment چا کرے دے؟ اول خو هغه Arrest کول پکار دی چه پولیس ته نه حواله کری او بل په دے کښ دوئی وائی چه کوم مستحقین چه دی نو هغوی ته نه پیسے هم نه دی ورکړی۔ بل عبدالرحمان خان چه وائی چه دا نه په چوالیس هزار روپی جریب اخسته ده او د هغه باوجود خلقو ته Payment نه دے شوے نو دلته

کسبِ خو پہ رنگِ رود باندے ایک کرور، بہتر لا کہ باندے یو جریبِ اخستے
 شوے دے سرک د پارہ او ہغوی تہ Payment ہم شوے دے۔ رنگِ رود د پارہ
 چہ زمکہ اخستے شوے دہ نو ایک کرور، بہتر لاکھ روپئ باندے یو جریب
 اخستے شوے دہ او ہغوی تہ Payment ہم شوے دے دومرہ دستی دستی او
 دلته کسب چہ پہ چوالیس ہزار روپئ جریبِ اخستے کیری نو ہغے غریبانو
 تہ Payment نہ کیری او چہ کوم شوے دے نو ہغہ ہم مستحقینو تہ نہ دے
 شوے، بل چا تہ شوے دے۔

جناب سپیکر، پیر محمد خان! پہ دے کسب تاسو صرف Question، تاسو مخکسب
 تہ چہ کوم پروت دے جی، ما تہ لہ، یو منت تاسو توجہ راکری، ستاسو
 مخکسب تہ یو Question پروت دے؟
جناب پیر محمد خان، جی او۔

جناب سپیکر، د ہغوی Privilege breach شوے دے او وجہ نے دا بنائی چہ ہغہ
 کمیٹی یوہ فیصلہ کرے وہ۔ کمیٹی اوونیل چہ داسے اوکری او پکار وہ چہ
 پہ ہغہ فیصلہ باندے عملدرآمد شوے وے۔ د گورنمنٹ د رولز مطابق
 Contention دا دے چہ کمیٹی فیصلہ اوکری، یوہ کمیٹی جوہ شوے وہ،
 Special Committee وہ، Select Committee وہ یا Standing Committee
 what-ever may be its nature، ہغوی یوہ فیصلہ اوکرہ نو ہغہ فیصلہ بہ
 راخی بیا ہاؤس تہ او ہاؤس کسب Per rules ہغہ فیصلہ پہ گورنمنٹ باندے
 Binding دہ او Which is unanimous - اوس Question دا دے چہ دا فیصلہ
 چونکہ unanimous نہ وہ نو دا کہ د دے Assurances یا دغہ، تہ پہ دے باندے
 کہ گورنمنٹ رانیسے نو غنکہ بہ نے رانیسے؟ د ہغوی دا Contention دے

Which is very simple, ولے چہ Binding پرے نہ وو۔ د کمیٹی فیصلہ پہ
 ہغوی باندے ہرگز Binding یعنی Absolute binding نہ شی کیدے خکہ چہ
 ہاؤس ہغہ Unanimity سرہ نہ دہ پاس کرے۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، دا تھیک دہ جناب سپیکر صاحب، اوس پہ دے کنیں یوہ
 خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، نمبر ایک۔ دویمہ خبرہ، یو منت، اوس تاسو، یو منت جی،
 دویمہ خبرہ چہ تاسو کومہ Raise کرہ، ہغہ تاسو وایی چہ پہ دے کنیں گھپلے
 شوی دی، نو منسٹر صاحب خو دا چغے وہی چہ داسے کہ خکہ قیصے وی نو
 دوئی د مونڑ سرہ کینی، مونڑ تہ دے Point out کری چہ مونڑہ د ہغے
 افسرانو برخلاف کارروائی اوکرو۔ کہ مفرور تہ نے ورکے وی او مفرور
 نہ نے دستخط اخستے وی او ہغہ مفرور نے ولے نہ دے نیولے؟ نمبر ایک۔ بل
 د گورنمنٹ دا Contention دے او دوئی دا وائی چہ کہ چا تہ غلط Payment
 شوے وی نو ہغہ سرے بہ رانیسو او د ہغہ نہ بہ Recovery کوف نو دا خو
 Simple خبرہ دہ۔ دے بہ تاسو ہاؤس فیصلہ کوئی۔

جناب پیر محمد خان، اوس تھیک شوہ۔ جناب سپیکر! دا یوہ خبرہ لکہ منسٹر
 صاحب، چہ بیس کسان پہ ہغے وخت باندے داپوزیشن حاضر وو او ستائیس
 د گورنمنٹ حاضر وو، پہ دے کنیں Oppose چا کرے دے؟ دا خبرہ چا
 Oppose کرے نہ دہ۔ د ہغے دا مطلب نہ دے، کسان تقریباً سینتالیس حاضر
 وو، نو دا Unanimous نہ شو؟

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! پہ ہغے ڈویژن شوے وو او پہ ڈویژن کنیں پرے
 Counting شوے وو او بلہ خبرہ دا وہ چہ کلہ Standing Committee

تہ چہ -----

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! -----

وزیر تعلیم: او جناب سپیکر، بلہ دا خبرہ وہ چہ کلہ د دوی ہفہ خبرہ

Standing Committee تہ لارہ نو دوی ہدو PP&H Department راغوبنتے

نہ دے د خپل Point of view explain کولو د پارہ - Even the law

----- Department

حاجی محمد عدیل: آپ کی اجازت سے ' اس سے قطع نظر کہ ان کی Privilege motion

بنتی ہے یا وہ Payment کرنی چاہئے یا نہیں، چونکہ یہاں بات روز کی ہوتی ہے کہ جب

تک ایک قرارداد یا Resolution unanimous پاس نہ ہو تو وہ Binding نہیں ہوتی تو

یہ صرف قرارداد کے حوالے سے ہے، رپورٹ کے حوالے سے ' بل کے حوالے ' بجٹ کے

حوالے سے یہ Binding نہیں ہے۔ Thank you.

جناب پیر محمد خان، مونہرہ دا خبرہ کول غوبنتل چہ دلہ پہ Majority فیصلہ

کیری۔ د جمہوریت اصول دادی ----- (شور)

وزیر آبپاشی و آبیوشی: نہیں، ایک بات یہ ہے کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ روز میں کہاں

ہے، کہاں ہے روز میں کہ کمیٹی میں جائے گی تو وہ پھر Binding ہو جائے گی؟

جناب سپیکر، Originally غہ غخیز ورکرے شو کمیٹی تہ؟ قرارداد ورتہ پہ

حوالہ شوے وو کہ غہ بل غخیز ورتہ حوالہ شوے وو؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! کمیٹی تہ فیصلہ حوالہ شوے وہ۔ کمیٹی

ہلتہ کسب انکوائری او کرہ او دانکوائری رپورٹ نے ورتہ راورو -----

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! د کمیٹی رپورٹ ورتہ پیش شوے وو، قرارداد

خونہ وو۔

جناب پیر محمد خان: چہ رپورٹ رائے او Majority پاس کرو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی یہ اسمبلی کئی پہ غہہ شخیز باندے Raise شوے وو؟

وزیر تعلیم: قرارداد وو۔

جناب سپیکر: قرارداد وو؟

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ دا قرارداد وو۔۔۔۔۔

Arbab Saifur Rehman: Janab Speaker! it was not a 'Qarardad', it was the report of the Special Committee. It was presented to the Assembly and the Government party was defeated on that date.

جناب سپیکر: Tell me one thing, تاسو اوگورئی چہ دا Original

Resolution دے او کہ نہ دے۔ کہ Resolution وی نو It will

remain resolution till death. تاسو غہہ خبرہ کوئی؟ If it was an

adjournment motion, some other motion, That is an یا بل غہہ وو نو بیا

othr thing.

ارباب سیف الرحمان: جناب سپیکر! داسے کار شوے وو 'Call Attention

Notice'۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: Resolution وو سپیکر صاحب۔

ارباب سیف الرحمان: پہ Call Attention Notice باندے بیا یو

Special Committee جوہہ شوے۔ Special Committee unanimously

پاس کرو۔ ممبرز بہ زہ تاسو تا او بنایم چہ کوم کوم ددے ممبرز وو۔ دتولو

پارٽيو ۾ هغه ڪنهن Representation وٺي وٺي هڻي يا Unanimously پاس ڪري
وٺي وٺي

جناب سپيڪر، يو ڪار ڪوٺو ارباب صاحب، زما دا خيال دے ڇهه Let us defer it.
موني به فائل راواسو ڇهه Whether it was a 'Call Attention Notice' or a
Resolution.

Arbab Saifur Rehman: Sir! purely it was a Call Attention Notice.

وزير آبپاشي و آبپاشي، ايڊوڪيٽ جنرل ته به هم اطلاع ڪول غواڙي۔

ارباب سيف الرحمان، جناب سپيڪر! ستاسو ڀه نويٽس ڪنهن به زه دار اولم۔۔۔۔

جناب سپيڪر، ته هم دخيل Opinion ڊپاره راوغواڙه۔

وزير تعليم، سپيڪر صاحب! ايڊوڪيٽ جنرل او لاءِ ڊيپارٽمنٽ والا به پڪنهن

راوغواڙو۔ دلاءِ ڊيپارٽمنٽ رپورٽ دادے، مالہ نه راکرے دے۔

جناب سپيڪر، عبدالرحمان خان! زما خيال دے دا ستاسو مسئلہ حل ڪيري۔ دلته

به نه Defer ڪري او هغه ريكارڊ به راوغواڙو۔

حاجي عبدالرحمان خان، دا خو د سيف الرحمان خان Call Attention وٺي او دے

وزير صاحب دے ڀه حق ڪنهن ووت ورتي وٺي وٺي۔ اول خو به زه دده خلاف

دغه ڪوم۔ دے دصوبائي اسمبلي ممبر وٺي دده دستخط به هم بنائي۔

ارباب سيف الرحمان، جناب سپيڪر صاحب! دا د Call Attention، نه جي ما

وٺي وٺي Perfectly they supported مونڙه پاس ڪري دے او پيپليانو له مو

شڪست ورتي وٺي وٺي۔ فتح حق دے۔

جناب سپيڪر، ٽول شنه به راشي جي (تقريباً) ٽول شنه به مخي ته راشي او

هغه به اوگورو۔ کہ دا په بل Matter باندے وو نو د هغه پوزیشن بیل دے او
 که په Resolution کنیں وی جی نو د Resolution چه کوم پوزیشن دے او

Resolution will remain as resolution.

ارباب سیف الرحمان، نه، نه جی Call Attention Notice وو جی - I will read

it ----

Mr. Speaker: I don't mind, the Deputy Speaker agrees with me to
 that extent.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! لیکن یہ بھی Consider کریں کہ Resolution

is also a motion.

Mr. Speaker: It may be any thing but there is a specific provision
 in the resolution, in the very resolution, in the very resolution.

(شور)

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! پہ دے کنیں هغه وائی چه زه یه

Agree کوم۔

Arbab Saifur Rehman: I will read only two sentences.

Mr. Speaker: In motion, if you take the motion exhaustively then
 every proposal even if it comes on a point of order, even that is a

It is a proposal before the Assembly motion. هغه خو شخه دغه نشته دے

Arbab Saifur Rehman: Mr. Speaker Sir! it was a Call Attention
 Notice.

جناب پیر محمد خان، زه په دے کنیں تاسو ته دا Request کوم چه که

Resolution دے او کہ ہر یو Motion دے -----

ارباب سیف الرحمان، Call Attention و۔

جناب پیر محمد خان، چہ کمیٹی تہ لارو او د کمیٹی نہ چہ راخی نو رپورٹ پیش کیری پہ اسمبلی کنیں، ہغہ Resolution بیا نہ پیش کیری۔

Arbab Saifur Rehman: The report was adopted.

جناب پیر محمد خان، چہ د کمیٹی رپورٹ راغے نو ہغہ Binding دے پہ Majority سرہ۔ اوس Majority د ہغے Resolution پہ حق کنیں -----

جناب سپیکر: Any how فی الحال نے Defer کوف او ہغہ بقول فائل بہ راوغوارو او بیا بہ نے اوگورو چہ خہ پوزیشن دے؟ We will do it.

ارباب سیف الرحمان، پہ دے اجلاس کنیں بہ راشی؟

جناب سپیکر: داسے بہ اوکرو -----

Arbab Saifur Rehman: In this session?

جناب سپیکر: پکار دہ۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! چہ منسٹر صاحب پخپلہ دستخط کرے دے او د خپل دستخط خلاف دے کوی نو دا خو دیرہ د افسوس خیرہ دہ۔ د خپل دستخط پہ بارہ کنیں دے خہ وائی؟

ارباب سیف الرحمان، دا خبرہ بہ زہ Explain کر م کہ لہ تاسو ما تہ اجازت را کرئی۔ صرف دا دوہ Sentences تاسو تہ وایم دا پہ Beginning کنیں دے۔

"On 3rd of January, 1994, Haji Mohammad Nawaz, MPA, under Call Attention Notice No. 49, moved that the Assembly should discuss

an urgent matter of public importance, namely the acquisition of land in Ragi Lalma and the payment of compensation to the owners". This was a Call Attention Notice. The fact is that about 7000 jareeb land has been acquired and the Committee had recommended that Rs. 44000 per jareeb be paid. It means that the price of per marla will become Rs. 500 only. One marla for Rs. 500. So this is not an amount which the PDA can not pay. They are bound by the decision of the Assembly. They can not say that it was not unanimous, otherwise, other people can also claim that this was not unanimous. All the laws are passed by the majority in the Assembly. When it is passed by the majority, the PDA and every body is bound. Thank you, Sir.

جناب سپیکر، جی!

وزیر تعلیم، مسٹر سپیکر سر! -----

جناب سپیکر، اوس خو Call Attention Notice ثابت شولو۔ دارباب صاحب

سرہ ریکارڈ ہشتہ دے۔

وزیر تعلیم، ماسرہ دلاء دیپارٹمنٹ خیل Observations دی جی۔ ہغوی وانی

The report of the Special Committee on Ragi Lalma in not binding on the Department of Physical Planning and Housing, Government of NWFP, as it was not adopted unanimously in the Assembly, nor the Committee considered the view point of the Department as was

provided to the Committee.

حاجی عبدالرحمان خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! نا زمونر وزیر صاحب غہ عجیبہ غوندے خبرہ شروع کرہ چہ د Call Attention Notice لاء دیپارٹمنٹ پی پی ڈی اے افسران، ہفہ افسران د پرے غلطی کوی او ہغوی دا یوشے د لاء دیپارٹمنٹ نہ راورے دے، اوس مونر ورسرہ ہلتہ پہ کمرہ کین بسکشن اوکرو چہ تا خو بیا د تولے اسمبلی استحقاق مجروح کرو۔ تا ولے د اسمبلی استحقاق مجروح کرو؟ د ہفے وجہ دا دہ چہ دے اسمبلی یوشے پاس کرو د Call Attention Notice پہ ذریعہ باندے، ہغوی کمیٹی جو رہ کرہ، کمیٹی راغلہ او رپورٹ نے پیش کرو۔ دے وزیر صاحب پکین گو تہ اولگولہ چہ د دے کمیٹی رپورٹ تھیک دے او نن دے د پی پی ڈی اے د افسرانو پہ چکر کین مونرہ تہ وائی چہ تھیک نہ دے۔ لہذا زہ خود دہ خلاف ہم تحریک استحقاق پیش کوم۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میں واقعات کی طرف اشارہ نہیں کرتا ہوں جی، جناب معاملہ کال اٹینشن نوٹس سے پہلے کمیٹی کو ریفر کیا جا سکتا ہے۔ جناب نہیں، میرے خیال میں اس پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔

جناب پیر محمد خان، چہ اسمبلی یوہ فیصلہ اوکرہ، Decision، نو پہ ہفے بیا رولز پخپلہ Relax شی۔ اسمبلی ہر غہ کولے شی۔ ددے سرہ اختیار دے۔

وزیر قانون، سپیکر صاحب! منسٹر صاحب غہ خبرہ کوی۔

وزیر تعلیم، زہ خو وایم سپیکر صاحب، ----

جناب سپیکر، جی!

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! زہ خو وایم تھیک دہ، Privilege Committee تہ

نے حوالہ کریں، ہلتے بہ نے مونرہ Sort out کرو - I don't have any objection, Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion put forth by Honourable Arbab Saifur Rehman Khan and Haji Abdur Rehman Khan, MPAs, be referred to the Standing Committee on privileges?

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is accordingly referred to the Standing Committee on privileges. Thank you.

حاجی عبدالرحمان خان، دیرہ مہربانی۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! مونرہ کشران یو، عبدالرحمان خان د مونرہ
تہ طریقہ او بنانی چہ دا Privilege motion خنکہ Privilege Committee
خسی؟ یرون خو مونرہ دیرے چغے، کریکے او ژرا کرے دہ زمونرہ Privilege
motion ---- (قہتمہ)

تخاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Pir Mohammad Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 155.

جناب پیر محمد خان، شکر یہ، جناب سپیکر۔ "محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ
ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقے میں بارہ
ہائیکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں، جس کی وجہ سے طلبا اور عوام میں بے چینی پھیل

کیری، نو مینڈیت نے ہم دومره غت اغستے دے خود ہیخ غخیز Decision
 دوی کولے نہ شی۔ ہیخ قسمہ Decision power ورسره نشته دے۔ لس،
 یولس میاشته د دے حکومت او شولے او تر اوسه پورے د سائنس استاذان
 زمونره سکولونو ته نه دی تلی نو آخر دوی به دا پالیسیانے کله جو روی؟
 اوس د دوی ته دے پالیسی کنی چرتہ غه دیر مشکل دے، چرتہ کنی غه د
 امریکے نه Experts راوستل غواری، که چرتہ د بل خاتے نه پکنی غوک
 راوستل غواری؟ دا خو یوه Simple خبره ده۔ که M.Sc، B.Sc تاسو سره
 غوک وی، بی ایڈ نے کرے وی او که نے نه وی کرے خو ما ته نے راولپنڈی۔
 زما حلقه جناب سپیکر صاحب، دیره دیہاتی ده او دیر لے لے په لس او په
 پنخلس میله کنی هائی سکول نشته دے نو ما له د دوی Simple M.Sc یا B.Sc د
 راولپنڈی خو چه هغه هلاکانو ته سائنس پرهاولے شی۔ زه پکنی دوی ته دا هم
 Relaxation ورکوم او زما د طرف نه منظور دی چه دوی د خپلے حلقے
 راولپنڈی او پخپله د بهرتی کری۔ ما ته د بی ایڈ تیریند هم ضرورت نشته خو
 چه B.Sc، M.Sc قدرے وی، هم پوره دے۔ جناب سپیکر صاحب! دا دیره د
 افسوس خبره ده چه په دے حکومت کنی یو کار هم نه شی کیدے او نه تر اوسه
 پورے شوے دے خو آئنده د پاره د لږ غوندے ویخ شی او او د کری۔ چه په
 دے وخت کنی او نه شی نو آخر کله به کیری؟ په تیر حکومت کنی خود دوی
 کله وائی چه پیسے خرد برد کیدلے او کله وائی چه هغه بیکاره وو، خو چه
 کوم کارونه په هغه حکومت کنی شوی دی، د هغه په لسمه خو د دوی
 اوکری کنه، د هغه په لسمه۔ تعمیراتی کارونه خو پکنی شوی دی نو تعمیراتی
 کار دوی نه شی کولے؟ په بهرتیانو دوی پابندی لگولے دی، په ترانسفرز

باندے پابندی ده او يو يو کيس به وزير اعلىٰ صاحب ته حى او هغه به Relaxation ورکوى۔ دا ټول مشکلات زمونږ دے صوبے ته دى او په دے ټولو خلقو ته، يواځے ما ته نهې د دوى دا گورنمنټ بنچر چه دى، دوى ته هم دا مشکلات شته دے۔ ستاسو په حلقه کښ به هم ډيرو سکولونو کښ دا تکليف وى خو که ستاسو په هڅه کښ نه وى نو زمونږ په دياتو کښ خو شته شته۔
مونږ ته خو معلوم دى۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: زمونږ په هڅه کښ هم شته دے۔

وزير آياشى و آښوشى: دهغه دور ياد کړل، اوس خو وايه۔ (تقمه)

جناب پير محمد خان: جناب سپيکر صاحب! نو که دا حکومت دا مهربانى کوله شى چه دا سائنس ټيچرز مونږ ته راکړى نو ډيره مهربانى به وى۔ که نه شى راکوله نو بيا د صفا او وائى چه مونږه دا حکومت چلوله نه شو، بل چا ته د پريز دى۔

وزير تعليم: سپيکر صاحب! زه جواب ورکړم؟

جناب شير زمان شير: جناب سپيکر صاحب! زما د سائنس ټيچرز متعلق يوه تحريک التوا وه هغه د بحث د پاره منظور شو وه۔

جناب سپيکر: هغه خو زما خيال دے چه په تير شوى سيشن کښ وه۔ هغه خو د هغه سيشن سره ختم شوه کښه۔

سيد منظور حسين: منسټر صاحب! که تاسو۔۔۔۔۔

وزير تعليم: زه جواب درکوم، تاسو ټول به مطمئن شى انشاء الله۔

سيد منظور حسين: بڼه خو يو اهمه خبره ده۔

وزیر تعلیم، زما خبرہ واورنی جی۔ جناب سپیکر صاحب! سائنس ٹیچرز
 چہدی نو ہفہ پبلک سروس کمیشن Direct appoint کوی، انٹرویو کوی او
 بیا نے مونرہ تہ راکوی۔ ہغوی انٹرویوز منعقد کری وو او انٹرویوز نے
 اوکرل۔ مونرہ ہغوی تہ ہیر Request اوکرو او ہغوی شپہ او ورخ کار
 اوکرو او مونرہ تہ نے موجودہ وخت کین غلور غلوہینبت کسان راولپرل۔ د
 پیر محمد خان پہ حلقہ کین گیارہ ہانی سکولونہ دی او یو ہانیر سیکنڈری
 سکول دے، نور پہ بتولو کین سائنس ٹیچرز شتہ دے ہغیر د دوو نہ، ہانی
 سکول کرمی کنہاؤ او ہانی سکول سندوی او نورو تہ ہغوی سائنس ٹیچرز
 ورکے دی۔ د دے دوارہ سکولونہ د پارہ چہ خنگہ مونرہ تہ پبلک سروس
 کمیشن دا چوالیس سائنس ٹیچرز راکرل، د ہغوی صرف میڈیکل پاتے دے او
 د پولیس نہ نے کلیرنس پاتے دے نو انشاء اللہ تعالیٰ دوی تہ یقین دہانی ورکوف
 چہ زر ترزہ چہ خنگہ مونرہ تہ دغہ راشی نو حوالہ بہ نے کرو۔ مونرہ د
 دوی حلقے، پی ایف 71 د پارہ شپہ SET teachers recommend کری دی او د
 پورہ بتول ملاکنہ د پارہ نہ نور ہم شتہ چہ ہفہ د نور سکولونو د پارہ دی۔
 انشاء اللہ د دوی اطمینان بہ اوشی۔ پاتے شوہ دویمہ خبرہ، دوی زمونرہ د
 حکومت کارگزاری غواہی نوزہ دوی تہ یقین دہانی ورکوم چہ زمونرہ دا
 حکومت چہ کوم دے دا پہ اصولو، پہ انصاف، پہ میرت او واقعی پہ بہاری
 مینڈیت باندے راغلے دے او دے بہاری مینڈیت پہ برکت مونرہ پہ تیر شوی
 خلے تقریباً نہ زرہ استاذان اغستے دی۔ (تالیان) بتول مو پہ میرت باندے
 اغستے دی او دویمہ خبرہ کوم۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! دا بتول رپورٹ غلط راغلے دے۔

وزیر تعلیم، دا ورتہ نجم الدین ----

جناب سپیکر، د جان محمد خان Brother-in-law پہ حق رسیدلے دے او پہ خلور بجے نے جنازہ دہ۔

جناب پیر محمد خان، سپیکر صاحب! یوہ خبرہ کوم۔

وزیر تعلیم، دوی دا خبرہ کول غواہی چہ پہ ترانسفرز ہم Ban لگیدلے دے نو ہاں، مونہ ورتہ وایو چہ پہ کال کنب دوہ خلہ ترانسفرز کوف، پہ مارچ کنب او پہ اگست کنب ہم، او ہغہ مو ورتہ کرے دے۔ دغہ Tinure مو ورتہ ایخودے دے۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! بنکارہ خبرہ دا دہ چہ پہ 30 تاریخ باندے پہ Back date کنب شوی دی خو سپیکر صاحب، اہمہ خبرہ دا چہ د دوی کوم رپورٹ راغلے دے دا خو Breach of privilege دے۔ دومرہ غلط رپورٹ راغلے دے۔ پہ دے رپورٹ کنب واتی چہ پہ سوندی کنب نشتہ دے، گرہی کتہاؤ کنب، نو پہ سوندی کنب شتہ دے۔ چہ پہ کوم کنب شتہ دے نو واتی چہ پہ دے کنب نشتہ دے۔ پہ سوندی کنب شتہ دے، دیو مولوی صاحب خوٹے دے، ہغہ سائنس تییچر دے۔ ددھیری نہ ورتہ وارہ، بل ہائی سکول دے، دہغے نہ وارہ دے سوندی دے لہ راخی۔ دے واتی چہ پہ سوندی کنب نشتہ دے، دسوندی دے لہ ددھیری ہائی سکول وارہ دسائنس دپارہ راخی۔

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! انشاء اللہ دوی چہ کلہ کور تہ خی او سیشن نے ختمیری نو استاذ بہ مخکنس تلے وی۔

جناب پیر محمد خان، اوس دا رپورٹ، جناب سپیکر صاحب، اوس یو سکول نہ دے، زما پہ حلقہ کنب پہ دے سوندی کنب سائنس تییچر شتہ دے، صرف پہ دے

سوندی کنیں او دا ہائی سکول پورن چہ دے، پہ دے کنیں د ایف ایس سی استاذ سائنس پڑھاوی۔ اور کسی بھی سکول میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر، تاسو خو وائی چہ نشہ دے خو ہغہ بہ ئے او گوری۔

جناب پیر محمد خان، جناب سپیکر صاحب! پہ جواب کنیں چہ بخومرہ سکولونہ دی، پہ بتولو کنیں سائنس تیچرز نشہ دے بغیر د دے سوندی نہ او پہ بل کنیں د ایف ایس سی ہلک پڑھائی کوی۔ دوی تہ رپورٹ غلط راغلے دے۔ ما تہ د استحقاق دراولو حق حاصل دے، تاسو ئے تسلیم کری۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی، بالکل تھیک وائی دے۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! د حکومت اصول د نہ وائی خکہ چہ د حکومت پہ اصولو کنیں فرق دے۔ د خیلے پارٹی اصول د وائی، ہغہ پہ اصولو روانہ دے۔ د حکومت چہ کوم اصول دی نو مونڑہ او بی بی پہ دے دروازہ اوخو، مہتاب صاحب او پیر صاحب پہ ہغہ دروازہ اوخی۔ پہ پختونخوا کنیں ہم دا شوے دے او داپوزیشن پہ واک آؤت کنیں ہم۔ دے دا اصول بہ تھیک وی خود حکومت اصول خہ گد ویدی۔

سید منظور حسین، سپیکر صاحب! زما د محترم منسٹر صاحب د اصولو سرہ مکمل اتفاق دے۔ دا یقیناً یو اصولی حکومت دے او د اصولو مطابق روان دے خو زما Observations دا دی چہ قرآن پاک زمونڑہ یو دینی عظیم الشان کتاب دے او پہ ہغے کنیں چہ کوم اصول بیان شوی دی نو ہغہ د عمر د پارہ دیر کلک اصول دی خو پہ ہغہ کنیں ہم بیا بعضے وخت داسے خایونہ راشی لکہ د سور غوبنہ حرامہ شوے دے خو کہ فرض کرہ داسے صورتحال یو بندہ باندے راشی چہ ہغہ د لوگے مری نو د ہغے د پارہ ہم پہ ہغے کنیں آسانتیا پیدا شوے دے چہ

د ژوند د برقرار ساتلو د پاره خیر دے، ته د سور غوښه لکه اخوره- ژوند
برقرار اوساته او مستی مه کوه- دا اصول چه کوم دی، بعضے خانے کښ لږ
غوندے نرمی پکار وی لکه ساولدهیر کښ د جینکو میل سکول دے او په هغه
کښ په Detail باندے استاذانے وے نو زمونږه چیف منسټر صاحب حکم
اوکړو چه دا Detailment باندے چه کومے استاذانے دی، دا ټولے ختم کړی او
خپلو خپلو ځایونو ته ئے اولیگی- هغه سکول اتم دے او استاذانے ترے ټولے
لارے- چه لارے نو هغه پرائمری پاته شو- نوزه وایم چه دے اصولو کښ لږه
نرمی راولی او چه کوم خانے کښ ضرورت وی نو هغه خانے کښ خو داسے
نه دی کول پکار او دهغوی څه مدد اوکړی-

وزیر تعلیم؛ سپیکر صاحب! دوی ته ما یقین دهانی ورکړے وه چه انشاء الله کوم
کوم ځایونو کښ دا تکلیف وی یا کوم خانے کښ چه محکمه گنری چه دا استاد
نشته نو هغه خانے له مونږه اوس استاذ ورکوف- د هغه د پاره مونږه Ban relax
کوف- چه کوم خانے کښ استاذ غلط کار کوی یا استاذ سکول ته نه ځی نو هغه
به هم Under report بدلیری- دا نه چه بس Ban شو نو دا څه قرآنی آیات خو
نه دے چه بس Ban به په Ban وی- نه به ئے کوف- چه کوم د ضرورت مطابق
راشی نو هغه به مونږه کوف او دوی له کړی موهم دی او بیا به ئے هم انشاء الله
کوف- د ساولدهیر سکول مسئله به ورله هم انشاء الله زر تر زره حل کړو-
جناب سپیکر؛ جی سبحان خان-

حاجی محمد یوسف خان؛ جناب سپیکر! ----

جناب سپیکر؛ هغوی مخکښ پاسیدلی وو- سبحان خان مخکښ پاسیدلے وو-

جناب عبدالسبحان خان؛ شکریه- قابل احترام سپیکر صاحب! کران او قابل

احترام ورور، احمد حسن خان ہفہ تیرو ورخو کنب د حکومت د بنہ کارکردگی پہ دے فلور باندے ډیر تعریف کرے وو نو بیا پہ یو منہی کنب دوه نرخه څنگه ساتی؟ زمونږه یو طرف ته ورورونو ته وائی چه ستاسو اصول شته او دے بل طرف ته وائی چه ستاسو نشته۔ زه دوی ته وایم چه تاسو ډیر بنه پارلیمنترین یی، تاسو د تعصب او د بد نیتی دا چشمے د لږ ساعت د پاره لرے کری نو په دے خبره به تاسو مجبوره شی چه دانن د پارلیمنٹ بالا دستی د میان نواز شریف د حکومت مرهون منت ده او هغه خلعو چه چا به مخکین کنگرو کوریتس وے یا چا به جبری عدالتونه وے او داسے قسمه خبرے به کیدے، نن هغوی دا اومله چه د میان نواز شریف حکومت دهغه د ملگرو اتحادیانو په دے ملک کنب د پارلیمنٹ بالا دستی ثابتہ کره۔ دا د اصولو فتح ده۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب نجم الدین: زما خیال دادے۔۔۔۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر، یو کار به مو پاتے کیزی۔ هغوی مخکین پاسیدلی وو۔ سلیم خان مخکین پاسیدلے وو۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ، سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ زه په پوائنٹ آف آرڈر باندے د یو ډیر اھے مسئلے طرف ته ستاسو توجه راگرخول غواړم۔ غو ورخه مخکینے زمونږه د دے ایوان یو ډیر معزز رکن، گیان چند اغوا شوے وو او په هغه سلسله کنب د دے معزز ایوان اکثریتی ممبرانو د گورنر هافس پورے مارچ هم کرے وو او د دے هافس ټول ممبران او هر شریف شہری د دے ملک په دے خبره باندے ډیر زیات درد مند او خفه دے۔ پروں

دوو اخبارونو، روزنامه صحافت او روزنامه فرنٹیر پوسٹ کین داسے خبره راغله ده چه په هغه باندے زما زره ته او ددے بتول ایوان ممبران چه چا هغه خبر کتله وی، د هغوی زرونو ته هم ډیر درد او تکلیف رسیده دے۔ ستاسو که اجازت وی نوزه به دا اووایم۔ "اقلیتی رکن گیان سنگه سمکروں کے ساتھی نکلے"۔ روزنامه "صحافت" 16-12-1997 - دغسے په "فرنٹیر پوسٹ" کین 'Kidnapped link to dishonour electoral deal' او په هغه کین زه صرف یو فقره تاسو ته اورول غواړم۔ چه "Well placed sources said that Gian Singh had close links with an influential group involving some

NWFP Parliamentarians dealing in antiques like statues mostly

smuggled from Afghanistan". زما صرف دا گزارش دے چه دا زمونږه د دے بتول ایوان استحقاق په دے خبره مجروح شوے دے چه یو طرف ته خو مونږه بتول خفه یو، بتول خلق هم په دے خفه دی چه -----

جناب سپیکر: پریویلیج موشن داخل کرنی کنه جی۔

جناب سلیم خان وکلیٹ: زه پریویلیج موشن په دے ورکوم چه هغه کمیټی ته حواله شی او په دے خبره بحث اوشی۔

جناب سپیکر: داخل نه کرنی نو بیا به په هغه باندے خبرے اوکړو۔ داخل نه کرنی کیبندو۔

حاجی محمد یوسف خان: جناب سپیکر! -----

جناب احمد حسن خان: زه د دے په حواله سره د پی تی وی نه چه کومه خبرنامه ده، د هغه سلسله کین هم چه هغوی ورله کوم کوریج ورکړے دے او

پہ کومہ طریقہ نے ورکریے دے، ما پریویلیج موشن داخل کریے وو نو زما دا یقین دے چہ دا بہ تاسو راولی او پریویلیج کمیٹی تہ بہ نے اولیری۔

حاجی محمد یوسف خان: جناب سپیکر! دا مخکین مسئلہ چہ کوم د ایس ای تی، د سائنس ماسٹرانو وہ نو ستاسو پہ وساطت سرہ زہ د منسٹر صاحب پہ خدمت کنی دا عرض کوم او ستاسو او دے ہاؤس توجہ دے طرف تہ راگرخوم چہ کہ تاسو اوگوری، د 1985 نہ زہ ممبر راروان یم، د دے پبلک سروس کمیشن پہ وجہ دیر عظیم نقصان اورسیدو ہغہ اہم پوستونو تہ او ہغہ اہم ادارو تہ چہ کوم د دے قوم او دے ملک سرہ گہرا تعلق ساتی۔ زما بہ دا Request وی ستاسو پہ وساطت باندے منسٹر صاحب تہ، منسٹر صاحب دیر بنہ سرے دے او دا بالکل زمونرہ تسلی دہ چہ دے صحیح کارکوی او چہ منسٹر صحیح کارکوی نو یقیناً محکمہ بہ ہم صحیح کارکوی، بجائے د دے چہ دوی د پبلک سروس کمیشن پہ Through باندے، خکہ چہ پنخلس کالہ خو زما د یاداشتو پبلک سروس کمیشن د دے پوستونو د پارہ Appointments او نہ کرے شو او د ہغے پہ وجہ باندے د بچو تعلیم بالکل تباہ و برباد دے، نو زما بہ دا گزارش وی چہ دوی دیپارٹمنٹل یوہ کمیٹی جو رہ کری او ہغہ رولز د بتول پہ ہغے کنی پورا کری چہ کوم د انصاف تقاضے ساتی، کوم د میرٹ تقاضا ساتی او کوم د قابلیت تقاضا ساتی۔ ہغے کنی بہ دا اوشی چہ دا بتول سکولونہ بہ، ولے چہ کسان شتہ، د دے کوالیفائیڈ کسان شتہ خو پبلک سروس کمیشن داسے طریقہ جو رہ کرے دہ چہ ہغہ د نہ برابر دہ او مخکین یوخل پہ دے بحث شوے وو او بی بی صاحبہ ہم پہ دے کنی د دے خبرے تائید کرے وو چہ دا پبلک سروس کمیشن زمونرہ تقاضے نہ شی پورا کولے۔ پہ دے وجہ ہغہ زور حکومت یوہ

کمیٹی جو رہ کرے وہ خو چونکہ محکمہ د حکومت تابع وی او حکومت
 چہ کومہ رائے ورکوی، پہ ہغے باندے ہغہ عمل کوی نو کہ موجودہ
 حکومت دا غواری لکہ خنگہ چہ دے نورو Appointments کنب نے پہ میرت
 باندے کار کرے دے، نو داسے پہ دے پوستونو باندے ہم پہ میرت باندے کار
 کولے شی۔

جناب پیر محمد خان، دے منسٹر صاحب تہ محکمے غلط جواب ورکے دے،
 زما پہ سکولونو کنب چہ کوم د سائنس تیچرز دی، دہغے تفصیل د راوری۔ د
 ہغے د پارہ ما استحقاق د محکمے خلاف اولیکو او زہ بہ نے داخل کریم او دوی
 د استحقاق پہ جواب کنب بیا پیش کری چہ کوم کوم استاذان، سائنس تیچرز
 دی۔

وزیر تعلیم، ما خو دوی تہ او وتیل چہ کلہ انشاء اللہ د اسمبلی سیشن خلاصیری
 او دوی کلی تہ رسی نو سائنس تیچران بہ ترے مونہہ مخکنے لیرلی وی او
 ہلتہ بہ نے استقبال ہم او کری۔

جناب پیر محمد خان، نو ہلتہ خو دوی وائی چہ یو کنب نشتہ دے او نورو کنب
 شتہ۔ زہ وایم چہ پہ۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم، یرہ جی، بس زہ۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان، زہ بہ دا ثابت کوم۔ دے د پارہ ما استحقاق داخل کرے دے۔

جناب نجم الدین، پوائنٹ آف آرڈر۔ سر! دا کاغذ، پیر محمد صاحب، منسٹر
 صاحب خبرہ او کرہ۔ وائی چہ د مینڈیٹ حکومت دے، بیا پسے سبحان خان

ہم۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم، او د مینڈیٹ حکومت دے۔

جناب نجم الدین، دھنے نے دیرہ بنہ تشریح اوکرہ۔ دا خود مینڈیت حکومت دے پیر محمد صاحب ولے خفہ کیری؟ د مینڈیت دوجے نہ بہ دا سوال غلط وی۔ د مینڈیت دوجے نہ دوی تھیک جواب نہ ورکوی خککہ چہ پہ دغہ دوه سکولونو کنب استاذان شتہ او پہ دے یولسو کنب نشتہ، نو دوی وائی چہ پہ ہغہ یولسو کنب شتہ او پہ دے دوو کنب نشتہ۔ نو جی دا زمونہ عرض دے چہ دوی د کم از کم دے سوالونو جوابونہ __ دومرہ د مینڈیت پہ ہوا کنب د برہ نہ خی۔

Mr. Speaker: Mr. Naik Amal Khan, MPA, to please move his Adjournment Motion No. 156 in the House.

جناب نیک عمل خان، جناب سیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے کہ مورخہ 6 اور 7 اکتوبر 1997 کی درمیانی شب مندرجہ مواضعات خرکی 'خان گھڑی' درگئی، گل مقام اور قدم خیل میں زبردست ژالہ باری ہوئی اور تمام کھڑی فصلیں تباہ و برباد ہوئی ہیں۔ ژالہ باری اتنی زبردست تھی کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہاں فصل کھڑی تھی۔ اس میں جوار، گنا اور سبزیوں مکمل طور پر برباد ہوئی ہیں۔ یہاں کے کاشتکار بہت غریب ہیں۔ تقریباً چار سو چوالیس کاشتکار اس سے تباہ ہوئے ہیں۔ لہذا ان کاشت کاروں کو معاوضہ دیا جائے، ان کا آبیانہ معاف کیا جائے، زرعی قرضہ جات پر سود معاف کیا جائے اور حکومت جنس کی صورت میں ان کی امداد کرے تاکہ یہ لوگ فاقہ کشی سے بچ جائیں۔

صاحبہ دلہہ دومرہ زبردستہ کلنی شوے دہ چہ غومرہ فصلونہ ولار وو، ہغہ ہدیو دا پتہ نہ لکی چہ یرہ دا فصل شتہ او کہ نہ۔ بل ہغہ گنی ملونہ ہم نہ اخلی۔ تر دے حدہ پورہ ہغہ خلق غریبانان تباہ شوے دی او دوی امداد پکار دے کہ د جنس پہ صورت کنب وی او کہ د پیسو پہ صورت کنب وی۔

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر صاحب! نیک عمل خان وانی چہ "پارسو چوالیس لوگ تباہ ہوئے ہیں" نو دا چارسو چوالیس کسان پہ دے گلی کین مہ شوی دی کہ غہ چل شوے دے؟

جناب نیک عمل خان: نہ جی دا مہ شوی نہ دی، دا تباہ شوی دی۔ فصلونہ نے تباہ شوی دی، نو دوی بہ د لوہے دوجے نہ کیدے شی چہ مہ شی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات): بہر دنیا کین خود دے د پارہ طریقہ شتہ۔ ہغہ فصلونہ چہ کوم وی، ہغہ بیمہ کوی او کلہ چہ غہ داسے نقصان اورسی نو د ہغے بیا ہغہ بیمہ ذمہ وارہ وی او ہغہ ہغہ خلقو تہ معاوضہ ورکوی۔ خو پاکستان کین دغہ طریقہ باندے ہم غہ نشتہ د بیے او ریلیف ایکٹ چہ کوم مخکین د سیلاب زدگانو د پارہ دے اسمبلو رغ کرے وو، ہغے کین ہم د ژالہ باری د پارہ یا داسے دغہ د پارہ ہنگامی غہ انتظام نشتہ۔ د ہغے وجہ دا دہ چہ دا سلسلہ یو خل شروع شی، دا گلی چہ کومہ پہ دے پینور کین شوے وہ، ہغہ ہم تاسو لیدلے وہ چہ غہ قسم شوے وہ او د فرنتیر پہ گوٹ گوٹ کین گلی کیری او کہ فرض کرہ بیا کوم خائے کین چہ گلی نہ وی شوی نو ہلتہ کین بہ ہم ہر سرے وانی چہ گلی شوے دہ۔ نو ددے د پارہ حکومت غہ قانون نہ دے رغ کرے چہ داسے غہ کسانو تہ بیا معاوضہ ورکے شی۔ دا خو ہر خائے کین کیری او ددے د پارہ فی الحال غہ قانون اسمبلی نہ دے رغ کرے چہ د ہغے د پارہ غہ معاوضہ ورکے شی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ یو تپوس کوم چہ دا قانون بہ غوک جو روی؟ د حکومت وزیر دے، دوی چرتہ بل راوے دے اسمبلی تہ

چہ مونیرہ ہفتے کس مخالف کرے دے یا مورڈ کرے دے؟ کہ دوی نہ وی
 راویے نو دا ذمہ واری د چا دہ؟ حکومت دا قانون نہ دے پاس کرے، اسمبلی نہ
 دے پاس کرے نو خود دوی د صبا قانون راویے او قانون سازی داو کری۔ پل د
 راویے نو مونیرہ بہ نے ورلہ صبا پاس کرو۔ چہ دوی نے راویے نہ نو پہ ہوا
 باندے خو نہ پاس کیڑی۔

جناب نیک عمل خان، جناب سپیکر! -----

وزیر جنگلات: د ہفتے ما جی خبرہ اوکرہ چہ چونکہ مونیرہ پہ دے طریقہ باندے
 دا پیسے تقسیم کوف نو کوم چہ زمونیرہ بجت دے، دا بہ د ہفتے د پارہ نہ پورہ
 کیڑی۔ ہفتے خو د دوی اختیار دے کہ دوی وانی چہ مونیرہ د بجت دا پیسے
 بتولے ژالہ باری تہ او باسو نو ہفتے تہ د او باسی۔ مونیرہ خو بہ د دوی حکم منو
 جی۔ مونیرہ خو حکم منونکی یو جی۔ حکم بہ دوی کوی او مونیرہ بہ نے
 منو۔

جناب نجم الدین: سر! دا پیسے د بتولے ژالہ باری تہ او باسی کہ زمونیرہ پہ حکم
 باندے کیڑی، تاسو بتول راسرہ ملگری نے کتہ۔ بالکل دا او باسی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani, MPA, and Mr. Baz
 Muhammad Khan, MPA, to please move their identical 'Call
 Attention Notice' No. 299 and 300 one by one in the House.

جناب باز محمد خان، دیرہ شکرہ۔ "محترم سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے
 حکومت کی توجہ اس اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بنوں میں
 دوا کے مقام پر عارضی پل مکمل ہونے کو ہے اور انتظامیہ اس عارضی پل سے گزرنے کیلئے

گاڑیوں پر ٹیکس لگانا چاہتی ہے جو بنوں کے عوام کے ساتھ نا انصافی ہے۔"

محترم سپیکر صاحب! دیرہ عجیبہ غوندے خبرہ دہ چہ دا پل نیشنل
ہائی وے والو جو رکپے دے او د دے د پارہ منظوری شوے وہ د چار کروڑ
تیس لاکھ روپو او پہ ہغے باندے کارہم شروع شوے وو او غہ اتہانیس لاکھ
روپی پرے اولگیدے خو دیرہ د افسوس خبرہ دہ چہ د ہغہ پل اتہانیس لاکھ
روپی Payment ہم او شو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، تاسو دا خپل مائیک لږ بند کریں جی۔

جناب باز محمد خان، اتہانیس لاکھ روپے Payment ہم او شو خو ہغہ پل Drop
شو او بیا او نہ شو۔ اوس ہلتہ مونږہ خپلہ غہ چندے مندے او غہ گورنمنٹ
د دسترکت کونسل نہ پیسے راکری دی او غہ بیس، بانیس لاکھ روپے پہ دے
پل باندے اوس لگیدلے دی۔ تاسو یقین اوکریں جی پہ 1990 کنیں چہ غہ وخت
زہ ممبر ووم نو ما پخپلہ درے پلونہ جو رکری دی۔ یو پہ 15 لاکھ روپے باندے
جی، بل پہ انیس لاکھ روپے او بل پہ اتہارہ لاکھ روپی باندے جو ردے۔ اوس
کہ دغہ کار داسے شروع شی نو پہ ہغہ پلونو باندے بہ ہم ٹیکس لگی۔ کلو تہ
بہ خلق خی نو ہغہ خپل کلی تہ تلو باندے بہ ہم ٹیکس ورکوی۔ دا جی دیرہ
د افسوس خبرہ دہ او زہ خودا وایم چہ کہ مونږہ لہ ہغہ پل چہ کوم د چار
کروڑ، تیس لاکھ روپی وو، جو رہ وی نو بیا خو تہیک دہ چہ غومرہ
ٹیکس لکوی او د لکوی خو دا خو یو عارضی پل دے او عارضی پل باندے
دوئی ٹیکس مکنگہ لکوی؟ بلہ زہ دا خبرہ کوم چہ ہلتہ پروں نہ ہغہ بل وخت
غہ کسان پہ دے پل تیریدل نو دوئی ترے ٹیکس او غوبنتو پہ انکار باندے یو بل
سرہ نیغ شو او یو بل تہ نے کنخل منخل اوکریں۔ یو ڈاکٹر پرے تیریدو

پاکٹر محمد نواز، نو ہفتہ ہم دے تھیکڈارانو سرہ نیغ شوے دے او روزانہ بہ دا خبرہ کیڑی۔ نو زما دا گزارش دے او دا Request کوم چہ دا عارضی پل دے او کہ دوی مونی سرہ دا Commitment کوی او دا پل جوڑہ وی، پہ دعویٰ باندے او ہفتہ چار کرور، تیس لاکھ روپی مونی لہ لگوی نو بے شکہ چہ غومرہ تیکس راباندے لگوی او د لگوی۔ دا خو عارضی پل دے او پہ عارضی پل باندے خنکہ دوی تیکس لگوی او خنکہ د خپلو خلقو نہ د خپلو پیسو تیکس اخلی؟ د گورنمنٹ یوہ پیسہ پرے نہ دہ لکیدے جی۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! چونکہ نن اکرم خان درانی صاحب نشتہ نو ددے طرف نہ زہ د دوی سرہ بھرپور مرستہ کوم او دا درخواست کوم چہ پہ دے د خصوصی غور اوشی۔

جناب باز محمد خان، زہ دیر مشکوریم دا احمد حسن خان۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات)، شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہ کال ایشنٹن نوئس سی اینڈ ڈیو کو دیا گیا لیکن دراصل اس کا Concern Local Bodies کے ساتھ ہے، جواب آیا ہوا ہے تو میں کوشش کروں گا کہ ان کو Satisfy کر سکوں۔ ان کے بنوں ڈسٹرکٹ کے Notables اور ایم این اینز کا ایک جرگہ ہوا تھا، بولائی میں آ کر چیف منسٹر صاحب کو ملے تھے اسی Bridge کے سلسلے میں اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ گورنمنٹ کچھ رقم Loan کے طور پر اس Temporary bridge کیلئے جرگے کے حوالے کرے گی جن میں کچھ پولیٹیکل ایجنٹس نے پیسے دینے تھے۔ کچھ لوگوں نے خود اپنے طور پر Contribution کرنی تھی اور تقریباً دس لاکھ روپے ڈسٹرکٹ کونسل بنوں نے دینے تھے کیونکہ یہ این ایچ اے کا روڈ ہے، سی اینڈ ڈیو کا نہیں ہے تو ڈسٹرکٹ کونسل بنوں نے دس لاکھ روپے منظور کیے On loan basis اب وہ Temporary طور پر اور غالباً جرگے

نے اس چیز پر Agree کیا کہ یہ ایک قسم کا Loan ہے اور اس کو Repay کریں گے۔ اب وہ Temporary causeway بن گیا ہے اور ایک سمری لوکل باڈیز کی طرف سے Move ہوئی ہے جو چیف منسٹر تک گئی ہے۔ ظاہر ہے Minister concerned کے دفتر سے گزر کر گئی ہے جس میں یہ چیز Approve ہوئی ہے کہ Easy instalments میں معمولی ٹول ٹیکس لگا کر، جو رقم ڈسٹرکٹ کونسل کی تھی اور جرگے کے فیصلے کے مطابق وہ آہستہ آہستہ واپس کی جائے لیکن ساتھ ہی میں ان کو Assurance دلوانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں اکرم خان درانی نے اس Bridge کا مسئلہ اٹھایا تھا، ہماری تین Meetings، میاں مظفر شاہ بھی بیٹھے ہیں، ان کا بھی Bridge کا مسئلہ تھا نوشہرہ کا اور یہ بنوں کا تھا اور ہم نے این ایچ اے کے ساتھ باقاعدہ اٹھایا، اعظم خان ہوتی، فیڈرل منسٹر کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے، چیف منسٹر بھی شامل تھے اور انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ اس Bridge کیلئے این ایچ اے کی طرف سے بھی Efforts ہو رہی ہیں اور کوئی نہ کوئی Funding ہوگی اور امید ہے کہ اگلی اے ڈی پی میں کچھ نہ کچھ رقم Reflect ہوگی جس سے وہ Complete ہو سکے گا۔

جناب باز محمد خان، محترم سپیکر صاحب! زہ د منسٹر صاحب شکر گزاریم چہ دوی د پل متعلق راتہ یقین دہانی اوکرہ خوزہ د دے عارضی پل متعلق دا خبرہ کوم، لکہ مخنگہ چہ دوی اوونیل چہ غہ لس لکہہ روپی دسترکت کونسل ورکرے دی۔ دا بالکل دے حدہ پورے تہیک دہ جی چہ مونزہ جرکہ کرے وہ خکہ چہ ہلتہ دیر تکلیف وو۔ تریفک بالکل بند وو او هر وخت بہ مسئلہ جو ریدہ۔ درے درے، غلور غلور گھنتے بہ ہفہ پل بند شو۔ خوزہ وایم چہ دا تیکس د غہ طریقہ دہ، دا پراونشل گورنمنٹ غہ د پارہ دے؟ لس لکہہ روپی خو دسترکت کونسل ورکرے جی، نو دا پیسے لس لکہہ روپی

دی، دے د پارہ خلقو باندی د بوجھ نہ راویلی جی۔ د خلقو نہ ولی اخلی دغہ پیسے؟ دا پراونشل گورنمنٹ دے چہ کوم خلقو ورتہ چندہ ورکری دے، غہ Loan نے ورکری دے، نو پراونشل گورنمنٹ د ورکری دا پیسے، مونہ نہ ولے اخلی پہ دغے عارضی پل باندے؟ او د دے بلے خبرے زہ د منسٹر صاحب بے انتہا مشکوریم چہ دوی د پل خبرہ اوکری چہ ہفہ پل باندے بہ دوی کار شروع کوی جی۔

Mr. Speaker: Mr. Najam-ud -Din Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 303 in the House.

جناب نجم الدین، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 303۔ جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے -----

جناب سپیکر، دنوٹس نمبر دہم غہ عجیبہ غوندے دے، 303۔

جناب نجم الدین، دا ہم ما سرہ زیاتے دے جی۔ "جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ دیر میں تعمیر کئے گئے سکولوں میں اساتذہ کو ابھی تک تعینات نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے دیر میں حصول تعلیم کے سلسلے میں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، لہذا اس پر فوری توجہ دی جائے۔"

جناب سپیکر، ہسے منسٹر بنہ سرے دے، گورے دادرتہ او وایمہ۔

جناب نجم الدین، یرہ جی ہسے دلس، اتہ ورخو نہ حالات بدل شوی دی۔

(تقریر) دبی بی سپیشل ممبرانی دہ جی، گنی دا خلق نہ تھیک کیڑی۔

زہ عرض دا کومہ چہ پہ دیر کنیں مونہ د وخت نہ دا چغے وھو چہ دیرہ پسماندہ علاقہ دہ او بتولہ غرتیزہ علاقہ دہ۔ زہ ستاسو پہ نوٹس کنیں صرف دا خبرہ راولم چہ پہ نو تاریخ باندے زہ د کوہستان علاقے د شرینگل پہ دورہ باندے تلے وومہ او د ایم پی اے پہ حیثیت باندے زہ لارمہ د جینکو یو ملبل

سڪول ته۔ د هغه جيڪو په مليل سڪول ڪنهن ڇهه ما استاذانه اوڪتلي، منسٽر صاحب، زما خبري ته غور ڪيرده جي۔

وزير تعليم، غور ۾ ڏے۔

All

جناب نجم الدين، زما خيال ڏے ڪه غور ڪيرده نو ٻنہ به وي۔ ما ڇهه هغه مليل سڪول اوڪتلي نو په هغه ڪنهن يوه استاذه هم نه وه۔ ما د هغوي په Attendance Register ڪنهن اوليڪل ڇهه زه افسوس ڪوم ڇهه په دومره استاذانو ڪنهن په ڏے ٻانهن يوه استاذه هم په ڏے سڪول ڪنهن نشته۔ بيا لاريمه جي، ييشو ورته وائي، هلته يو پرائيمري سڪول ڏے او هغه سڪول ته ڇهه ورغلم نو دره ماشومان راپاسيل ڇهه هغه استاذانو ڪينولے وو، زر نه جهنبا اوخيڙوله۔ په دغه سڪول ڪنهن پينڇهه پي تي سي ماسٽران وو او صرف دغه دره ماشومان پڪين وو، يو ماسٽر هم حاضر نه وو۔ د هغوي الماري مو ماته ڪرہ او هغه Attendance Register مو راولاغتو او په هغه ڪنهن مو بره اوليڪل ڇهه زه افسوس ڪوم ڇهه په ڏے خانے ڪنهن يو استاذ هم نشته، سڪول نه بند ڪرے ڏے او تلي ڏي، په ڪورونو ڪنهن ناست ڏي۔ بيا جي والدني بيله ورته وائي، د هغه مليل سڪول ته ڇهه زه لاريم او هغه سڪول ڇهه ما اوڪتلي نو په هغه ڪنهن دينياتو يو معلم ناست وو۔ په دغه سڪول ڪنهن لس، دولس ڪسان ماسٽران ڏي او نور بتول غير حاضر وو۔ په هغه Attendance Register ڪنهن هم ما اوليڪل ڇهه زه افسوس ڪوم ڇهه دلته يو معلم دينيات ناست ڏے، يو ورسره ڇپر اسي ڏے او باقي بتول سڪول نه خالي ڪرے ڏے، هيڻ ڳوڪ نشته ڏے په سڪول ڪنهن۔ زما عرض دا ڏے جي ڇهه مونڙ د وخت نه دا چغه وهو، دا علاقه ڏے بتولو ايم پي ايز ليدلے ده او ڏے بتولو خلقو هم ليدلے ده، هلته ديوتتي ڳوڪ نه ڪوي،

انسپڪشن نشته او چائے هم دا تپوس او نه ڪرو ڇهه دهغه خلقو ٿوند تباہ شو۔
 بله ورخ خو ما دا فيصله ڪرے ده، ما ونييل ڇهه زه بهه د حڪومت نه دا مطالبه
 ڪومه ڇهه دا سڪولونه د ڪم از ڪم پرائيوپائيز ڪري، پرائيوپٽ خلقوله د ورڪري۔
 ڇهه ڻوڪ ڪم از ڪم سل روپي ورڪوي نو دهغه سڪول تپوس خو بهه ڪوي۔
 زما جي منسٽر صاحب ته دا درخواست دے او دا عرض ڪومه ڇهه د ڪوهستان
 دغه ايريا ڊيره پسمانده ده او دوي د Clear cut تحقيقات اوڪري۔ ما جي د دغه
 سڪولونو تحقيقات ڇهه اوڪرل نو په هغه سڪولونو ڪنن يو استاذ هم د هغه
 خانے لوڪل نه وو، ٽول د بهر نه راغله وو او په دغه وجهه هلته هيچ ڇا هم
 ڊيوٽي نه ڪوله۔ زما دا هم عرض دے جي ڇهه په ڊير ڪنن يو گرلز هائر سيڪنڊري
 سڪول جوڙ شوے دے، يو په شرينگل ڪنن سيڪنڊري سڪول دے او يو په
 ڪلڪوٽ ڪنن سيڪنڊري سڪول دے، د دے سيڪنڊري سڪولونو چونا شوے ده،
 شيشے پڪين لڪيدلے دي او بالڪل Complete حالاتو ڪنن دي۔ مونڙ حڪومت ته
 وايو ڇهه دے له د سٽاف راولپري، په دے ڪنن د سٽاف ڪينوي۔ هغه وائي
 ته ميڪڊارانو نيولے دي، د ڇا پينجهه لکيه روپي په هغه ڪنن قرض دي، د ڇا
 دوه لکيه روپي قرض دي، وائي ٽول سڪولونه پڪين بانڊه ڪري دي۔ نو زما
 ستاسو په وساطت سره منسٽر صاحب ته دا درخواست دے او دا هم وايهه ڇهه
 تاسو مخڪين د هيلٿه په مسئله ڪنن دا خبره اوڪره ڇهه ايم پي اے سره دا اختيار
 شته ڇهه هغه لارشي او هسپتال چيڪ ڪري، سڪول چيڪ ڪري يا بل يو شته
 چيڪ ڪري او خپل رپورٽ اوليڪي۔ په دے ڪنن د حڪومت يو Clear cut
 notification اوڪري۔ نه ايجوڪيشن والا زمونڙ خبره مني، نه هيلٿه والا
 زمونڙ خبره مني، نه جيل والا خبره مني، هيڻ ڻوڪ هم زمونڙ خبره نه

منی۔ ما تاسو ته دا وئیل ٻڄه منسٽر صاحب د دا کار اوکری چه دوی د دغه رجسٽرے راوغواری او آء د گوری چه په دغه رجسٽرو باندے زما خط Written شته او که نشته جی۔ د دنیا کسان راسره وو لیکن د هغه باوجود جی د هغوی خلاف غوک ایکشن نه اخلی۔ مونږ خو دغه کولے شو چه لیکل موکری دی۔ منسٽر صاحب ته دا درخواست کوؤ چه زما علاقه پسمانده ده، هغه جی غرنیزه علاقه ده، هغه له د کم از کم د نورو علاقو شانته غه Relaxation ورکری چه هلته د هغه خانے خپل استاذان پخپل خانے باندے اولږی۔ دویم تکه دا دے چه د هغه سکولونو چیکنگه د اوکری۔ چیکنگه د اوکری چه دلته دا استاذان ولے دیوتی نه کوی؟

جناب سپیکر، جی، آریبل منسٽر۔

بیگم نسیم ولی خان، محترم سپیکر صاحب! بخنبه غوارم چه د وزیر صاحب نه مخکین اودریزمه۔ دا نجم الدین خان چه کوم کار کرے دے، دا داسے یو حقیقی کار دے چه دستائینے وردے۔ پکار دا دی چه دا ٻټول ایم پی ایز چه دلته ناست دی، یو وزیر هر یو سکول نه شی چیک کولے او یو وزیر د هر یو سکول ریکارڈ نه شی ساتلے، هر یو ایم پی اے له دا پکار دی چه هغه پخبله حلقه کین اوگرخی او هم دغه کوشش اوکری لکه خنگه چه نجم الدین خان کرے دے او دا خواست به مونږ وزیر صاحب ته اوکرو چه دغه رجسٽرے راوغواری او د دغه رجسٽرو په مطابق دغه خلقوله قرار واقعی سزا ورکری۔ خو دا نور ممبران چه دی، دوی د هم داسے کوشش اوکری خکه چه په ټوله صوبه کین په یو طریقہ باندے ایجوکیشن ته توجه پکار ده او توجه داسے پکار ده چه مونږ د هم پکین د وزیر صاحب سره خپل

Co-operation او کرو۔

جناب سپیکر، جی آر، بیل منسٹر، پلیز۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! زہ د نجم الدین خان دیر مشکور یم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، پہ دے کس یو وضاحت تاسو تہ اوکرم چہ ایم پی اے گان صاحبان

غہ شنے۔ تاسو دا خپل مائیک لریو منت بند کرنی جی۔

وزیر تعلیم، بنہ جی۔

جناب سپیکر، چہ ایم پی اے گان صاحبان داسے پہ انسپکشن لارشی نو هغوی بہ

صرف خپل Observations او نوٹس لیکئی، غہ ایکشن بہ هغوی نہ اخلی۔

ایکشن لہ بہ Concerned Department او منسٹر تہ رالیپئی، ولے د ایم پی اے

کار د خپل منسٹر سرہ دے هے نہ چہ تاسو هلتہ (تھتمہ)

جناب عبدالسمان خان، اصل کس سر، ستاسو برد باری دہ، تحمل دے او

زمونرہ برد باری دہ چہ دے خبرو تہ غور ایردو، ایجوکیشن والا خود دے نہ

بانیکاٹ کرے دے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! زہ د نجم الدین خان دیر مشکور یم چہ

هغوی توجه دلاؤ نوٹس نمبر 303 خپل پیش کرو او د خپلے حلقے د

سکولونو بارہ کس نے خبرہ اوکرہ۔ مونرہ Applications راغبنتی وو او د

استاذانو انٹریوگانے پہ بیل بیل مد کس اوشوے۔ میرت لست تقریباً جورشو،

پرون هغوی Ban relaxation غوبنتو او مونرہ ورتہ د پرون نہ Ban relax

کرو چہ بیل بیل دسترکتس او دویژن لیول باندے تاسو دا پوستونہ Release

کری او هغه خپل خپل سکولونہ تہ اولیپئی۔ دوی تہ یقین دهانی ورکوم چہ

انشاء اللہ زرت زرہ بہ دوی تہ خپل استاذان ملاو شی۔

جناب سپیکر، دبی بی پہ Proposal باندے غہ خبرہ اوکری کنہ جی۔

وزیر تعلیم، دبی بی Proposal بالکل جائز دے۔ زہ دے بتول ایم پی ایز تہ وایم چہ بھنی تاسو د خپلے خپلے حلقے ذمہ وار یئ۔ بنہ خلقو درلہ ووت در کرے دے او تاسو لہ د خدانے ہمت درکری۔

جناب سپیکر، ہفہ خو بیلہ خبرہ دہ۔ ہفہ چہ کوم شوی دی او دوی پہ ہفہ رجسٹرنو کنس دستخطونہ کری دی۔

وزیر تعلیم، بی بی حکم اوکرو چہ راویغوارتی نو انشاء اللہ راو بہ نے غوارو۔
جناب سپیکر، دا واوروی۔

جناب نجم الدین، زما خبرہ بلہ دہ جی۔ منسٹر صاحب اوونیل چہ گنی پوستونہ خالی دی، ما پرے خلق اولگول۔ زہ وایم چہ لگیدلے دی، درے درے کالہ نے اوشو، تنخواہ اخلی خو ہلتہ دیوتی لہ نہ خی۔ زما مسئلہ جدا دہ، زہ دغہ خبرہ کوم۔

وزیر تعلیم، سپیکر صاحب! ما خبرہ کولہ خو دوہ خلہ مینخ کنس نے پہ خبرہ کنس گد وڈ کر۔ غہ ہفہ پکنس خبرہ کوی نو ہفہ تسلسل خراب شو جی۔
جناب سپیکر، ہاشم خان! ستاسو خو دیرہ Stamina دہ۔ تاسو خو کم از کم گد وڈ کیری مہ۔

جناب احمد حسن خان، ستاسو دیرہ شکریہ جناب سپیکر، گنی تسلسل نے دیر غلط روان وو۔ (تہتم)

وزیر تعلیم، دا نو غلط، ما د دے پورا غمہ تشریح کولہ۔ زہ خو دوی تہ وایم چہ کوم خانے کنس دوی تہ پتہ لگی چہ خپل سکولونو کنس د دوی استاذان نشتہ

نو مونر لہ د In writing کئیں رالیری، مونر بہ پہ ہغے باندے ایکشن اخلو بلکہ دا بہ اوکرو چہ مونر بہ خپلے محکمے تہ اووایو چہ د کوم ایم پی اے پہ حلقہ کئیں چہ کوم پی ای او، ایس پی ای او راخی او دوی لہ چہ د کوم سکول خلاف شکایت ورکوی چہ زما پہ حلقہ کئیں دا سکول دے، صرف د خپلے حلقے پورے بہ نے محدود اوساتو حکمہ چہ بل کئیں بیا بل ایم پی اے خفا کیری نو ہغوی چہ د خپل خپل حلقے مطابق غہ تجاویز ورکوی چہ بیرہ دا استاذان نشہ نو بالکل د دوی پہ ہغہ شکایت دے ایکشن اخلی۔ ما تہ دے ہم نہ رالیری خودہر یو ایم پی اے پہ شکایت بہ عمل کوی۔

Mr. Speaker: Mr. Hameedullah Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 317 in the House.

جناب نجم الدین، سر! دا خبرہ ختمہ نہ شوہ جی؟
 جناب سپیکر، دا بالکل ختمہ شوہ نجم الدین خان، عمل بہ پرے اوس کیری۔
 ستاسو رجسٹر بہ ہم راوغواری او ہر غہ بہ اوکری کہ خیر وی جی۔

Mr. Hameedullah Khan, MPA, please. Not present.

Minister for Education: Yes Sir, he is absent.

Mr. Speaker: Mr. Sher Zaman Sher, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 324. Not present, it lapses. Mr. Ghafoor Khan Jadoon, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 325 in the House.

جناب پیر محمد خان، مطمئن دے۔
 جناب غفور خان جادون، غہ خبرہ خو نہ دہ۔ زہ خو ہسے ہم مطمئن یم۔

ہاشم خان سنجیدہ سرے دے، کوالیفائیڈ سرے دے۔ د دہ نہ بہ ولے نہ مطمئن

کیرو۔ خواہ مخواہ بہ مطمئن کیرو۔ عرض دادے جناب سپیکر صاحب

"اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری مفاد عامہ نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے کہ ایس ڈی ای او (میل) نے پرائمری سکول تحصیل لاہور ضلع صوابی کے ایک مدرس اعجاز علی کو تیرہ ماہ مسلسل غیر حاضری کی وجہ سے Terminate کرنے کیلئے کیس ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (میل) صوابی کو بھیجا۔ اس دوران میں مذکورہ ٹیچر نے انٹی کرپشن سٹاف سے ملکر میں سروس بک میں دو ہزار روپے رکھ کر چھاپہ مار کر متعلقہ ایس ڈی ای او کو گرفتار کروایا جس کی وجہ سے ضلع صوابی کے جملہ سکول بند ہیں۔"

جناب سپیکر صاحب! عرض دادے چہ پہ 13 تاریخ خود ہفہ ایس ڈی ای او صاحب ضمانت شوے دے خو عرض دادے چہ پہ بتولہ صوابی ضلع کتب سکولونہ تقریباً درے مٹلور ورخو بند دی۔ ما د منسٹر صاحب پہ نوٹس کتب دا خبرہ راوستے ہم وہ او پہ 13 تاریخ باندے دہفے خانے دانٹی کرپشن جج د عدالت نہ ضمانت ہم شوے دے خو عرض مے صرف دا دے جی چہ یو تیچر دریالس میاشتے غیر حاضر وی، ما دپتی کمشنر صاحب تہ اووے چہ پہ دوئی چھاپہ وهل پکار دی کہ دے ایس ڈی ای او صاحب پہ دغہ ورخ باندے پہ دے سروس بک کتب خیل Initial کرے وی یا دستخط نے کرے وی نو مونرہ بہ وایو چہ دے جرم دار دے۔ ہفہ راغے پہ یو منت کتب نے ورتہ سروس بک کیسودو او دوہ زرہ روپی نے پکبے د میز د پاسہ ورتہ کیسودلے، انتی کرپشن والا راغلل، چھاپہ نے پرے او وہلہ او ہفہ نے اونیولو۔ ہفہ غریب تہ شہ پتہ وہ چہ دے سروس بک کتب پیسے شتے او کہ نشتے۔ انکوائری کول پکار دی، گنی نو مونرہ صرف دا عرض کوف او منسٹر صاحب تہ مو دا

درخواست دے چہ دے کس د خپله یو دیپارٹمنٹل انکوائری اوکری او کہ دا کار
هغه کری وی نو سزا د ورته ملاؤ شی جی۔ خو زمونږه چہ غومره پورے
معلومات دی جی بلکه سو فیصد دا سرے بے گناه دے۔ زیاتے ورسره شوے
دے۔ انکوائری د پکین اوشی جی۔ زه وایم دا سرے بالکل، Totally بے گناه
دے جی۔ بس صرف دا عرض مے کولو۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر! په دے باندے دلته صرف مختصر غوندے
عرض کومه او د بشیر خان خیال به پکین هم راوگرخول غواړم خکه چہ د
محترم وزیر تعلیم سره سره د بشیر خان هم په دے کس یو رول دے۔ جناب
سپیکر! په دے باندے متعلقه اساتذہ کرام چہ کوم احتجاج کرے دے، د هغه نه
د دے افسرد ایمانداری او د محنت کشی پته لگی اگرچہ دا کیس Subjudice هم
دے په دغه سلسله کس به دا خبره تاسو مناسب نه گنږی چہ مونږ ئے اوکړو
خو که جناب وزیر تعلیم صاحب د محکمہ تعلیم په ذریعہ باندے او لاء منسټر
صاحب دلته As acting on behalf of the Chief Minister یا لاء منسټر د
خپل انتظامی عہدے په لحاظ سره دی سی ته او ایس پی ته هم دا خبره اوکری
چہ په دے کس غیر جانبدار تحقیقات اوکری خکه چہ دے نه یوه ډیره لویه او
اهمه Issue جوړه شوے ده جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, please.

وزیر تعلیم، جناب سپیکر صاحب! د غفور جدون صاحب مشکوریمه۔ دوی
چہ کله دا خبره ما ته اوکړه، دوی او شیر زمان شیر زمونږ د صوابی ایم پی اے
صاحبان دی، په هغه ورخ باندے بی بی هم نه وه راغله او زمونږ وزیر اعلیٰ
صاحب هم نه وو، زمونږ چہ د پارلیمانی پارټی Meeting وو، نو هغه کس

دوئی چہ کلہ دا خبرہ مونڑی تہ اوکڑہ نو ما دوئی تہ اوونیل چہ تاسو داسے کار اوکڑی چہ د منظور باچا د صدارت لاندے زمونڑہ د پارلیمانی پارٹی Meeting دے نو تاسو پکبن غیر جانبدار طریقے باندے انکوائری اوکڑی او چہ چا سرہ حقیقت کبن زیاتے شوے وی نو ہفہ بہ ما تہ غلے غوندے اوواین نو مونڑ بہ ہفہ شانے پہ ہفہ لائن کبن یو خبرہ اوکڑو او ما خپلے محکمے تہ ہم پکبن اوونیل چہ تاسو ہم پکبن خپلہ انکوائری اوکڑی۔ پولیس والا بہ بیل او انتی کرپشن والا پکبن بیل لگیا دی۔ دا یو دوہ استاذان وو، دوہ رونڑہ وو، د یو اعجاز نوم دے او د بل افتخار نوم دے، د ہغوی خپل مینخ کبن د Mutual transfer قصہ وہ او شخہ داسے طریقے سرہ ہغوی ورتہ پہ سروس بک کبن شخہ پیسے کینبودے، پولیس والا راغلل او ہفہ نے اونیلو۔ آیا صحیح شوی دی یا غلط شوی دی، د دے پہ رنڑا کبن چہ کوم دوئی خبرہ اوکڑہ چہ دا امیر بہادر دیر Honest سرے دے او د ہفہ نہ داسے کار نہ شو کیدے نو مونڑ خپل محکمے تہ ہم ونیلے دی، انشاء اللہ ہغوی بہ ہم پکبن انکوائری کوی او مونڑ بہ نے حوصلہ افزائی کوؤ۔ کہ کوم داسے ایماندارہ افسروی او دا خلق ورسرہ زیاتے کوی او یا ورسرہ زیاتے شوے وی نو مونڑ بہ واقعی ہفہ نوروکسانو لہ سزا ورکرو۔ دے وخت کبن محکمہ ہم پکبن انکوائری کوی، انتی کرپشن والا ہم پکبن انکوائری کوی، مونڑہ ہم پکبن انکوائری کوؤ۔ دوئی د ہفہ In writing کبن مونڑی تہ راکری، مونڑ بہ پرے غور اوکڑو۔

سید منظور حسین، محترم سپیکر صاحب! مونڑہ پہ دے سلسلہ کبن شیر زمان شیر او شعیب خان، د صوابی نہ د دوہ کسانو یو کمیٹی جوڑہ کرے دے، ہغوی چہ خپل رپورٹ راوری نو ہفہ بہ بیا پیش کرو جی۔

جناب سپیکر، بشیر خان! زما خیال دے تاسو ہم پکینں غہ عرض اوکری کنہ۔
 وزیر آبپاشی و آبپوشی، خنگہ چہ ستاسو حکم وی، احمد حسن خان او فرمائیل
 او Already منسٹر صاحب ہم او وئیل چہ دیپارٹمنٹ ہم پخپلہ انکواتری
 کوی۔

جناب سپیکر، ہغے کنیں ہسے احمد حسن خان تہ ما عرض کولو۔ احمد حسن
 خان، فرض کرہ د ہغوی بیا Objection وی چہ کومہ Investigating
 Agency وی او د ہغوی پرے Confidence نہ وی چہ دوئی دغہ کوی نو
 They can move an application، چہ دے ایجنسی تہ نہ، دے بلے تہ د پہ
 حوالہ شی، کہ غہ داسے خبرہ وی۔۔۔۔

جناب احمد حسن خان، جناب سپیکر صاحب! د دیرے غتے عوامی بے چینتی
 خبرہ دہ او دیتولے ضلع سکولونہ پرے بند وو جناب سپیکر صاحب۔
 جناب عبدالسجان خان، دا پہ داسے طریقہ پکار دے چہ ہغہ د پینتو مثل دے،
 وائی "چہ اوگہ نہ خوری نو بوئی ترے نہ خی" د ہغہ نورو استاذانو پکینں ہم
 پہ دغہ شی کنیں Projection وو۔

آرڈیننس کا ایوان میں پیش کیا جانا

آرڈیننس بابت شمال مغربی سرحدی صوبہ (ترمیم قوانین) مجریہ 1997

Mr. Speaker: The Minister for Law and Parliamentary Affairs,
 NWFP, to please introduce before the House the North-West
 Frontier Province (Amendment of Laws) Ordinance, 1997. Minister
 for Law, please.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Minister for law and Parliamentary Affairs): Mr. Speaker Sir! In pursuance of Article 128 (2) (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I lay before the House the North-West Frontier Province (Amendment of Laws) Ordinance, 1997, Pukhtoon Khwa.

Mr. Speaker: It stands introduced.

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر سکتا ہوں؟
جناب سپیکر، جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے کہ حکومت نے بڑی مہربانی کی ہے کہ مغربی پاکستان تفریحی ڈیوٹی ایکٹ میں کمی کی ہے کہ سو کی بجائے اسی اور پینسٹھ کی بجائے بیس کر دی ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے تو ایک اور بھی مہربانی کر دے کہ پانچ مرلے کا جو مکان ہے، اس کو بھی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دے کیونکہ تین مرلے تک معاف ہے۔ سنیماؤں میں تو کم کر دیا ہے، تو ان کو بھی کر دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب! یہ پرائیویٹ ممبرز بل لائیں تو پھر دیکھیں گے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ حاجی عدیل صاحب کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے غلط بات پر اور اس میں جو ہوا ہے۔۔۔۔

جناب احمد حسن خان، حاجی عدیل صاحب کو شکایت یہ ہے کہ شاید یہ بشیر بلور نے سینیماؤں کی وجہ سے کیا ہے۔ (قہقہہ)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہاں، یہ میرا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے جی، گورنمنٹ کا معاملہ تھا اور اس کے بارے میں چیف منسٹر نے فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر، دا، دا خو نہ شی، دا بہ اوشی اسلامی نظریاتی کونسل۔ 20 کتبہ مو

راوستے دے؟ شروع بہ نے کرو کہ کوم نہ وی نو ہفہ بہ Absent کرو کنہ۔
داسے بہ اوکرو نو دغہ خو بہ کم شی کنہ جی۔

جناب احمد حسن خان، تاسو دہفہ جنازے خبرہ کرے وہ سر، نو بیا ----
جناب سپیکر، او جی۔

جناب احمد حسن خان، نو مونخ دے، رو تہی دہ او بیا جنازہ دہ۔

جناب سپیکر، دلته کنس یو بلہ خبرہ دہ۔ دا اسلامی نظریاتی کونسل رپورٹ
باندے دسکش وو نو ما ونیل چہ شروع بہ نے کرو خو کہ فرض کرہ دا نومونہ
مونر واخلو او کوم صاحبان نہ وی نو ہفہ خو ---- (تہتم)

جناب عبدالسبحان خان، ددے دپارہ ----

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! یہ تو ----

جناب عبدالسبحان خان، سپیکر صاحب! ما یو گزارش ہفہ بلہ ورخ ہم کرے
وو۔ مونرہ یو جی ----

جناب احمد حسن خان، ددے دپارہ حکومت ورسرہ اتفاق نہ کوی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ایسی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی ہو تو بات کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر، نورو تہ بہ بتانم دیر ملاؤ شی کنہ۔

جناب عبدالسبحان خان، نہ سر، ددے دپارہ Full day کیرو دوی۔ مہربانی اوکری
جی۔

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ تو 20 تاریخ کے
ایجنڈے میں ہے۔

جناب سپیکر، نہیں، ویسے Left over میں بھی ہے۔

حاجی محمد عدیل: وہ تو ہے لیکن آپ نے جو لیا ہے 'وہ 20 میں ہے۔
 جناب سپیکر، دونوں میں ہے 'اس میں بھی ہے۔ ہاں جی۔ (تہنیتہ)

The sitting is adjourned and we will reassemble on 20th Insha
 Allah at 10. 00 am. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ 20 دسمبر 1997 دس بجے صبح تک کیئے ملتوی ہو گیا۔)